U1381 ४२-१२-०९

Title - USOOL SIYASIYAAT MADAN (Part-1).

Creator - Ray Bahadur Pandit Dharam Narain Dehelvi

Publisher - Intitute Press (Aligarh).

Date - 1869

Pages - 257.

Subjects - Muaashiyaat.

NO. 12.

THE
RUDIMENTS OF POLITICAL ECONOMY
PART I.

Compiled from the well known learned work of Jo[hn] Stuart Mill, and from other sources,

BY

PUNDIT DHURM NARAIN OF DELHI.

"Industry and Frugality are the means by which on[e] rise to distinction."

Contributed to and Published by the Allygurh Scientific Society

1869.

Printed at the Institute Press.—Allygurh.

اُصول سیاست مدن

مقالہ اول

مؤلفہ راے بہادر پنڈت دھرم نراین دھلوي

کتاب بے عدیل عمدۃالحکماء جون سٹورٹ مل صاحب علامۃالزمان

و دیگر مآخذ

جسکا حق طبع مؤلف نے سینٹیفک سوسئیٹي کو مرحمت فرمایا

اور

سوسئیٹي نے اُسکو بانظر افادۂ عام چھاپ کر مشتہر کیا

(محنت اور کفایت ذریعہ هی سعادت کا)

علیگڈہ

مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۶۹ ع

M. A.

Price per Copy.
1 Rupee 4 annas,

جلد صفر ۲۳

MUHAMMADAN ANGLO ORIENTAL COLLEGE
ALIGARH

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اِس کتاب کو

بنام نامی

جناب معلی القاب هزگریس ڈیوک آف آرگائیل

کے

سینٹیفک سوسئیٹی نے معزز کیا

URDU SECTION

۱۳۸۱

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U1381

ح/

فہرست مطالب رسالہ سیاست مدن

مضمون — صفحہ

دیباچہ

مضمون	صفحه
باب هفتم در باب اِسکے که عاملان پیدایش کي قوت پیدایش کے مدارج کس امر پر موقوف هیں ...	۱۲۶
باب هشتم در باب عمل به اِتفاق کے	۱۴۰
باب نهم در باب انجام پانے عمل پیدایش کے اوپر میزان کبیر و صغیر کے	۱۶۱
باب دهم در باب قوانین افزایش محنت کے ...	۱۹۴
باب یازدهم در باب قانون افزایش راس‌المال کے ...	۲۰۳
باب دوازدهم در باب قاعده افزوني پیداوار کے جو زمین سے حاصل هوتي هی	۲۲۴
باب سیزدهم در باب اُن نتائج کے جو قوانین مذکوره ابواب ماسبق سے پیدا هوتے هیں ...	۲۴۲
خاتمه	۲۶۴

NO. 12.

THE

RUDIMENTS OF POLITICAL ECONOMY.

PART I.

Compiled from the well known learned work of John Stuart Mill, and from other sources,

BY

PUNDIT DHURM NARAIN OF DELHI.

" Industry and Frugality are the means by which one may rise to distinction."

Contributed to and Published by the Allygurh Scientific Society

1869.

Printed at the Institute Press.—Allygurh.

اُصول سیاست مدن

مقالہ اول

مؤلفہ راے بہادر پنڈت دھرم نراین دہلوی

از کتاب بے عدیل عمدۃ الحکماء جون سٹورٹ مل صاحب سلمہ الرحمان

و دیگر ماخذ

جسکا حق طبع مؤلف نے سینٹیفک سوسئیٹی کو مرحمت فرمایا

اور

سوسئیٹی نے اُسکو بنظر افادہ عام چھاپ کر مشتہر کیا

(محنت اور کفایت ذریعہ ہی سعادت کا)

علیگڈہ

مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۶۹ ع

دیباچہ

PREFACE.

The unexpected favorable reception, which my Urdu Treatise on the "Principles of Government" received from the indulgent Public, encouraged me to commence the preparation of a Work on the "Principles of Political Economy"—a science almost unknown to Asiatic Literature and yet so essential to all who aspire not only to improve the Social and Political condition of their country, but also to those who wish to see their efforts in the sphere of their own domestic economy crowned with desired success.

I had formerly translated Wayland's compendious Treatise on this Science and it was published in 1845 by the Society for the diffusion of useful knowledge then working in connection with the Government College at Delhi.

ارباب سخن نے جو براہ مہربانی میرے رسالہ اُصول حکومت کو زیادہ اُس سے کہ توقع تھی پسند فرمایا اِس لیئے جرأت ہوئی کہ ایک رسالہ اُصول اِنتظام مدن میں ترتیب دیا جاوے اِس فن شریف کی ضرورت صرف اُنھیں لوگوں کو نہیں ہی جو اپنے ملک کی ملکی اور معاشرت کی حالت کو بہتر کرنا چاہتے ہیں بلکہ اُن کو بھی جو انتظام امور خانہ‌داری میں کامیاب ہونے کی تمنا رکھتے ہیں باوجود اِسقدر بکار آمد ہونے اِس علم کے ملک ایشیا میں اُس کو وہ وسعت حاصل نہیں ہوئی جو ہونی چاہیئے تھی راقم نے بایام طالب‌علمی ویلنڈ صاحب کے مختصر رسالہ کا ترجمہ زبان اُردو میں کیا تھا اور اُسکو سوسئیٹی اشاعت علوم مفیدہ نے کہ باعانت مدرسہ دہلی کے ترویج علوم میں مصروف تھی سنہ ۱۸۴۵ع میں چھپوایا تھا مگر چونکہ اُس زمانہ میں ترقی کے ایسے مختصر

Feeling that the requirements of the present time could not be sufficiently met by such a brief Treatise, I thought of preparing a more comprehensive work, and wishing not to be hampered with a strict regard to the system of any of the various English authors on this Science, my first intention was to adhere to the principle of a free compilation, which I had observed in the preparation of my "Principles of Government".

Acting on this view I made the introduction of the Present work to consist of two parts.— In the first, the purpot of Wayland's Introductory remarks was embodied in an abriged form, while in the second, Mill's introduction to his work was epitomized with more or less freedom of arrangement and thought as seemed suited to my purpose.

On a second consideration of the question, however, I was afraid that independence of arrangement might lead to con-

رسالہ سے رفع ہونا ضرورت کا نظر نہ آیا اِس لیئے راقم نے ارادہ کیا کہ کوئی ایسی کتاب تالیف کی جاوے جو جمیع اصول کو اِس فن کے حاوی ہو اور چونکہ منظور نہیں تھا کہ راقم کسی خاص انگریزی مصنف کی ترتیب کا پابند رہے اِس لیئے اوایل میں یہہ ارادہ کیا کہ مثل رسالہ اصول حکومت کے اِس کتاب کو بھی اپنے ہی طور پر ترتیب دے اور اِسی نظر سے اِس کتاب کے مقدمہ کو دو حصص میں تقسیم کیا مقدمہ اولی میں ویلنڈ صاحب کی کتاب کے مقدمہ کو بطور ایجاز اور اختصار ترتیب دیا اور مقدمہ ثانی میں بارامط و تمربط مل صاحب کی کتاب کے مقدمہ کا ترجمہ کیا مگر پھر جو بجاے خود فکر کی تو اندیشہ دامنگیر ہوا کہ نئی اور جداگانہ ترتیب سے مبادا بیان میں ایسے وسیع اور دقیق فن کے مطالب کے ہرج واقع ہو اور چونکہ بعد مطالعہ چند کتابوں کے یہہ یقین ہوگیا کہ مو شگافی اور ترتیب میں کوئی مصنف مل صاحب سے گوے سبقت نہیں لیگیا اِس لیئے اُنہیں کی کتاب کی ترتیب کا پابند رہنا قرین صواب نظر آیا اور اُنہیں کی کتاب کا مقالہ اول کہ تیرہ باب کو مشتمل ہے نذر ارباب سخن کیا جاتا ہے ہرچند راقم صاحب

fusion in the treatment of a large and deep subject such as the science of Political Economy necessarily is, and being convinced that Mr. Mill had surpassed all other writers not only in the depth and the exhaustiveness of thought, but also in the regularity of its arrangement, I determined to keep strictly to his system in the division of my work, the first book of which therefore with which I am now venturing to appear before the Indian Public, contains 13 chapters arranged exactly as those of the original author.

Although resolved to adhere to the arrangement of Mr. Mill I had nevertheless prepared the first three chapters of my first Book with that freedom of translation which I thought essential to its acceptance by the Public of my country, when from the communication which I then had with my respected friend Moulvee Syed Ahmed Khan, the Life Honorary Secretary to the Allygurh Scientific

موصوف كي ترتيب كا پابند رها هى مگر اِس خيال سے كه لفظي ترجمه عام فهم نهيں هوتا اور اُسكي پابندي سے لطف كتاب بگڑ جاتا هى اِس ليئے اول كے تين باب ميں اصل مطلب سے غرض ركهي اور جس پيرايه ميں مضمون كو ادا كرنا مناسب معلوم هوا اُس ميں ادا كيا اِس اثنا ميں مكرمي معظمي سيد احمد خاں صاحب بهادر انريري سكرٹري سين‌ٹيفك سوسئيٹی عليگڈه كي تحريرات سے معلوم هوا كه سوسئيٹي مل صاحب كي كتاب كے ايسے ترجمه كي طلبگار هى جو يونيورسٹي كي تعليم ميں كام آئے اِس ليئے راقم نے اِس خيال سے كه جهاں تک هوسكے برآمد مدعا ميں سوسئيٹي كي مدد ديني چاهيئے باب چهارم سے مصنف كے بيان كي پوري پابندي اختيار كي اور هرچند اصل كتاب كے مطالب ميں كچهه افراط اور تفريط نهيں كي مگر اِس بات كا بهت خيال ركها كه پڑهنے والوں كو مطلب كے سمجهنے ميں وه دقتيں پيش نه آئيں جو لفظي ترجمه كے سمجهنے ميں اكثر لاحق هوتي هيں باب اول سے ترتيب فقرات كي وهي هى جو كه اصل كتاب ميں مصنف نے ملحوظ ركهي هى ناظرين

Society, I learnt that the Institution was anxious to have a translation of Mill's Work prepared with such a regard to the original text as might render it useful in connection with the Standard of an university training. Too glad to make my effort subservient to the views and labours of the Society, the last ten chapters of this Book have been prepared to suit the above views, but although in doing so I have generally neither abriged Mr. Mills train of thought nor altered the unfamiliarity (to a native mind) of his illustration, I have nevertheless tried to make this book free from that heaviness and ambiguity which generally attend a too strict regard to literal translating.

For the sake of facility of reference I have numbered my Paragraphs exactly as those of the original, and, I trust, that a comparison will show that the purport of the original has not been departed from.

In conclusion I have to observe that I aspire to be regarded neither as an author nor as a compiler. If my humble efforts can only aid in initiating those of my country-men into a knowledge of Political Economy, who do not enjoy the benefit of acquaintance with the English language, I shall have been sufficiently requited for my trouble.

DHARUM NARAIN.

INDORE:
The 9th June 1868.

جس وقت چاهیں ترجمه کو اصل سے مقابله کرایں یقین هی که عموماً مطلب میں فرق نه پائینگے خاتمه میں بنده عرض کرتاهی که مترجم کو مصنف یا مولف کهلانے کا شوق نهیں اُس کي غرض صرف اِتني هی که اُس کے هموطنوں میں اِس علم کے پهیلنے کي کوئي راه نکل آئے اگر اهل سخن کے نزدیک وه اِس راه کے بتانے میں کامیاب هوا تو اُس نے اپني محنت کا بدل کافي پایا *

هیچ میرز دهرم نارایِن مقام اندور
مورخه دهم ماه جون سنه ۱۸۶۸ع

اُصول سیاست مدني

مقدمة اولى

اُصول حکومت کے رسالہ کے مقدمہ میں ہم بہ تفصیل بیان کر آئے ہیں کہ اِنسان مدني الطبع ہی یعني اُسکو چونکہ ہزاروں حاجتیں لاحق ہوتي ہیں اور وہ اپني ذات سے اُن میں سے ایک کے سر انجام کا بھي اچھي طرح سے متکفل نہیں ہوسکتا اِس لیئے ضرورت پیش آتي ہی کہ آدمي جماعت میں رہیں اور پیشوں اور حرفوں کو آپسمیں بانٹ لیں جب ایک حرفہ والے کو دوسرے حرفہ والے کي جنس کی ضرورت پیش آئے تو اُسکو مبادلہ میں حاصل کرے یہاں سے معلوم ہوا کہ مقصود جماعت میں رہنے کا یہہ ہی کہ آدمي اشیاے حاجات ضروري اور سامان عیش و کامراني بآساني مہیا کرسکیں اِن اشیاے حاجات ضروري اور سامان عیش و کامراني کا نام ہم دولت رکھتے ہیں اور علم دولت کو سیاست مدني سے تعبیر کرتے ہیں *

۲ لغت میں علم کے معني ہیں جاننا مگر اِس رسالہ میں علم سے فقط جاننا ہي مراد نہیں ہی بلکہ بہ ترتیب بیان کرنا اُصول کسي فن کا پس جن اُصول پر پیدایش اور اِنقسام اور مبادلہ اور صرف اشیاے حاجات اور سامان عیش و آرام کا موقوف ہی اُنکو ترتیب سے بیان کرنے کا نام سیاست مدني ہی واسطے آساني کے بجاے اشیاے حاجات اور سامان عیش و آرام کے ہم لفظ دولت کا برتیں گے *

۳ جاننا چاہیئے کہ دولت کے تصور میں اول تو یہہ امر داخل ہی کہ وہ کوئي ایسي شی ہوني چاہیئے جس سے کوئي حاجت اِنسان کي

رفع هو اور اشیاے دنیوي اکثر بدون پانے کسي تبدل کے اپني اصلي حالتمیں اِس لایق نہیں هوتیں که اُن سے حاجت رفع هو اور کسي شی کي حالتمیں تبدل راه نہیں پاسکتا تاوقتیکه وه کسیکے قبضه میں نه آجاے یہاں سے ظاهر هوا که دولت ایسي شے هوني چاهیئے جو حاجت بهي رفع کرسکے اور کسي کے قبضه میں بهي آنے کے لایق هو جس شخص کے قبضه میں اِس قسم کي اشیاء زیاده هونگي وه زیاده دولتمند تصور کیا جائیگا *

۴ اب جاننا چاهیئے که اُس خوبي کو کسي شے کي جس سے وه رفع حاجت کا باعث هوتي هی اُس شے کي صفت ذاتي کہتے هیں مثلاً لکڑي میں یہه خوبیاں هیں که اُس سے آگ جلا سکتے هیں مکانات بنا سکتے هیں اور طرح طرح کے سامان طیار کرسکتے هیں اِن خوبیوں کے سبب سے لکڑي اِنسان کي حاجتیں رفع کرتي هی اور یہه سب خوبیاں اُس کي صفات ذاتي هیں مگر جب هم اشیاے دنیوي کو غور سے دیکھتے هیں تو معلوم هوتا هی که اُن میں دو قسم هیں یعني بعض اُنمیں کي ایسي هیں که اُن کے عوض میں همکو اور شے ضرورت کي ملسکتي هی مثلاً سونا چاندي لوها لکڑي وغیره یہه سب چیزیں ایسي هیں که اگر هم چاهیں تو اُن کے بدلے میں همکو اور چیزیں جنکي همکو ضرورت هو ملسکتي هیں مگر بعضي چیزیں ایسي هوتي هیں که اُن کي عوض میں همکو اور کوئي چیز نہیں ملسکتي مثلاً روشني آفتاب اور هوا اور بعض اوقات پاني اگر هم چاهیں که هوا کے بدل میں اور کوئي چیز لیویں تو همکو هرگز نه ملیگي اشیاء کي اُس خوبي کو جسکے سبب سے همکو اُنکے بدل میں دوسري چیز ملسکتي هی صفت تبادله کہتے هیں اور اِس صفت کو هم آساني کے واسطے لفظ قیمت سے موسوم کرینگے *

۵ دیکھنے میں آتا هی که بعض اشیاء میں صفت ذاتي بہت بڑي اور کارآمد هوتي هی مگر اُسکي قیمت بہت کم یا کچھه بهي نہیں هوتي مثلاً لوها دیکھنا چاهیئے که اُس کي صفات ذاتي کتني بہت هیں یعني وه

کتنی حاجتیں انسان کی رفع کرسکتا ہی مگر اُس کی قیمت نسبت اور اشیاء کی کتنی تھوڑی ہی جتنے کام لوہے سے نکلتے ہیں اُتنے چاندی سے نہیں نکلتے مگر قیمت میں چاندی لوہے سے کہیں زیادہ ہی علی ہذالقیاس ہوا کتنی کار آمد ہی یعنی انسان کی حیات کا مدار اُسپر موقوف ہی مگر اُسکی کچھہ بھی قیمت نہیں اب اگر اُن اشیاء کو جنکی قیمت ہی مقابلہ میں اُن اشیاء کے دیکھا جاے جنکی کچھہ قیمت نہیں تو پایا جائیگا کہ اُن میں دو فرق ہیں یعنی اول جو موصوف بصفات ذاتی ہیں مگر قیمت نہیں رکھتیں وہ ہر جگہہ بافراط تمام موجود ہیں اور ہر شخص کو بلا تردد اور محنت ملسکتی ہیں مگر اشیاء قیمتی مقامات مخصوص میں بمقدار معین ہوتی ہیں اور اُن کے حصول میں تھوڑی بہت محنت ضرور کرنی پڑتی ہی اول قسم کی اشیاء میں انسان کی محنت سے کچھہ تبدل راہ نہیں پاتا جو صفت اُن میں ہوتی ہی وہ خداوند تعالی کی دی ہوئی ہوتی ہی بخلاف اُن کے دوسری قسم کی اشیاء کو قیمتی بنانے میں ضرور محنت صرف ہوتی ہی مثلاً ہوا میں امداد حیات کی جو صفت ہی بخشیدہ خداوند تعالی ہی آدمی کی محنت کا اُس میں کچھہ دخل نہیں بخلاف اُس کے لوہا جو قیمتی ہوا وہ انسان کی محنت کے سبب سے ہوا ورنہ حالت اصلی میں پتھر سے بہتر نہیں جب تک آدمی نے لوہے کو کان سے کھود کر باہر نہ نکالا اور اُس کے میل کو اُس سے دور نہ کیا تب تک وہ کسی کام کا نہ تھا اور کوئی آدمی اُس کے بدل میں کسی شے کے دینے کو راضی نہوتا کان سے کھودنے اور میل سے جدا کرنے اور فروخت کی جگہہ تک لانے میں جو محنت لگی وہ اُس کی قیمت کا باعث ہوئی *

٦ جب آدمی اپنی محنت سے کسی شے کو قیمتی بناتا ہی تو اُس کو بوجہہ محنت کرنے کے اُس شے پر بانسبت اوروں کے حق قبضہ حاصل ہوجاتا ہی یعنی وہ شے اُس کی ملک خاص سے ہوجاتی ہی

اگر کسي دوسرے آدمي کو اُس شے کي خواهش هو تو لازم آتا هی که
يا تو وہ آپ محنت کر کے اُس کو بنالے يا وہ شخص جس کے پاس
وہ هی برضاے خود اُس کو ديڈالے مگر جب آدمي محنت کر کے کوئي
قيمتي شے بناتا هی وہ اُسے دوسرے کو مفت نهيں ديڈالتا وہ تو جبهي
ديتا هی که دوسرا اُس کو عوض ميں کوئي ايسي قيمتي شے دے جسپر
اُس نے بهي اُتني هي محنت کي هو جتني شخص اول نے اپني شے پر
مثلاً ايک آدمي نے دن بهر محنت کر کے قلمتراش بنا يا وہ اِس آلہ
قيمتي کو دوسرے آدمي کو مفت نديگا اور نه عوض ميں کسي ايسي
شے کے جسکو وہ نصف روز کي محنت سے بناسکے اگر کسيکو اِس آله کي
ضرورت هو تو اُس کو کوئي ايسي شے اُس کي عوض ميں ديني پڑيگي
جو دن بهر کي محنت سے بنائي جاے يهانسے معلوم هوا کہ انسان
نعماے دنيوي کو بے محنت حاصل نهيں کرسکتا اب جاننا چاهيئے که هر
آدمي کسي خاص قسم کي محنت کا کرنا پسند کرتا هی اور اُسکا فائده
بهي اسي ميں هی که وہ ايک هي قسم کي محنت کرے کيونکه اگر دو
چار دس پانچ قسم کي محنت کريگا تو کسي کام کو بهي اسلوبي اور
درستي سے انجام نديسکيگا اور کسي قيمتي شی کے بنانے پر بهي قادر نهوگا
چونکه هر آدمي بذات خود ايک قسم کي محنت کرتا هی يعني اشياء
قيمتي ميں سے ايک هي قسم کي شی بناتا هی اور اُسکو بهت سي چيزوں
کي ضرورت پڑتي هی اس سبب سے جو شی وہ آپ بناتا هی اُس ميں
سے وہ ايک حصه کا مبادله دوسرے لوگوں کي اشياء سے کرنيکو آماده هوتا
هی اور جب يهه نوبت پهونچ جاتي هی که جو شی همنے بنائي اُسکي
عوض ميں دوسرا آدمي اپني بنائي هوئي شی کے دينے کو آماده هوجاے
تو هماري محنت سے جو چيز بنائي جاتي هی وہ قيمت پاتي هی يعني
وہ قيمتي هوجاتي هی *

۷ معلوم رهے که عموماً قيمت کسي شی کي باندازِ اُس محنت
کے هوتي هی جو اسکے بنانے ميں لگتي هی اگر هم دو دن محنت کرکے

ایک شی قیمتي بنائیں تو ممکن نہیں کہ ہم اُسکو عوض میں اُس شے کے دیدالیں جو ایک هي مقدار هنر سے دن بهر کي محنت سے بن سکے اگر همکو اس دوسري شی کي ضرورت پیش آئیگي تو هم بجاے اسکے کہ اُسکو بعوض اپني شي کے جو دو دن کي محنت سے طیار هوئي هی لیں خود دن بهر محنت کرکے آسکو آپ بنالینگے *

۸ جو محنت کسي شی کے بنانے میں لگتي هی اُسکو اکثر اُسکي لاگت کہتے هیں اور همیشه قیمتي شی کي قیمت کا انداز اُسکي لاگت سے هوتا هی شاید چند روز کے واسطے قیمت لاگت سے کم یا زیادہ هوجاے مگر همیشه قیمت لاگت کے انداز پر رهتي هی بعض صاحب یهه فرمائینگے کہ قیمت تو بانداز لاگت کے هوتي هی مگر لاگت میں مصالحه اور اور چیزیں بهي داخل هوتي هیں اکیلي محنت هي لاگت نہیں هوتي اسکے جواب میں کہا جاتا هی کہ یهہ اعتراض درست هی مگر معلوم رهے کہ مصالحه قیمتي جو کسي شے کے بنانے میں لگتا هی وہ بهي محنت هي میں شامل هوسکتا هی اور اب تک همنے فقط محنت کا ذکر کیا هی اور مصالحه وغیرہ کي کیفیت کا حال پهر بیان کرینگے ناظرین اوراق یاد رکهیں کہ تقریر صدر میں هر صورت میں مبادله کي محنت ایک هي قسم کي مفهوم هی یعني جب یهہ کہا جاتا هی کہ ایک شے دن بهر کي محنت سے بنائي گئي اور دوسري دو دنکي محنت سے تو مراد هماري یهہ هی کہ دونوں صورتوں میں محنت ایک هي قسم کي هی فرق اُس کي مقدار میں هی نہ آس کي کیفیت میں *

۹ همنے اوپر ذکر کیا هی کہ هر شے کي قیمت کا انداز براے دوام اُس کي لاگت سے هوتا هی بعضے اسباب چند روز کے واسطے اِس انداز قیمت میں فرق پیدا کرتے هیں یعني قیمت کو لاگت سے بڑها یا گهٹا دیتے هیں مگر یهہ فرق چند هي روز رہ سکتا هی اور قیمت کا میلان همیشه لاگت کي طرف هوتا هی یعني قیمت همیشه موافق لاگت کے هوا کرتي

هی جو فرق چند روز کے واسطے آ جاتا هی اُس کے اسباب هم بیان کرتے هیں فرض کرو که فی‌الحال دوسیر مچهلی کامبادله سیر بهر هرن کے گوشت سے هوتا هی *

اب اول صورت اگر کسي وجهه سے رسد مچهلي کي زیاده هوجاے یعني فرض کرو که ایک آدمي دن‌بهر کي محنت سے بجاے دوسیر کے چار سیر مچهلي پکڑے تو شکاري اب سیر بهر گوشت جو اُس کے دن بهر کي محنت کا نتیجه هی دوسیر مچهلي کي عوض میں دینے کو راضي نهوگا وه اپنے سیر بهر گوشت کے واسطے چار سیر مچهلي طلب کریگا یعني قیمت مچهلي کي گهٹ جائیگي سیر بهر مچهلي کے واسطے پهلے جتنا گوشت ملتا تها اب اُتنا نملے گا مگر قیمت کے گهٹ جانے سے مچهلي کي مانگ زیاده هوجائیگي یعني نسبت سابق کے اب اُس کے زیاده خریدار هونگے اور مقدار مطلوبه سابق سے اب زیاده مقدار کي مانگ هوگي اور اِس مانگ کے زیاده هوجانے سے مچهلي واله اپني جنس کو نصف قیمت پر نسبت سابق کے نه بیچے گا یعني نصف سے زیاده قیمت لیگا شاید بعوض سیر بهر گوشت کے اب وه تین سیر مچهلي دیگا نتیجه اِسکا یهه هوگا که نسبت سابق کے مچهلي والوں کو دن بهر کي محنت کے عوض میں زیاده گوشت اور گوشت واله کو زیاده مچهلیاں ملینگي یهاں سے ظاهر هی که ایک شخص کا نفع جمیع اشخاص کے نفع کو حاوي هی اور اِس تقریر سے یهه بهي ظاهر هی که اور باتیں اگر ایک سي رهیں تو جتني رسد کسي شی کي زیاده هوگي اُتني اُسکي قیمت کمتي هوگي یعني وه اپني عوض میں اور اشیاے کي کم مقدار دلاسکے گي *

دوسري صورت فرض کرو که نسبت سابق کے اب مچهلي پکڑنے کي محنت دوچند هوگئي یعني دن بهر کي محنت سے اب مچهلي واله سیر بهر مچهلي پکڑسکتا هی اِس حال میں وه سیر بهر مچهلي کو که اُسکي دن بهر کي محنت کا نتیجه هی آده سیر گوشت کي عوض میں

جو نصف روز کي محنت سے بہم ہوتا ہی ندیگا وہ سیر بھر مچھلي کے واسطے سیر بھر گوشت مانگے گا مگر چونکہ نرخ کي گراني کے سبب سے اُسکے خریدار کم ہوجائینگے اور جو خریدینگے وہ بھي نسبت سابق کے مقدار میں کم لینگے اِس سبب سے اُسکو اپني جنس کے فروخت کرنے میں دقت پیش آئیگي اور اِس دقت کے باعث سے وہ بجاے سیر بھر کے تین پاؤ گوشت سے سیر بھر مچھلي کا مبادلہ کرنے پر راضي ہوگا نتیجہ اِس کا یہہ ہی کہ مچھلي والہ کو دن بھر کي محنت کي عوض میں نسبت سابق کے کم گوشت ملیگا اور گوشت والہ کو کم مقدار مچھلي کي یعني ایک فریق کا نقصان دونوں فریق پر پڑیگا یعني ایک کے نقصان میں سب کا نقصان ہی یہاں سے ظاہر ہوا کہ جتني ایک جنس کي رسد کم ہوگي آتني ہي اُس کي قیمت زیادہ ہوگي *

تیسري صورت فرض کرو کہ محنت میں مچھلي پکڑنے کے تو کچھہ فرق نہیں آیا مگر پہلے کي نسبت سے اُس کي مانگ دوچند ہوگئي مثلاً اگر پہلے سو خریدار تھے اب دو سو ہوگئے اور بازار میں جنس آدھے خریداروں کي حاجت کي برابر ہی اب ظاہر ہی کہ خریداروں میں رقابت پیدا ہوگي جو زیادہ دام دیگا وھي خریدیگا پس مچھلي کي عوض میں زیادہ گوشت ملیگا یعني قیمت مچھلي کي چڑہ جائیگي اور جب تک مانگ نہ گھٹے گي یا بہت سے آدمي مچھلي پکڑنے میں محنت کرکے آس کي رسد کو مانگ کي برابر نہ کردینگے تب تک قیمت چڑھي رھیگي یہاں سے ظاہر ہی کہ جتني مانگ کسي شی کي زیادہ ہوگي آتني ہي اُس کي قیمت زیادہ ہوگي *

چوتھي صورت اب فرض کرو کہ مچھلي پکڑنے کي محنت میں کچھہ فرق نہیں آیا مگر کسي سبب سے تعداد خریداروں کي گھٹ گئي یعني فرض کرو کہ سو آدمي کي ضرورت کے موافق بازار میں مچھلیاں ہیں مگر خریدار پچاس هي رهے اِس صورت میں مچھلي والوں کے اندر رقابت

پیدا ہوگی اور اِس خیال سے کہ اُنکی جنس بڑی نرخے وہ سستی بیچنے لگینگے یعنی نسبت سابق کے اب وہ کم گوشت کو مچھلی دینگے پس قیمت مچھلی کی گھٹیگی اور یہہ حال اُس وقت تک رہیگا جب تک یا تو مانگ زیادہ ہوجاے یا بہت سے مچھلی والے اپنا کام چھوڑ کے اور پیشہ میں لگیں اور اِس وجہہ سے رسد بمقدار مانگ کے رہ جاے خلاصہ یہہ کہ اگر رسد میں کسی جنس کے فرق نہ آئے تو جتنی اُس جنس کی مانگ کم ہوگی اُتنی ہی اُس کی قیمت بھی کم رہیگی *

۱۰ جو اُصول اوپر بیان ہوئے ہیں اُنھیں کے عمل سے سارے جہان میں رسد ہر شے کی باندازِ اُسکی مانگ کے رہتی ہی دیکھہ لو کہ ہر بستی میں ہمیشہ رسد ہر جنس کے موافق اُس کی مانگ کے رہا کرتی ہی جب قیمت کسی جنس کی لاگت سے کم ہوجاتی ہی تو اُس کا بنانا تاوقتیکہ اُس کی قیمت نہ بڑھے موقوف ہوجاتا ہی اور جب لاگت سے کسی شے کی قیمت زیادہ ہوجاتی ہی تو فوراً پیشہ ور اُس کے بنانے میں متوجہہ ہوجاتے ہیں اور اُس کی رسد کو مانگ کے برابر کردیتے ہیں اور قیمت بھی لاگت کی برابر ہوجاتی ہی اکثر دیکھنے میں آتا ہی کہ جب قیمت کسی شے کی زیادہ ہوجاتی ہی تو اُس کے بعد اُس کی قیمت گھٹ جاتی ہی اور گھٹاؤ کے بعد قیمت بڑھ جاتی ہی وجہہ اِس کی یہہ ہی کہ جب کسی چیز کی قیمت اُس کی لاگت سے زیادہ ہوجاتی ہی تو اُس کے بنانے والے اُس کے بنانے میں زیادہ متوجہہ ہوجاتے ہیں اور اُس کی رسد کو اُس کی مانگ سے زیادہ کردیتے ہیں اور اِس سبب سے اُس کی قیمت گھٹ جاتی ہی اور قیمت لاگت سے کم ہوجاتی ہی تو پیشہ ور اُس کے بنانے اور اُس میں پیسہ لگانے سے باز رہتے ہیں اور اِسوجہہ سے رسد مانگ کی نسبت سے کم ہوجاتی ہی اور قیمت بڑھتی ہی مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ اوتار چڑھاو عارضی ہی اور قیمت ہمیشہ لاگت کے برابر رہتی ہی *

۱۱ یہہ گھٹاؤ اور چڑھاؤ قیمت میں اجناس کے بہت کرکے اُن کي
عدم پائداري پر موقوف ہوتا ہی جو اجناس ایسي ہیں کہ مدت تک
پڑے رہنے سے خراب نہیں ہوتیں اُنکي قیمت میں بہت فرق نہیں آتا
مثلاً جو لوہے کي رسد مانگ سے زیادہ ہوجاے تو اُس کي ارزاني
تو في الجملہ ہوگي مگر قیمت اُسکي بہت نہ گھٹیگي کیونکہ مال والے
تاوقتیکہ مانگ زیادہ نہوجاے یا کمي رسد کے سبب سے اُسکا بہاؤ تیز
نہوجاے اُسکو رکھہ چھوڑینگے کیونکہ رکھہ چھوڑنے میں اُنکو یہہ دغدغہ
نہیں ہی کہ اُن کي جنس بگڑ جائیگي بخلاف اسکے جو جنسیں غیر
پائیدار ہیں اُن کي قیمت میں جلد اور بہت سا فرق آ جاتا ہی
مثلاً تره فروش کي دوکان میں اگر مانگ سے ترکاري زیادہ ہوجاے تو
اُس کو یہہ تردد لاحق ہوگا کہ اگر میري جنس پڑي رہ جائیگي تو خراب
ہوجائیگي اور کچھہ بھي دام نہ اُٹھینگے وہ اس خوف سے بہت سستي
بیچ ڈالیگا اِس سبب سے بعض اوقات بعض جنسوں کي قیمت میں
دن بھر کے اندر آدھوں آدہ کا فرق ہوجاتا ہی یعني اگر صبح کو آنہ سیر
ہوتي ہی تو شام کو وہي جنس آنہ کي دو سیر بکتي ہی اجناس کے
جلد یا دیر میں طیار ہونے پر بھي اُن کي قیمت کا اوتار اور چڑھاؤ
موقوف ہی یعني جو جنس در صورت بافراط ہونے مصالحہ کے
بآساني طیار ہوسکتي ہو اُس کي قیمت میں زیادتي مانگ کے سبب سے
بہت فرق نہ آئیگا جب ذرا بھي اُس کي قیمت بڑھیگي کاریگر اُس کو
بافراط بنائینگے اور جلد رسد کو مانگ کي برابر کردینگے اور خریداروں کو بھي
چنداں اضطراب اُسکي خریداري میں نہوگا وہ تھوڑے دن اِس خیال سے
صبر کرینگے کہ رسد جلد آجائیگي اور چند روز صبر کرنیسے اُنکو جنس مطلوبہ
سستي ملیگي بخلاف اسکے اگر جنس مطلوبہ بہت دیر میں طیار
ہوسکتي ہو اور ضرورت اُسکي اہم ہو تو مانگ کے زیادہ ہوجانے سے
اُسکي قیمت چڑہ جاتي ہی کیونکہ اُس کے بغیر لوگوں کا گذارہ نہیں ہوتا

اور بننے میں اوسکے دیر لگتي هی اِس سبب سے خریداروں کو اضطراب هوتا هی اور ایک پر ایک گرتا هی اور قیمت کو اُس کي بڑھا دیتا هی *

یہہ بھي ظاهر هی کہ بایع اور مشتري کا جہاں تک پانو درمیان هی اِس گھٹاؤ اور چڑھاؤ سے اُنکا نقصان برابر هوجاتا هی یعني جب بیچنے والے کے پاس جنس کم رہ جاتي هی اور مانگ اُس کي زیادہ هوتي هی تو وہ زیادہ قیمت لیتا هی اِسیطرح جب جنس کي کثرت هوتي هی اور مانگ کم تو اُس کو ضرورتاً کم نفع سے بلکہ بعض صورتوں میں لاگت سے کم قیمت پر اپني جنس بیچني پڑتي هی ایک وقت کا نفع دوسرے وقت کے نقصان کا معاوضہ کر دیتا هی جب بایع نقصان سے بیچتا هی اُسوقت خریدار اُس کي همدردي نہیں کرتے اِسلیئے جب وہ تھوڑے دنوں کے واسطے معمولي بھاؤ سے زیادہ قیمت کو اپني جنس بیچے اُس وقت خریداروں کو اُسکا شاکي بھي نہیں هونا چاهیئے *

۱۲ بیان صدر سے اُصول عامہ جو ذیل میں لکھے جاتے هیں مستخرج هوتے هیں *

اول. لاگت یعني محنت جو صرف هوتي هی بنیاد قیمت کي هی زمانہ دراز کے لیئے قیمت لاگت سے بہت تجاوز نہیں کرتي یعني همیشہ هر جنس لاگت پر جسمیں معمولي نفع بایع کا شامل هو ملسکتي هی مگر جو اور اسباب ایک سے رهیں تو قیمت کا اوتار چڑھاؤ چندروز کے لیئے صورت هاے ذیل پر موقوف هوگا یعني

دوم اگر رسد زیادہ هوجائیگي قیمت گھٹیگي

سوم اگر رسد کم هوجائیگي قیمت بڑھیگي

چہارم جو مانگ زیادہ هوگي قیمت بڑھیگي

پنجم جو مانگ کم هوگي قیمت گھٹیگي

ششم عموماً اگر لاگت ایک سي رهے تو جتني رسد زیادہ هوگي اُتني قیمت کم هوگي اور جتني مانگ زیادہ هوگي اُتني قیمت زیادہ هوگي

هفتم اگر اِس اصل کو زیادہ عام طور سے بیان کرنا چاهیں تو یهہ کہنا چاهیئے کہ قیمت هر جنس کي زمان معین میں بمقدار لاگت کے بہ نفي و اثبات اُس فرق کے جو رسد اور مانگ کي کمي اور زیادتي کے سبب سے هوتا هی رها کرتي هی *

۱۳ معلوم رهے کہ اِس فن میں لفظ دولت کا اُن جمیع اشیاء کو حاوي هی جو قیمت رکھتي هیں یعني اپني عوض میں دوسري جنس دلا سکتي هیں *

زبان متعارف میں قیمت کے معني دام هیں یعني وہ نقدي جو کسي جنس کي عوض میں ملے مگر اِس رسالہ میں قیمت سے وہ خوبي بهي مراد لیگئي هی جسکے سبب سے ایک جنس اپني عوض میں دوسري جنس دلاسکتي هی اِس خوبي کو چاهے قیمت سے نامزد کرو چاهے صفت مبادلہ سے مفهوم دونوں کا ایک هی *

پیدایش یا صنعت کاري

۱۴ جو کچهہ هم اوپر ذکر کرچکے هیں اُس سے پیدایش یا صنعت کاري کي تعریف بہ آساني هوسکتي هی پیدایش یا صنعت کاري اُس عمل کو کہتے هیں جس سے کسي جنس میں کوئي خوبي پیدا کیجاے یعني اُس کو اِس لایق بنایا جاے کہ اُس سے کوئي حاجت رفع هوسکے معلوم رهے کہ آدمي نہ کسي جنس کو خلق کرسکتا هی نہ معدوم وہ فقط مادہ موجود کي هیئت و مقام کو بدل سکتا هی جب کسي چیز کي هیئت و مقام کے بدلنے سے اُس میں یهہ خوبي پیدا هوجاے کہ وہ ایک ایسي حاجت رفع کرسکے جو پہلي هیئت یا مقام میں اُس سے رفع نہیں هوسکتي تهي تو اِس هیئت یا مقام کے بدلنے کے کام کو اصطلاح میں اِس فن کي صنعت کاري یا عمل پیدایش کہتے هیں اور عامل کو اِس عمل کے پیدا کرنے والا یا صانع اور جو شے عمل مذکور سے طیار هوجاتي هی اُسکو مصنوع یا پیداوار تاکہ اشیاء دنیوي قابل رفع کرنے حاجت انساني کے

بنیں اُن میں ہمکو صدہا طرح کے تبدل کرنے پڑتے ہیں مگر ہر تبدل
کسي ہي قسم کا ہو اگر اُس کے سبب سے کسي شے میں خوبي رفع کرنے
حاجت انساني اور دلانے کسي اور شے کے مبادلہ میں حاصل ہوجاے
تو تبدل مذکور داخل عمل پیدایش ہوجاتا ہی معلوم رہے کہ بعض اشیا
تو ہمکو اپني اصلي حالت میں دستیاب ہوتي ہیں جیسا کہ پتھر اور
فلزات کانوں میں اور بعض اشیاء دوسرے کاریگروں سے ملتي ہیں جنھوں نے
ہم سے پہلے محنت کرکے اُن میں کوئي خوبي پیدا کي ہوتي ہی اور
ہم اُن میں دوسري خوبي پیدا کرتے ہیں مگر دونوں صورت میں جو
شے ہمکو ملتي ہی اور جسپر ہم محنت کرتے ہیں وہ ہمارا راس المال
کہلاتا ہی اوربعد صرف ہونے ہماري محنت اور حاصل ہوجانے خوبي مطلوبہ
کے وہي راس المال ہمارا مصنوع بن جاتا ہی یہاں سے ظاہر ہی کہ
ایک ہي شے ایک کاریگر کا مصنوع ہوتا ہی اور دوسرے کا راس المال
مثلاً چرم دباغ کا مصنوع ہی اور کفش دوز کا راس المال مگر معلوم رہے کہ
اصطلاح اِس فن میں راس المال سے فقط مصالحہ ہي مراد نہیں ہی بلکہ
جمیع اوزار اور وہ سب اشیاء حاجات جنپر محنتي بسر کرتے ہیں داخل
راس المال ہیں *

مبادلہ

۱۵ ہر شخص کسي نہ کسي طرح کي محنت کرتا ہی اور قسم
اُس کي محنت کي اُس کے مذاق اور اُس کي صورت حال پر موقوف
ہوتي ہی مگر اُسکي محنت ایک قسم خاص کي مصنوعات کے بنانے
میں محدود ہوا کرتي ہی کیونکہ اِسمیں اُسکا فائدہ ہی مگر اُس کي
حاجات اتنے کثیر ہیں جتني کہ اشیاء مصنوعي کہ رفع حاجات کیواسطے
بنائي جاتي ہیں وہ آپ تو اشیاء حاجات میں سے فقط ایک ہي کو بناتا ہی
مگر محتاج مثلاً ہزار کا ہوتا ہی اِس حالت میں اُسکو نو سو ننانویں
چیزیں مبادلہ میں واسطے رفع حاجات کے مہیا کرني پڑتي ہیں اور جو

جنس وہ آپ بناتا ہی اسکے حصص مختلف آسکو واسطے حاصل کرنے اجناس أوروں کے دینی پڑتی ھیں اور یہاں سے ضرورت مبادلہ ھاے دایمی کی پیدا ہوتی ھی اور یہی سبب ھی کہ افراد جماعت میں سے اکثر فردیں اِسی کام میں مبادلہ کے مصروف رھتی ھیں اور اُن افراد کو بیوپاری یا تاجر یا سودا سلف کرنے والوں کے نام سے نامزد کرتے ھیں جو لوگ سامان تجارت کو خواہ براہ خشکی یا تری ایک مقام سے دوسرے مقام کو نقل کرتے ھیں وہ بھی اِسی کام میں مبادلہ کے مصروف ھوتے ھیں *

تقسیم

۱۶ بستی یا جماعت کے اوایل ھی میں عیاں ھوجاتا ھی کہ قابلیت پیدایش محنت انسانی کی بسبب اجتماع سعی اور تقسیم محنت کے زیادہ ھوجاتی ھی مثلاً اگر دس آدمی جمع ہوکر محنت کریں تو ظاہر ھی کہ أنکی محنت کا نتیجہ زیادہ ھوگا بہ نسبت أسکے جو أنھیں دس آدمیوں کے الگ الگ کام کرنے سے حاصل ہو خصوصاً جب کسی کام کے مختلف حصص جدا کردیئے جاویں اور ایک ایک حصہ ایک ایک شخص کو جو لیاقت مخصوص اُس کے انجام دینے کی رکھتا ہو سونپا جاے جب راس‌المال جمع ھوجاتا ھی تو اکثر ایسا ھوتا ھی کہ مالک راس‌المال دوسروں کے ساتھہ جو فقط محنت کرتے ھیں شامل ھوجاتا ھی یعنی وہ راس‌المال دیتا ھی اور محنتی أسپر محنت کرتے ھیں جب چند آدمیوں کی محنت مشترکہ سے شی مصنوعہ طیار ھوجاے تو اُس کا انتفاع سب محنت کرنے والوں میں کسی واجبی طریق سے تقسیم ھونا چاھیئے مختلف محنت کرنیوالوں کو مختلف انداز أجرت کے ملنے کا استحقاق حاصل ھوتا ھی اور محنت کی أجرت اور راس‌المال کی أجرت میں ایک واجبی نسبت قایم کرنی پڑتی ھی معلوم ھو کہ جن اصول پر تصفیہ اِس انتفاع کی تقسیم کا کیا جاتا ھی اُن کی تشریح اهل فن تقسیم کی ذیل میں کرتے ھیں *

صرف یا خرچ

۱۷ فرض کرو که ایک شي طیار هوگئي یعني اُس میں کوئي خوبي مطلوبه دي گئي اور وه اُس شخص کے پاس پهنچ گئي جسکو اُس کي ضرورت هی اب یهه شخص اُس کو اپنے صرف میں لائیگا اور صرف میں آنے سے شي مذکور کي خوبي مخصوص غارت هوجائیگي مثلاً هم نے بعوض محنت یا روپیه یا غله کے ایندهن لیا اور اُس کو مطبخ میں جلا دیا اب ظاهر هی که بعد عمل جلانے کے ایندهن میں جو خوبي جلنے اور گرمي پهنچانے کي تهي وه جاتي رهي اسیطرح اگر هم نان بائي سے روٹي خرید کے کهالیں بعد کهانے کے خوبي مخصوص جو روٹي میں تهي جاتي رهي نان بائي میده خرید کے روٹي بناتا هی بعد بن جانے روٹي کے جو خوبي میده میں روٹي بنانے کي هوتي هی وه غارت هوجاتي هی پس یهه عمل جس سے هم کسي شي کي خوبي مخصوص غارت کردیتے هیں اِس فن کي اصطلاح میں عمل صرف کهلاتا هی اور وه مخالف عمل پیدایش کے هی بعض اوقات خوبي اشیاء کي محض بغرض حصول حظ نفساني غارت کي جاتي هی مثلاً آتشبازي کا جلادینا یا کسي اور دل لگي کے کام میں روپیه کا صرف کرڈالنا بعض اوقات خوبي کسي شي کي تو غارت کي جاتي هی مگر وه دوسري هیئت زیاده مفید و کار آمد و قیمتي میں نمود کرتي هی مثلاً جب کفش دوز ادهوڑي کے چرسه سے کفش بناتا هی تو خوبي چرسه کي براے دوام غارت هوجاتي هی مگر یهه خوبي دوسري هیئت میں کفشوں کے که زیاده قیمتي هی نمود کرتي هی غذا جو هم کهاتے هیں نظر سے غایب هوجاتي هی مگر اُس کي خوبي هماري تازگي اور قوت میں که باعث همارے محنت کرنے کا هوتي هی نمودار هوتي هی اول قسم کا صرف غیر پیداوار کهلاتا هی اور صرف ثاني پیداوار *

۱۸ تقریر صدر سے واضح ہوتا هی کہ علم سیاست مدنی چار حصوں پر مشتمل هی *

حصہ اول پیدایش کے بیان میں یعنی اُن اصول کے جنہر محنت راس المال کے ساتھہ شامل ہوکر اشیاء قیمتی کے بنانے میں صرف ہوتی هی *

حصہ دوم مبادلہ کے بیان میں یعنی اُن اصول کے جنہر مبادلہ کرنے والے وقت تبادلہ کے عمل کرتے هیں یعنی جنہر وہ اپنی محنت کے ثمرہ سے دوسرے کی محنت کے نتیجہ کو حاصل کرتے هیں *

حصہ سوم تقسیم کے بیان میں یعنی اُن اصول کے جنکے بموجب انتفاع کسی مصنوع کا اُن لوگوں میں تقسیم کیا جاتا هی جنہوں نے شامل ہوکر اُس کو بنایا هی *

حصہ چہارم صرف کے بیان میں یعنی اُن اصول کے جنکے بموجب صفات اشیاء کے زایل کرنے میں کاربند ہونا چاهیئے *

هم ان مطالب کو بلحاظ اِس ترتیب کے اِس رسالہ میں بیان کرینگے *

مقدمہ ثانی

۱۹ واضح رہے ناظرین اوراق کیا جاتا هی کہ بموجب تعریف مندرجہ مقدمہ اولی کے سیاست مدنی سے علم دولت مراد هی اور دولت میں وہ جمیع اشیاء داخل هیں جو حاجات اِنسانی رفع کرسکیں اور اپنے عوض میں دوسری اشیاء حاجات دلاسکیں مگر نزدیک عوام کے دولت سے فقط روپیہ مراد هی کیونکہ جس کے پاس بہت روپیہ یا چاندی سونا ہوتا هی اُسکو دولتمند کہتے هیں اور جس ملک میں غیر ملکوں سے سونا چاندی زیادہ آتا هی اُسکی نسبت ایسا کہا کرتے هیں کہ یہہ ملک روز بروز دولتمند ہوتا جاتا هی اور یہہ تصور عوام کا بظاهر معقول بهی نظر آتا هی

کیونکہ روپیہ یا سونا چاندي گو بذات خود کوئي حاجت إنساني رفع نکرسکیں تاهم أنمیں یہہ طاقت حاصل هی کہ جب چاهیں أنکے ذریعہ سے اشیاے حاجات مہیا کرلیں قطع نظر إسکے جسکو دیکھو وہ روپیہ جمع کرنے پر یہمہ تن آمادہ هوتا هی کرسان کھیتي کرتا هی اور کھیتي سے جو غلہ پیدا هوتا هی أسکو روپیہ میں بدلتا هی مزدور دن بہر محنت کرتا هی اور شام کو اپني أجرت نقدي میں مانگ لیتا هی تاجر سامان تجارت بیچتے هیں اور قیمت روپیہ میں لیتے هیں جب سارے جہان کو إس عمل میں مصروف دیکھیں تو بہلا فقط روپیہ هي کو کیونکر دولت تصور نکریں مگر جو نظر تامل سے دیکھا جاے تو روپیہ کا طالب هونا إسوجہہ سے نہیں هی کہ وہ دولت هی وہ تو ایک آلہ هی جس سے سامان عیش و آرام و حاجات ضروري بآساني حاصل هوسکتي هیں روپیہ بذات خود کوئي حاجت رفع نہیں کرتا اور إس لیئے وہ دولت نہیں هی فرض کرو کہ ایک آدمي کے پاس لاکہہ روپیہ نقد موجود هیں اور اتفاقات زمانہ سے وہ ایسي جگہہ جا پہنسا کہ جہاں بجز جنگلي حیوان کے کہانے کو اور بجز أنکے چرم کے پہنے کو نہیں ملتا اب إس لاکہہ روپیہ سے أسکو کونسي نعمت حاصل هوگي ایسي حالت میں روپیہ جو أسکے پاس موجود هی کنکر پتہر سے بہتر نہیں إس شخص کو کون دولتمند کہیگا لفظ دولت کا تو إس ذي میں أنہیں نعماے دنیوي کي نسبت صادق آتا هی جو رافع حاجات انساني هیں اور جنکي عوض میں همکو دیگر اشیاے حاجات میسر آسکتي هیں اگر کسي دولتمند کے گہر کو جاکر دیکھا جاے تو أس میں هزاروں چیزیں رافع حاجات مہیا ملینگي مگر نقدي بہت تہوڑي اب اگر أس کي نقدي هي سے أس کي دولت کا اندازہ کیا جاے تو وہ بجاے دولتمند کے مفلس قرار پائیگا یہاں سے ظاهر هوا کہ فقط روپیہ هي دولت نہیں هی وہ تو بمنزلہ ایک آلہ کے هی کہ جس سے کام تبادلہ کا بآساني انجام پاسکتا هی هم کئي بار ذکر کرچکے هیں کہ ایک

فرد خاص ایک خاص شی کے بنانے میں محنت کرتي هی اور اُسکي محنت سے جو پیدا هوتا هی اُس کي عوض میں اور اشیاء حاجات کو مہیا اب اگر روپیہ یعني آلہ تبادلہ نہو تو هر فرد کو ایک جماعت کي اشیاء حاجات کے بہم کرنے میں بڑي دقت پیش آئے مثلاً کرسان غلہ پیدا کرتا هی اور اُسکو کپڑا اور جوتا اور برتن وغیرہ مطلوب هیں واسطے حاصل کرنے اِن اشیاء حاجات کے اُسکو چاهیئے کہ اپنے غلہ کو لاد کے کسي بستي میں جاے اور تلاش کرے کہ کونسا بزاز اور کفش دوز اور کسیرا طالب غلہ هی بعد تلاش کے اُنکو اپنا غلہ دے اور اُسکي عوض میں اشیاے حاجات لے اِسمیں اُسکو کمال تکلیف هوگي اور اُسکا وقت ضایع جائیگا اور چونکہ بصورت نہونے روپیہ کے هر پیشہ ور کو یهي دقت پیش آتي هی اِسلیئے واسطے مٹانے اِس دقت اور تکلیف کے باتفاق راے ایک ایسي چیز مقرر کي گئي جسکو سب اپني جنس کي عوض میں بلا تامل لیلیں اور اُسکے بدلہ میں جس چیز کو چاهیں مہیا کریں اِس جنس کا نام روپیہ رکہا گیا چونکہ وہ ایسي چیز هی کہ اُسکا لینا هر شخص کو منظور هوتا هی اِس لیئے هر پیشہ ور اپني جنس کا اول اُس سے مبادلہ کرتا هی اور پہر اُسکے ذریعہ سے دیگر اشیاء حاجات کو بہم پہنچاتا هی مگر یہہ جنس دولت نہیں هی وہ صرف آلہ تبادلہ هی اور کچهہ ضرور نہیں هی کہ وہ چاندي سونا هو کوئي شی جو باقرار اهل جماعت کے مقرر هوجاے اور جسکو جمیع اشخاص بلاد غدغہ بعوض اپني اجناس کے لیلیا کریں وہ یہہ آلہ بن سکتي هی ٹکڑے کاغذ یا چمڑے کے بهي یہہ کام دیسکتے هیں زمانہ حال میں یہہ کام کاغذ سے بہت آساني اور آرام سے انجام پاتا هی قیمتي دھاتیں مثل چاندي اور سونے کے جو واسطے بنانے اِس آلہ کے مقرر هوئي هیں اِس کي وجهہ یہہ هی کہ اُن میں صفات مخصوص هیں اور اِن صفات کو هم بجاے مناسب بیان کرینگے *

۲۰ اب هم اِسي مطلب کو کہ روپیہ بذات خود دولت نہیں هی دوسرے طریق سے بیان کرتے هیں واضح هو کہ في الحال همکو یہہ عادت

ہو رہي ہی کہ ہر جنس کي قیمت کا انداز اُس روپیہ سے کرتے ہیں جو اُسکي عوض میں ملتا ہی یعني ہمنے روپیہ کو پیمانہ بنایا ہی اور اُس سے ہر جنس کي قیمت کا انداز کرتے ہیں مثلاً جب کوئي پوچھتا ہی کہ گیہوں کیا بھاؤ ہی تو کہا جاتا ہی کہ بارہ سیر یعني ایک روپیہ کا بارہ سیر جب کوئي پوچھتا ہی کہ سال پیوستہ کي نسبت امسال گیہوں سستا ہی یا مہنگا تو جواب دیا جاتا ہی کہ سال پیوستہ میں دس سیر تھا امسال بارہ سیر ہی یعني امسال سال پیوستہ کي نسبت سے في روپیہ دو سیر زیادہ ہی یا کوئي پوچھے کہ چنا سستا ہی یا گیہوں تو کہتے ہیں کہ چنا روپیہ کا پندرہ سیر ہی اور گیہوں بارہ سیر اِس لیئے چنا سستا ہی خلاصہ یہہ کہ روپیہ کي قیمت کو معین سمجھتے ہیں یعني یہہ جانتے ہیں کہ اُس میں کمي بیشي نہیں ہوئي جو فرق آتا ہی وہ اجناس کي قیمت میں آتا ہی مگر معلوم رہے کہ روپیہ کي قیمت کو معین سمجھنا امر اعتباري ہی اگر اجناس کي قیمت کو معین سمجھیں تو روپیہ کي قیمت میں کمي بیشي کہنے لگینگے مثلاً اگر سال پیوستہ میں من بھر گیہوں کے واسطے چار روپیہ ملتے تھے اور امسال اُسي من بھر کے واسطے آٹھہ روپیہ تو یہہ کہہ سکتے ہیں کہ امسال روپیہ سستا ہو گیا مگر چونکہ روپیہ ایسي جنس کا بنایا جاتا ہی جسکي لاگت میں کمي بیشي بہت کم ہوتي ہی اِس لیئے بوقت واقع ہونے کمي بیشي کے یہہ ہي تصور کیا جاتا ہی کہ اجناس کي قیمت میں کمي بیشي ہوئي کوئي روپیہ کي قیمت میں کمي بیشي تصور نہیں کرتا مگر ہم مقدمہ اولی میں بیان کرچکے ہیں کہ اجناس کي قیمت کا گھٹاؤ اور بڑھاؤ اُنکي رسد کي کمي بیشي پر ہوتا ہی تحقیق کرنا چاہیئے کہ اِس باعث کمي و بیشي سے قیمت میں روپیہ کے کیا اثر ہوتا ہی اوپر ہم ذکر کرچکے ہیں کہ روپیہ آلہ تبادلہ ہی اب فرض کرو کہ ایک بستي میں واسطے انجام دینے کام تبادلہ کے ہزار روپیہ لگتے ہیں اور اِس بستي میں بصورتیکہ لگنے ہزار

روپیہ کے گیہوں روپیہ کا من بھر بکتا ہی اب اگر بجاے ہزار روپیہ کے اُس بستی میں دو ہزار روپیہ اُسی کام تبادلہ کے واسطے آجائیں اور وہ زیر زمین دفن یا صندوق میں بند نکیئے جائیں اور اُس بستی کے باہر بھی نجائیں تو اِس زیادتی رسد کا بجز اِس کے اور کیا نتیجہ ہوگا کہ قیمت آدھی گھٹ جاے یعنی اب من بھر گیہوں بجاے ایک روپیہ کے دو روپیہ میں آئیگا یعنی روپیہ میں جو قدرت دلانے اشیاء حاجات کی پہلے تھی وہ نصف رہجائیگی پہلی صورت میں سو روپیہ کی آمدنی والے کو جو اشیاء حاجات سو روپیہ میں ملتی تھیں اب اُتنی اُتنے روپیہ میں نملینگی اُسکے پہلے کے وقت کے سو روپیہ جو کام دیتے تھے وہ کام ابکے سو روپیہ ندینگے جو اشیاء حاجات اُسکو پہلے پچاس میں ملتی تھیں اب سو روپیہ میں ملینگی یعنی اُسکی دولت پہلے کی نسبت سے آدھی رہجائیگی اُسکی آمدنی کا روپیہ تو وہی رہا مگر اُسکی استطاعت خرید نے سامان عیش و آرام کی آدھی رہگئی اِس تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ روپیہ جسکو دولت سمجھتے تھے وہ دولت نہیں ہی دولت تو وہی اشیاء ضروریہ ہیں جن سے حاجتیں رفع ہوتی ہیں اور جنکی عوض میں ہمکو اور چیزیں مل سکتی ہیں یہاں سے یہہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ جس ملک میں ہر سال ضرورت سے زیادہ روپیہ کی کثرت ہوتی جائیگی وہ ممکن ہی کہ بجاے ہر سال زیادہ دولتمند ہونے کے مفلس ہوتا جائیگا بخلاف اِس کے اگر ایک ملک میں روپیہ تو بقدر حاجت یعنی ضرورت انجام دینے کام تبادلہ کے ہو مگر وہاں کے لوگ جتنا سامان معیشت غیر ملکوں سے اپنے ملک میں لاتے ہوں اُتنے ہی کا مال اپنے ملک سے عوض میں غیر ملکوں کو بھی لیجاتے ہوں تو یہہ ملک روز بروز دولت میں زیادہ ہوتا جائیگا دولتمند ہونا کسی ملک کا اِس پر موقوف نہیں کہ غیر ملکوں سے روپیہ یا چاندی سونا اُس میں لایا جاے بلکہ اُس میں کہ غیر ملکوں سے اُس کے اندر وہ سامان معیشت لایا جاے جسکے پیدا کرنے کی

اُنکو خصوصیت حاصل ہو اور اُسکی عوض میں وہ چیزیں بھیجی جائیں جو کہ ملک مذکور میں پیدا کیا جانیکی خصوصیت رکھتی ہوں ایسی کار روائی میں یہہ فائدہ ہی کہ لوگوں کو اشیاء حاجات سستی ملینگی یعنی وہ اپنی محنت کے نتیجہ سے زیادہ عیش و آرام کے سامان پر قدرت رکھینگے واسطے توضیح اِس قول کے ہم یہاں ایک مثل فرضی درج کرتے ہیں فرض کرو کہ ہندوستان میں افیون بہت آسانی اور کم خرچ سے پیدا ہوسکتی ہی اور بہاؤ اُسکا فی روپیہ تین چھٹانک ہی اور چاء دقت سے پیدا ہوتی ہی اور بہاؤ اُسکا فی روپیہ پاؤ سیر ہی فرض کرو کہ چین میں چاء آسانی اور کم خرچ سے پیدا ہوتی ہی اور افیون دقت اور زیادہ خرچ سے اور نرخ چاء کا فی روپیہ تین پاؤ ہی اور افیون کا فی روپیہ ایک چھٹانک اور کہ اگر چین کی چاء ہندوستان میں لاکر بیچی جاے تو بعد اداے خرچ باربرداری وغیرہ کے وہ روپیہ کی دو پاؤ یعنی آدہ سیر بک سکتی ہی اور اگر ہندوستان سے چین کو افیون لیجائی جاے تو وہ روپیہ کی دو چھٹانک بک سکتی ہی اِس صورت میں ظاہر ہی کہ دونوں ملکوں کا فایدہ اِسی میں ہی کہ اہل ہند افیون کو پیدا کرکے چین لیجائیں اور چین والے چاء پیدا کرکے ہندوستان میں لائیں اب فرض کرو کہ چین اور ہندوستان میں باب تجارت جاری نہیں ہی اور دونوں ملک اپنی اپنی زمین پر چاء اور افیون پیدا کرکے اپنے صرف میں لاتے ہوں اور سال بھر میں ایک ایک شخص بیس بیس سیر چاء اور سیر سیر بھر افیون کا خرچ رکھتا ہی اِس صورت میں

خرچ سالانہ ایک آدمي هندوستان کا

چاء ۲۰ ار في روپیہ ــ ار	... ...	لســہ
افیون ۱ ار في روپیہ ۶ ار	... ...	عسم ۵ر ۳
میزان کل		لســہ ۵ر ۳

خرچ سالانہ ایک آدمي چین کا

چاء ۲۰ ار في روپیہ ۓ ار	... ...	عســہ ۱۰ر ۸
افیون ۱ ار في روپیہ ۶ ار	... ...	عــہ
میزان کل		للعــہ ۱۰ر ۸

اب فرض کرو کہ دونوں ملکونمیں تجارت جاري هوگئي اور هندوستان سے چین کو افیون اور چین سے هندوستان کو چاء آنے لگي اِس صورت میں میزان خرچ دونوں شخص کي حسب ذیل هوگي *

خرچ سالانہ ایک آدمي هند کا

چاء ۲۰ ار في روپیہ ۱۰ ار	... ...	للعــہ
افیون ۱ ار في روپیہ ۶ ار	... ...	عسم ۵ر ۳
میزان کل		للعــہ ۵ر ۳
باقي		للعــہ

خرچ سالانہ ایک آدمي چین کا

چاء ۲۰ ار في روپیہ ۓ ار	... ...	عســہ ۱۰ر ۸
افیون ۱ ار في روپیہ ۲ ار	... ...	ــلے
میزان کل		للعــہ ۱۰ر ۸
باقي		ــلے

اِس حساب سے واضح هی کہ هندوستان کے ایک آدمي کو ان دونوں جنسوں کے خرچ میں چالیس روپیہ سال کي اور چین کے آدمي کو آتهہ روپیہ سال کي بچت هوئي اور اِس بچت سے یہہ دونوں آدمي نسبت سابق کے جب تجارت نہ تهي زیادہ اشیاء حاجات پر قدرت رکهہ سکتے هیں اور وہ نسبت زمان سابق کے اب زیادہ دولتمند اور فارغ البال کہلا سکتے هیں *

۲۱ اِس مقام پر همکو مناسب معلوم هوتا هی کہ متعلق دولت کے اهل هند کي اِس شکایت کي تحقیقات کي جاے کہ زمانہ حال میں ملک هندوستان سے بعہد سرکار انگریزي روپیہ کي برکت جاتي رهي یعني تهوڑے روپیہ سے جو کام پہلے نکلتا تها اب نہیں نکلتا اور هر شی روز بروز گراں هوتي جاتي هی عوام کے نزدیک برکت کا جاتا رهنا مسلم هی اور واقعي یہہ شکایت کچهہ قدر درست بهي هی یعني درحقیقت فی الحال بعض لحاظوں میں خاص مقدار روپیہ سے اُتنا کام نہیں نکلتا جتنا پہلے نکلتا تها تحقیقات اِس برکت جانے کي بہت دلچسپ هی مگر افسوس کوئي اُسکي طرف توجهہ نہیں کرتا سب شکایت تو کرتے هیں مگر اسباب اُسکے تلاش نہیں کرتے اِس مقام پر هم سب اسباب بیان نہیں کرسکتے مگر شاید اِس کتاب میں کسي اور جگهہ اُنکي تحقیق میں تردد کریں یہاں فقط اُنهیں کو لکهتے هیں جو حال کي بحث سے تعلق رکهتے هیں واضح هو کہ قطع نظر کثرت آدمیوں اور اُسکے سبب سے تردد میں آنے زمین کم پیداوار اور درستي شاهراهوں اور ریلوے یعني لوهے کي سڑک کے جو بسبب گهٹانے خرچ بار برداري کے قیمت اجناس کي هر جگهہ تخمیناً برابر کردیتي هی امنیت ملک اور کثرت تجارت اور اُسکے سبب سے زیادہ بنیج میں آجانے روپیہ کے ملک هندوستان میں اِس کمي برکت روپیہ میں بہت دخل رکهتي هیں توضیح اِس مبهم کي یہہ هی کہ پہلے وقتوں میں اِس ملک کے اندر امن کم تها جان و مال لوگوں کا اتنا سلامت نہیں تها

جتنا اب ہی سارے قزاقوں اور غارتگروں کے اکثر مالدار اپنے روپیہ کو ظاہر نہیں کرتے تھے زمین کے تلے گاڑ رکھتے تھے مگر جب سے امن حاصل ہوا اور مالداروں کو لٹنے یا سرکاری بدعت کا تردد نرہا اُنہوں نے دبا ہوا روپیہ باہر نکالا اور اُسکو بنج میں لگایا سواے اِس کے جو کثرت تجارت کي غیر ملکوں سے اِس زمانہ میں ہوئي وہ پہلے کبھي نہیں تھي کثرت تجارت تو باعث ذقت نہیں مگر اِس تجارت میں ایک خصوصیت ہی اور وہي خصوصیت باعث کمي برکت روپیہ کا ہوئي ہی خصوصیت مذکور یہہ ہی کہ ملک ہندوستان سے خام پیداوار یعني اجناس غیر ملکوں کو بہت جاتي ہی اور اُس کي عوض میں سواے اجناس غیر ملکوں کے سونا چاندي اُن ملکوں سے بہت چلا آتا ہی اور یہہ سونا چاندي دارالضربوں میں ہر سال سکہ ہوکر ملک میں پہیلتا ہی یعني ہر سال اِس ملک میں تعداد روپیہ کي زیادہ ہوتي جاتي ہی اور یہہ بات ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ جسقدر روپیہ کي افراط ہوگي اُسیقدر وہ سستا ہوگا یعني اُسکي عوض میں اشیاء حاجات کم ملینگي اور خواہمخواہ روپیہ کي برکت گھٹ جائیگي اِس ملک میں روز بروز اُن اجناس کي جو یہاں پیدا ہوتي ہیں گراني ہوتي جاتي ہی خصوصاً غلہ کي جس پر مدار زندگي کا ہی اِس گراني سے فقط اُنہیں لوگوں کا نقصان ہی جو آمدني معین روپیہ میں رکھتے ہیں کیونکہ زمین والوں کي زمین قیمتي ہوتي جاتي ہی مزدور اپني اُجرت بڑھا لیتے ہیں تاجر اپني جنسوں کي قیمت چڑھاتے ہیں خرابي اُنہیں کي ہی جو نقدي معین پاتے ہیں ایک نہ ایک روز سرکار والا تبار انگریزي اور رؤساء ہندوستاني کو اِس امر کي ضرورت پیش آئیگي کہ وہ اپنے ملازموں کي تنخواہ بڑھائیں تقریر صدر سے زیادتي روپیہ کي اور اِس زیادتي کے سبب سے کم ہو جانا قیمت روپیہ کا تو ظاہر ہو چکا اب ہم کہتے ہیں کہ باوجود کم ہو جانے قیمت روپیہ کے قیمت اُن اشیاء کي جو

اور ملکوں سے یہاں لائي جاتي ہیں نسبت اُس زمانہ کے کہ وہ نہیں لائي جاتي تھیں اور یہیں بنائي جاتي تھیں زیادہ نہیں ہی مثلاً سوئي یا سوت یا میخ آہني یا کپڑا وغیرہ سامان ولایت کا آیا ہوا جتنا فی الحال ایک روپیہ میں ملتا ہی اُس قدر پہلے زمانہ میں یہاں کا بنا ہوا نہیں ملتا تھا اگر یہاں کا بنا ہوا سامان سستا ہوتا تو اُسي سامان کو کوئي غیر ملکوں سے نہ لاتا اور اِس ملک کے کارخانے بند نہو جاتے بند ہو جانا کارخانوں کا خود دلیل اِس امر کي ہی کہ غیر ملکوں سے آیا ہوا سامان یہاں کے بنے ہوئے سامان سے زیادہ نفیس اور سستا ہی اور برکت روپیہ کي اُس سامان کي نسبت کم نہیں ہوئي بلکہ اُنکي نسبت برکت زیادہ ہو گئي کیونکہ اب ادنیٰ اعلیٰ سب اُس سامان کو برتنے لگے اب رہیں جنسیں جو اب بھي اِس ملک میں پیدا ہوتي ہیں خصوصاً غلہ اِن جنسوں کي نسبت شاید روپیہ کي برکت کم ہو گئي ہو اور اُسکے کم ہونے کے اسباب میں سے ایک تو وہي سبب کثرت و ارزاني روپیہ کا ہی جو ہم اُوپر بیان کر چکے ہیں باقي سببوں کو اُنکے اُنکے محل پر بیان کرینگے مگر یہاں اتنا بیان کر دیتے ہیں کہ ہمارے ملک کے لوگوں کو واسطے اسودگي اِس ملک کے چاہیئے کہ ایسي تجویزیں نکالیں کہ جن چیزوں کے پیدا کرنے کي اِس ملک کو خصوصیت حاصل ہی اُنکي لاگت میں تخفیف ہو اور جو اشیاء کہ اب بھي یہاں بنائي جاتي ہیں مگر وہ غیر ملک سے سستي میسر آ سکتي ہیں اُنکو یہاں نہ بناویں اُنکو غیر ہي ملک سے لاویں تاکہ سستي آویں اور غیر ملک سے جو زیادہ روپیہ فی الحال ہمارے ملک میں بعوض ہمارے ملک کي اجناس کے ہر سال چلا آتا ہی اُسمیں کمي ہو اگر تلاش کي جائیگي تو ایسي چیزیں بہت سي معلوم ہو جائینگي کہ جو وارے سے غیر ملکوں سے یہاں آ سکتي ہیں ہمارے ملک والوں کو در بحالت ہونے آزادي تجارت کے اُنہیں چیزوں کو پیدا کرنا چاہیئے جنکے

پیدا کرنے کي همارے ملک کو خصوصیت حاصل هی اور جہاں تک هو سکے اِس امر میں سعي کرني چاهیئے که اُنکے پیدا کرنے کے صرف میں کمي اور تخفیف هو *

۲۴ تقریر صدر سے یقین هی که ناظرین اوراق کے ذهن نشین هو جائیگا که سیاست مدني میں دولت سے فقط روپیه پیسه مراد نہیں هی بلکه اُن جمیع اشیاے کار آمد و پسندیدہ سے مراد هی جو قیمت رکھتي هیں اب دریافت کرنا چاهیئے که دولت شخصي اور ملکي میں کچھه فرق هی یا نہیں واضح هو که ایک ملک یا جماعت افراد سے مشتمل هوتي هی اور اگر افراد کي دولت کو جمع کریں تو مجموع کا نام دولت ملکي هو سکتا هی اور جن اُصول پر پیدایش و تقسیم و مبادله اور صرف افراد کي دولت کا موقوف هوگا اُنهیں پر ملکي دولت کا بهي موقوف هونا چاهیئے مگر اتني بات یاد رکھني چاهیئے که بعض حصص دولت افراد کے ایسے هوتے هیں که وہ داخل ملکي دولت کے نہیں هو سکتے مثلاً فرض کرو که ایک دولتمند نے ایک هزار روپیه زید کو دیئے اور یهه قرار لکھا لیا که وہ دس روپیه مہینا سود کا دیا کرے اب دولتمند کي جیب سے هزار روپیه نکل گئے اور اُنکي عوض میں ایک کاغذ قرار داد کا ملا یهه کاغذ اُسکے نزدیک هزار روپیه کي دولت کے برابر هی کیونکه اُسکے ذریعه سے اُسکو آمدني بهي هوتي هی اور اگر چاهے تو وہ اُسے هزار روپیه کو بازار میں بیچ بهي ڈالے مگر یهه کاغذ گو که دولتمند کي دولت هی مگر ملک کي دولت میں داخل نہیں هو سکتا کیونکه اگر قرار داد مذکور باطل هو جاے تو نتیجه اِسکا یهه هوگا که هزار روپیه جیب سے دولتمند کے جاتے رهینگے اور دولت میں زید کے بڑہ جائینگے مگر کل تعداد دولت میں ملک کے کچھه فرق نه آئیگا اُسکي مقدار نه تو گھٹیگي نه بڑهیگي جیسے هیں تحریر دستاویز قرار داد ملک کي دولت میں کچھه افزایش نہیں هوئي ویسي هي دستاویز کے باطل هونے سے اُسمیں

کچھہ کمي نہ آئي دولت شخصي اور ملکي کے اندر جو بعض لحاظوں
میں فرق بیان کیا گیا هی اُسکو ذهن میں رکھنا چاهیئے کیونکہ اُسکے ذهن
میں نہ رهنے سے اکثر غلطي سر زد هو جاتي هی مثلاً بوقت مقرر کیا
جانے محصول آمدني کے مبر مال جو دارندگان اور نویسندگان تمسکات
دونوں پر اُنکي اُنکي کل آمدني کے موافق محصول مقرر کرتا هی یہہ
اُسکي غلطي فہم کا نتیجہ هی کیونکہ دارندگان تمسکات کي آمدني اُس
روپیہ کے سود سے هوتي هی جو وہ قرض دیتے هیں اور نویسندگان تمسکات
اُسي روپیہ کو بنج بیوپار میں لگا کے نفع پیدا کرتے هیں اور اِسي نفع یا
آمدني سے سود قرض دینے والے کا ادا کرتے هیں اگر اُنکي کل آمدني پر
محصول لگا لیا جاے تو گویا زر سود کي آمدني پر بھي محصول ادا
هو گیا پس دارندگان تمسک سے محصول لینا بیجا هی اگر اُنسے لیا
جائیگا تو گویا اصل آمدني کے محصول سے زیادہ محصول لیا جائیگا اگر
دارندگان تمسک سے محصول لیا جاے تو مناسب هی کہ نویسندگان
تمسک کي کل آمدني سے رقم سود کي مجرا دے کے جو باقي رهے اُسپر
محصول لگایا جاے هاں اگر ایک ملک کا روپیہ دوسرے ملک میں بطور
قرض کے جاکر لگے اور اُس سے ملک اول میں سود کي آمدني هو تو اُسپر
محصول لگانا جائزهوسکتا هی مگر یہہ بهي اِسکے ساتھہ یاد رکھنا چاهیئے
کہ اگر یہہ دونوں ملک ایک هي حاکم کے ماتحت هوں تو وہ بمنزلہ
دو ملکوں جداگانہ کے متصور نہیں هوسکتے اور تمسکات زر قرضہ دولت
ملکي میں شامل نہونگے *

۲۳ بعد لکھنے اِن مراتب کے خاطر کو ناظرین اوراق کے اُس
اختلاف عجیب کي طرف مایل کیا جاتا هی جو بمعاملہ دولت اقوام
مختلف میں اور بزمان مختلف مشاهدہ هوتا هی یہہ اختلاف مقدار اور
اقسام دولت هي میں نہیں پایا جاتا بلکہ ایک جماعت خاص کي
کل دولت اُسي بستي کي افراد میں بحصص مختلف منقسم هوتي هی

شاید زمان حال میں کوئي جماعت بني نوع انسان کي ایسي نهوگي که
جو روئیدگي خود رو پر بسر کرتي هو مگر بهت سي جماعتیں اب بهي
ایسي هیں که مدار اُنکي قوت کا بهت کرکے جنگل کے حیوانوں اور
شکار پر موقوف هی پوستین آنکا لباس هی اور برگ و شاخ درخت
سقف و جدار جب چاهیں چهوڑکر الگ هوجائیں غذا اِس قابل نهیں
که ذخیره کیجاے اور چونکه مایحتاج کا ذخیره نهیں هوتا اکثروں کو
عذاب گرسنگي اوتهانا پڑتا هی دولت اِن لوگوں کي مشتمل هی اُن
پوستین سے جو وه پهنتے هیں اور چند زیوروں سے جنکے پهنے کا شوق
رکهتے هیں اور برتن اور اُن آلات سے جنسے شکار مارتے هیں یا حریفوں سے
مقابله کرتے هیں ڈونگوں سے جنپر بیٹهه کر دریا سے پار هوتے هیں یا
مچهلیوں کا شکار کرتے هیں یا شاید سنمبور یا دیگر پیداوار جنگل و
پهاڑوں سے جنکو اِس غرض سے جمع کرتے هیں که آنکي عوض تاجران اقالیم
تربیت یافته سے کمل و شراب و تماکو وغیره اشیاء حلجات یا نفیس آلات
شکار مهیا کریں اِس فهرست مختصر پر اشیاء دولت اِس جماعت کي
آنکي زمین کو بهي چڑهانا چاهیئے گو که اِس آله پیدایش سے وه لوگ
بهت کم کام لیتے هیں تاهم وه باعث اُنکي قوت کا هوتي هی اور اگر اُنکے
قرب و جوار میں کوئي ایسي قوم هو جو زراعت کرتي هو اور طالب زمین هو تو
تو اُن کي زمین قیمت بهي رکهتي هی یهه حالت نهایت هي افلاس
کي هی جسمیں ساري فردیں ایک جماعت بني نوع اِنسان کي مبتلا
پائي جائیں بعض دولتمند ملکوں میں یهه تو هوتا هی که بعض فردیں
ایسي حالت افلاس میں مبتلا ملتي هیں مگر ساري جماعت کا یهه حال
نهیں هوتا هندوستان میں ایسي حالت افلاس کي في الجمله بهیلوں
میں پائي جاتي هی کیونکه دیکها گیا که یهه لوگ جنگل اور پهاڑوں میں
رهتے هیں شکار اور جنگلي درختوں کے پهلوں پر مثل چرونجي اور مهوه
وغیره کے بسر کرتے هیں بانس اور درخت کے پتوں سے جهونپڑا بناتے هیں

تین چار متي کے برتن رکھتے هیں جب جاڑا لگا جنگل سے لکڑي کاٹي آگ جلائي اور تاپنے لگے جہاں کوئي اپنے سے زبردست نظر آیا تیر کمنتھہ هاتھہ میں لیا جھونپڑي کو سلام کیا اور پہاڑوں کو نکل کھڑے هوئے بجز پھٹے پورانے کمل اور تیر کمنتھہ اور چنھڑہ لنگوتي کے اور کچھہ سامان نہیں رکھتے ایسي بدتر حالت اور کون هوگي جسمیں قوم کي قوم مبتلا پائي جائے *

۲۳ اِس حالت سے بڑا درجہ ترقي کا گلہ باني هی کہ جب بندهاے خدا مویشي پالتے هیں اور اُن کے دودہ اور گوشت پر بسر کرتے هیں اِس حالت میں اُن کو جنگلوں کے اندر شکار کي تلاش میں بھٹکنا نہیں پڑتا اور قوت روز مرہ کي طرف سے في الجملہ دغدغہ مٹ جاتا هی یہہ حالت آیندہ کي ترقي کے لیئے بہت ساز گار هوتي هی اور اُس میں لوگوں کے پاس دولت بھي زیادہ جمع هوجاتي هی جب تک قدرتي چراگاهیں روئے زمین کي موجود هوتي هیں اور کلیہ دخل و تصرف میں بعض بعض لوگوں کے نہیں آجاتیں تب تک ذخیرہ غذا کا همیشہ بڑہ سکتا هی اور سلامت بھي رہ سکتا هی اور بجز اسکے کہ مویشي کو درندوں اور غارتگروں کے گزند سے بچائیں لوگوں کو اِس ذخیرہ کے بڑهانے میں اور کچھہ محنت نہیں کرني پڑتي مرور ایام میں محنتي اور کفایت شعار اپني ذات کي سعي اور تردد سے اور سردار قبیلہ توابع کي محنت اور جانفشاني سے بڑے بڑے گلوں کے مالک هوجاتے هیں اور اِس نہج سے افراد قبیلہ میں بمعاملہ مقدار دولت بڑي کمي بیشي راہ پاتي هی جو حالت وحشت میں وجود نہیں رکھتي کیونکہ اُس حالت میں لوگوں کے پاس ضروري سامان معیشت بھي اچھي طرح سے نہیں هوتا دولت جمع هونے کا تو کیا ذکر هی گلہ باني کي حالت میں بعض افراد کے پاس تو اتنا ذخیرہ فراهم هوجاتا هی کہ وہ ایک جم غفیر کي بسر کے واسطے کفایت کرے اوروں کے پاس فقط ضرورت کے برابر

ہوتا ہی اور بعض کے پاس کچھہ بھي نہیں ہوتا مگر خوبي یہہ ہی کہ غذا کي تنگي اور کمي نہیں رہتي کیونکہ کامیاب اور متمول اپنے ذخیرہ سے بجز اِس کے اور کیا کام لیسکتے ہیں کہ جو کم نصیب ہوں اُن کي پرورش کریں اور جسقدر ایسي فردیں اُن سے توسل پیدا کرتي ہیں اُسیقدر اُن کي امنیت اور قوت میں افزایش ہوتي ہی بجز اِس کے کہ اپنے امور کي نگراني اور سربراهي کریں اور متوسلوں کو فراهم لائیں اُن کو کچھہ اور محنت نہیں کرني پڑتي یہہ متوسل جنگ و پیکار کے وقت میں اُن کي طرف سے لڑتے جھگڑتے ہیں اور امن کے ایام میں اُن کي خدمت کرتے ہیں اِس حالت گلہ باني میں ایک بڑي خوبي یہہ ہی کہ اُس میں اکثر افراد قبیلہ کو مہلت اور فرصت ملتي ہی فکر معیشت میں تھوڑا هي وقت صرف ہوتا ہی اور مابقي شام و پگاہ کي معاش کے دغدغہ سے منغص نہیں ہوتا ایسي حالت بے فکري میں لوگوں کے دلوں میں نئي نئي خواهشیں پیدا ہوتي ہیں اور اُن کے رفع کرنے کا موقع بھي ملتا ہی یعني متمولوں کےدلوں میں اچھے اچھے مکانات اور لباس اور آلات وغیرہ کي تمنا پیدا ہوتي ہی اور چونکہ اُن کے پاس ذخیرہ غذا پس انداز ہوتا ہی اُن کے توابع میں سے بعض فردیں یا دیگر اهل حاجات گلہ باني کو چھوڑ کے اُن کي حاجتوں کے سامان کے بنانے میں مصروف ہوجاتے ہیں اور حرفت و دستکاري کي بنیاد قایم کرکے آهستہ آهستہ اُس کو رونق دیتے ہیں اگر تواریخ میں تلاش کیا جاے تو کوئي قبیلہ گلہ بانوں کا ایسا نہ ملیگا جسمیں حرفت و دستکاري موٹے یا باریک کام کي نہوئي ہو جو قومیں فی‌الحال زیور علم و هنر سے آراستہ ہیں اُن میں بزمان گلہ باني لوگوں کو کاتنے اور بننے اور رنگنے اور دباغي وغیرہ میں قدرت تامہ حاصل تھي بلکہ بعضے علوم نے بھي اُسي زمانہ بیدکري میں وجود پایا ہی چنانچہ روایت ہی کہ گلہ بانان کلدیا علم ہیئت کے موجد ہیں اور یہہ روایت قرین قیاس معلوم ہوتي ہی کیونکہ حالتہ

گلہ بانی میں لوگوں کو وسیع میدانوں میں واسطے چرانے مواشی کے رہنا پڑتا تھا وہ گردشات اجرام فلکی کو ضرور دیکھتے ہونگے اور کیا عجب ہی جو اُنہیں سے تعین وقت اور جہات کرتے ہوں *

۴۵ واضح ہو کہ تحویل اہل جماعت کی اِس حالت سے بحالت مرزبانی کچھہ آسان نہیں ہی وہ تو مرور ایام میں بتدریج و با قتضاے اسباب صورت وقوع کی پکڑتی ہی یعنی بہ تمادی ایام جب آدمیوں اور چارپایوں کی کثرت ہوجاتی ہی اور خود رو چراگاہیں روے زمین کی اُنکی بسر کے واسطے کفایت نہیں کرتیں تب ضرورتاً زمین کا تردد کرنا پڑتا ہی اور گلہ بانوں میں سے بعض قبایل بتدریج مرزبان ہوجاتے ہیں اور قبایل دیگر اسی ضرورت کے سبب سے اپنے وقت پر پہلے تو مرز بانوں پر زور دیتے ہیں اور جب اُن کو اپنے سے قوی پاتے ہیں اور تاب مقاومت اور مجادلت کی نہیں لاسکتے تب اُنہیں کے موافق وہ بھی مرزبان بن جاتے ہیں بعد اِس تحویل کے پھر ترقی اگر اسباب غیر معمولی معین نہو جائیں جلدی نہیں ہوتی کیونکہ ہرچند باوجود غیر کامل ہونے فن زراعت اور آلات کشاورزی کے زمین سے غذا بہت زیادہ بہ نسبت اُس کے جو بحالت گلہ بانی میسر آتی ہی پیدا ہوتی ہی اور پس انداز بھی زیادہ ہوتا ہی اور یہہ زیادتی پس انداز کی بالضرور باعث زیادتی آبادی کا ہوتی ہی مگر معلوم رہے کہ واسطے حصول اِس پس انداز کثیر کے محنت بھی زیادہ کرنی پڑتی ہی اور اِس سبب سے مرزبانوں کو اُتنی مہلت اور فرصت نہیں ملتی جتنی گلہ بانوں کو حاصل رہتی ہی اور مرزبان اگر سر زمین و آب و ہوا ساز گار نہو اپنی ضرورت سے اسقدر زیادہ پیدا نہیں کرسکتے کہ وہ دیگر قسم کی محنت کرنے والوں کی کثرت سے پرورش و پرداخت کریں قطع نظر اِس کے اُن کی پیداوار کا پس انداز چاہے تھوڑا ہو چاہے بہت اُن سے چھن جاتا ہی یعنی یا تو سرکار جس کے وہ ماتحت ہوتے ہیں لیلیتی ہی یا وہ لوگ کہ جنہوں نے

بدعوي قوت یا شرف خاندان یا واقف کاري کے معاملات دینیہ سے اپنی بزرگي کا نقش لوگوں کے دلوں پر جمایا ہوتا ھی *

۴۹ زمانہ قدیم سے سلطنت ھاے عظیم کہ بلاد وسیع ایشیا میں قایم ہوتي آئي ھیں واسطے اِس طریق اخذ پس انداز مزارع کے مختص ھیں ہر چند حسب اقتضاے طبعیت اور میلان خاطر حاکم شخصي کے اِن بلاد کي عملداري کا طریق بدلتا رھتا ھی مگر کسي بھي عملداري میں بیچارہ مزارع کو سواے اُس قدر سرماے کے جو اُس کے حوایج ضروري کے لیئے کفایت کرے اور کچھہ نہیں ملتا بعض صورتوں میں تو ان بیچاروں پر اتني تنگ طلبي ہوتي ھی کہ اُن کے پاس حوایج ضروري کے لیئے بھي کچھہ باقي نہیں رھتا اور حاکموں کو بحالت مجبوري اُسي مال میں سے کہ جو سابق اُن سے لے چکے ھیں ایک حصہ بطور تقاوي کے دینا پڑتا ھی تاکہ یہہ بیچارے بیج و کھاد کا بندوبست کریں اور نئي فصل تک عذاب گرسنگي سے بچیں ایسي عملداري میں ہرچند عوام‌الناس مفلوک ہوتے ھیں مگر حاکم اکثر افراد سے تھوڑا تھوڑا خراج لیکر رقم کثیر جمع کرلیتے ھیں اور اُسکو بہ کفایت و بانتظام صرف میں لاکر اظہار دولت کرتے ھیں مگر معلوم رھے کہ اُن کي یہہ دولت فروشي رعایا کے اصل حال کي نمایندہ نہیں گو محل شاھي پر دولت برستي ہو مگر اضلاع میں شاید لوگوں کے بدن پر کپڑا بھي نہوگا اِس دولت شاھي سے قطع نظر اُس حصہ کثیر کے جو بالا بالا محصلوں کے ھاتھہ لگتا ھی بلاشبہہ بہت سے آدمي علاوہ خاص خادمان شاھي کے تمتع اُٹھاتے ھیں جزء کثیر عاملان سرکاري اور مقربان شاھي میں تقسیم ہوتا ھی ایک حصہ کبھي کبھي تعمیر عمارات و صرف کارخانجات نفع عام میں لگتا ھی پادشاھان دور اندیش و بلند ھمت بخیال فیض رساني تالاب اور کوئیں بند اور نہریں بازار و سرائیں مدارس و دارالشفا وغیرہ بنواتے ھیں اور دولتمندان ناسمجھ اُنہیں کي تتبع پر اپني دولت کو کہ در حقیقت

صریحاً یا غیر صریحاً خزاین شاہي سے نکلتي ہی ایسے ہي کاموں میں لگاتے ہیں ایسي جماعت کے حاکم کے پاس بعد اداے اصراف مقربان سلطاني اور عمال و سپاہ کے زر کثیر پس‌انداز رہتا ہی اور اِس بجہت سے وہ اپني عیش و کامراني اور حظ نفساني کے سامان مہیا کرتا ہی اور اِسي طرح مقربان شاہي جو عطایاے سلطاني سے امیر ہوجاتے ہیں پس انداز پر دست قدرت رکھتے ہیں اور اُس کو سامان عیش میں صرف کرتے ہیں اِس وجہہ سے اُردوے شاہي میں اُن اشیاء نفیسہ کي مانگ پیدا ہوتي ہی جو محنت و صنعت سے بنائي جاتي ہیں اور اِن اشیاء کو اکثر تاجران اقالیم‌غیر جہاں صنعت کاري کي گرم بازاري ہوتي ہی سرانجام کرتے ہیں مگر اِس مانگ کي جہت سے خود اُس جماعت میں بھي ایک گروہ ایسے کاریگروں کا پیدا ہوجاتا ہی جو بعض اشیاء مصنوعي کو نہایت ہي لطافت سے بنانے لگتے ہیں اور اپنے حرفہ میں صرف تحمل اور محنت اور نطو باري سے بلا کامل طریق سے جاننے خواص اشیاء کے دست قدرت حاصل کرتے ہیں مثلاً ململیں ہندوستان کي انھیں کاریگروں کي صنعت اور حرفت کا نتیجہ ہی یہہ کاریگر اُس فوت پس انداز سے پرورش پاتے ہیں جو سرکار اور اُس کے عمال مرزبانوں کي پیداوار سے بطور اپنے حصہ کے لیتے ہیں اہل جماعت کي ایسي حالت میں چونکہ مال محفوظ نہیں ہوتا اِس لیئے بڑے بڑے مالدار بھي اُنھیں اشیاء کو ترجیح دیتے ہیں جو دیر پاہوں اور تھوڑے حجم میں بہت قیمت رکھتي ہوں اور ضرورت پر باساني چھپ سکیں اور منتقل ہوسکتي ہوں یہي سبب ہی کہ ایسي قوموں کي دولت کا بہت سا حصہ سونا چاندي اور جواہرات ہوتا ہی چنانچہ اکثر دولتمندان ایشیا اپني ساري جمع پونجي کو اپنے بدن پر لیئے پھرتے ہیں بجز بادشاہوں کے کوئي اپني دولت کو اشیاء غیر منقولہ میں نہیں لگاتا جب بادشاہ اپني حکومت کو مستقل دیکھتا ہی اور اُس کو بھروسا ہوتا ہی کہ میري

اولاد میری جانشین ہوگی تب ہی وہ تعمیر عمارات عالی میں توجہہ کرتا ہی اور مکانات لطیف مثل روضہ تاج گنج اور مقبرہ سکندرہ کے بلند ہوتے ہیں اہل جماعت کی ایسی حالت میں موتا سامان دستکاری کا جو بیچارے کاشتکاروں کو برتنا نصیب ہوتا ہی دیہاتی کاریگر بنایا کرتے ہیں اور ان کاریگروں کو زمیندار یا تو زمین معافی میں لگا دیتے ہیں یا بعد اداے حق سرکار اُن کی پیداوار میں سے جسقدر اُن کے حصہ کی اجناس بچ رہتی ہی اُس میں سے اُن کو بھی حصہ دیتے ہیں ایسی حالت جماعت کی تاجروں اور بیوپاریوں کے وجود سے خالی نہیں ہوتی بڑے تاجر غلہ فروش یا مہاجن ہوتے ہیں غلہ فروش عاملان سرکاری سے جہاں بٹائی کا دستور ہوتا ہی یا خود کاشتکاروں سے جہاں یہہ دستور نہیں ہوتا غلہ خرید کے اُن مقامات کو لیجاتے ہیں جہاں حاکم اور اُنکے عامل اور بہت سا حصہ اُن کی سپاہ اور اُن کاریگروں کا جو اُن کی حاجات کا سامان بناتے ہیں رہا کرتا ہی ساہوکار بد نصیب کاشتکاروں کو جن کے پاس آفات ارضی و سماوی کے سبب سے پس انداز نہیں رہتا قرض دیتے ہیں تاکہ کار کشتکاری جاری رہے اور فصل پر اپنی جمع معہ سود کثیر کے وصول کرلیتے ہیں یا یہہ لوگ خود سرکار کو قرض دیتے ہیں اور محالات پر برات کرالیتے ہیں یا سرکار کی طرف سے پرگنات کے مستاجر ہو جاتے ہیں اور زر قرضہ اُن سے وصول کرتے ہیں تاکہ اُن کو روپیہ وصول ہو جاے روساء پرگنات مفوضہ پر اُن کو حکومت کا اختیار دیتے ہیں اور جب تک قرض نہیں اوتر لیتا یہہ لوگ حکومت کرتے ہیں یہاں سے ظاہر ہی کہ ساہوکاروں اور غلہ فروشوں کا بیوپار عموماً اُس حصہ پیداوار سے تعلق رکھتا ہی جو سرکار کا حق ہوتا ہی اسی مخزن سے یہہ لوگ ابتدا میں سرمایہ پیدا کرتے ہیں اور اُسی سے سال بسال اُس کو آگے کو بڑھاتے جاتے ہیں المختصر زمانہ دراز سے ممالک ایشیا کی کفایت

کي يہہ صورت رهتي آئي هی اور اُن بلاد ميں جہاں غير ملکوں کي مداخلت کا اثر نہيں هوا هی اب بهي يہي صورت هی *

۲۷ بخلاف اِس کے فرنگستان کے صوبانوں کي پوراني بستيوں ميں اور هي اتفاق پڑي يعني ابتدا ميں يہہ بستياں شہري تهيں يا تو وہ ملک هاے غير آباد ميں قايم هوئيں يا بلاد هاي آباد ميں بعد خارج کرنے باشندگان اصلي کے هر دو صورت ميں جس زمين پر وہ متصرف هوئيں اُس کو بحصص مساوي يا غير مساوي افراد جماعت ميں بانٹ ليا بعض صورتوں ميں کئي شہر ايک هي قوم کے قبايل سے آباد هوئے هر کنبا اپنے هي گهر ميں اپنا سامان معيشت پيدا کرتا عورات اُوني اور سوتي کپڑے بناتيں اور اُنہيں پر اُس زمانہ کے آدمي قناعت کرتے سرکاري محصول کچهہ دينا نہيں پڑتا اول تو اُن ميں سرکاري ملازم تنخواہ پانے والے نہوتے اور اگر هوتے تو اُن کي تنخواہ کے ليئے زمين جداگانہ مقرر هوتي جسکو غلام تردد کرتے خود شہري سپاهي کا کام ديتے کل پيداوار زمين کي بلا وضعات نوعي ملک سے اُس کنبے کے هوتي جو زمين تردد کرتا جب تک يہہ طريق قايم رها اهل جماعت کاشتکاران آزاد رهے اور بعض صورتوں ميں اُن کے اندر علم و هنر کي جلد ترقي هوئي يعني اگر يہہ بستياں کسي ايسے بحر کے کنارہ پر کہ جسکي دوسري جانب مردمان با علم و هنر بستے تهے واقع هوئيں تو يہہ امر اُن کي ترقي کا سبب هوا کيونکہ ايسے مقام پر واقع هونے کے سبب سے جو علم و هنر اُن کے همسايوں ميں تها وہ اُن ميں بهي آساني سے شايع هوگيا اور غير بستيوں کي اشياء نفيسہ کے برتنے کا شوق پيدا هوا اور اِس شوق نے لوگوں کو محنت کرنے پر آمادہ کيا اشياء مذکور کے شوق ميں اِن نئي بستي والوں نے اپني زمين کا کامل تردد کيا اور جتنا اُس سے پيدا هوسکتا تها اُتنا پيدا کيا جب زمين پيدا نکرسکے ان ميں سے اکثر لوگ تاجر بن گئے يعني يہہ لوگ غير ملکوں سے سامان تجارت خريد کر کے دوسرے ملکوں کو

لیجاتے اور وہاں نفع سے بیچکر سرمایہ پیدا کرتے مگر اِس حالت کي بقا کے باب میں اول هي سے دغدغہ تھا کیونکہ ایسي چھوتي چھوتي بستیاں همیشہ آپسمیں لڑتي جھگڑتي رهتي هیں اور اِس خصومت کے اسباب بھي فراهم هوا کرتے هیں ایسي بستیوں میں کہ جہاں فقط کشتکاري هوا کرتي هی خصومت کا ایک تو یهي بڑا سبب هوتا هی کہ روز بروز آبادي زیادہ هوتي جاتي هی اور اُن کي زمین کي پیداوار اُن کے قوت کے لیئے کفایت نہیں کرتي یہہ تنگي قوت کي قحط کے زمانہ میں اور بھي زیادہ هوتي هی اور ایسي شدید ضرورت کي حالت میں اِن بستیوں کے نوجوان شمشیر بدست کسي ضعیف بستي پر جا گرتے هیں اور وهاں کے لوگوں کو بے وطن کرتے هیں یا آپ مالک بنتے هیں اور وهاں کے قدیم لوگوں کو واسطے تردد کرنے زمین کے اپنا غلام بناتے هیں جو امر بستي هاے حاجتمند کي جانب سے ضرورتاً صادر هوتا هی وهي بستي هاے دولتمند کي طرف سے باقتضاے بلند نظري و جنگ آزمائي صورت وقوع کي پکڑتا هی چنانچہ بمرور ایام یہہ ساري شہري بستیاں یا تو فتاح هوگئیں یا مفتوح بعض صورتوں میں فتاحوں نے مفتوحوں سے فقط خراج پر قناعت کي مفتوح تو بوجہہ اداے خراج اپني حفاظت و حراست کے دغدغہ سے بیفکر هوگئے اور في الجملہ حالت فراغت میں بسر کرنے لگے فتاحوں کو دولت کا پس انداز عیش و آرام کے لیئے هاتھہ لگا اسي پس انداز سے عمارات عالي بنائي گئیں بت تراشان نامي کي پرورش هوئي شاعران بلیغ اور متکلمان فصیح نے انعام پائے هر چند یہہ نظام اپنے قیام تک باعث ترقي هوا مگر افسوس اُس میں کوئي جزو ایسا نہیں تھا کہ اُس کو پایداري کي صورت دیتا کیونکہ دستور هی کہ جو فتاح اپنے فتوحات کو ربط نہیں دیتے وہ آخرکار خود بھي مفتوح هوجاتے هیں غرضکہ اِن سب فرنگستاني بستیوں پر حکومت پانا نصیب میں رومیوں کے تھا جو اِس طریق پر عمل کرتے تھے اُن کا یہہ دستور تھا کہ جو زمین

فتح کرتے اُس کے جزء عظیم کو اپنے لوگوں میں تقسیم کردیتے اور قابضان سابقی میں سے جو بڑے بڑے ہوتے اُن کو حاکموں اور عاملوں کے جرگہ میں ملا لیتے هم ضرورت نہیں دیکھتے کہ رومیوں کے طریق کفایت ملال انگیز کو یہاں تفصیل سے بیان کریں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کسی بستی کی افراد میں دولت کی عدم مساوات شروع ہوجاتی ہی اور بد نصیب اپنی محنت سے اپنے نقصان کا جبر نہیں کرسکتے تو یہہ عدم مساوات روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہی اور ساری دولت افراد کی چند

بڑے مال داروں کے پاس سمٹ آتی ہی چنانچہ آخر کار ساری وسیع سلطنت میں روم کے چند هی دولتمند کنبوں کی جائدادیں نظر آتی تھیں اور اِن خوش نصیبوں کے عیش و آرام و شان و شوکت کے لیئے هزاروں طرح کے سامان لطیف بنائے جاتے تھے زمین کے سارے تردد کرنے والے یا تو غلام تھے یا چھوٹے چھوٹے بےمایہ کاشتکار غلاموں سے کچھہ هی بہتر اِسی نوبت پر پہونچنے کے بعد سلطنت کی دولت روز بروز گھٹتی هی چلیگئی اوایل میں سرکار اور عمائد کی آمدنی نے سارے ملک کواٹلی کے مکانات عالی اور عمارات نفیس سے بھر دینے میں کفایت کی مگر آخر زمانہ میں بد نظمی کے سبب سے یہہ آمدنی اتنی گھٹ گئی کہ اُن عمارات کی مرمت بھی اُس سے نہو سکی ساری دولت و قوت اِس سلطنت عظیم کی گلہ بانان شمالی کی مدافعت نکر سکی ان گلہ بانوں نے ملک کو زیر و زبر کر ڈالا اور اُنکے اختلاط سے نظام کا ایک نیا هی ڈھنگ پیدا ہوا واضح ہو کہ بعد غلبہ گلہ بانان شمالی کے جماعت ہاے فرنگستانی نے جو صورت پیدا کی اُسمیں ہر ملک کی آبادی دو شق کو .. [illegible] تھی ایک مالکان زمین اور دوسری کاشتکاروں کو کاشتکاروں کا [illegible] پر بہ چند شرایط مشروط ہوتا تھا اور چونکہ یہہ شرطیں بزور [illegible] جاتی تھیں اِس لیئے حاکمانہ ہوتی تھیں گو کہ وہ غلامی مطلق پر شرط قبول کرنے والوں کی دلالت نکرتیں سلطنت روم کے آخر زمانہ

میں یہہ غلامی ایک نوع کی باج گذاری میں بدل گئی کیونکہ اُسوقت رومیوں کے متوسل ایک نوع کے باج گذار تھے غلام نہ تھے اور چونکہ فتاحان وحوش سیرت بذات خود محنت کے کاموں میں دل نہیں لگاتے تھے اِس لیئے اُنکو چند حقوق کاشتکاروں کو ضرورتاً دینے پڑتے تھے تاکہ وہ زمین کے تودہ میں دل لگائیں مثلاً اگر کاشتکار اپنے مالک کے لیئے ہفتہ میں تین روز جبراً محنت کرتا تو باقی دنوں کی محنت کا محاصل خود اُسکی ملک سے ہوتا اگر اُسکو انواع و اقسام کے سامان معیشت اپنے مالک کی خدمت میں پہونچانے پڑتے اور ضرورت کے وقت معمول سے زیادہ بھی دینا ہوتا تاہم اگر بعد بھر دینے اِن لاگوں کے وہ اپنی محنت سے زیادہ سامان فراہم کرسکتا تو اُس کو وہ اپنے صرفہ میں لاسکتا تھا اِس نظام کے زمانہ میں جیسا کہ ملک روس میں اب بھی ہوتا ہی باج گذار کچھہ سرمایہ فراہم کرلیتے تھے اور در حقیقت اُنہیں لوگوں کا پس انداز حال کی فرنگستانی قوموں کی دولت کا مخزن ہی اِس سخت گیری اور بد نظمی کے زمانہ میں یہہ باج گذار بعد فراہم کرنے پس انداز کے یا تو مال دیکر غلامی سے آزاد ہوتے اور کسی شہر یا دیہہ مستحکم میں مسکن اختیار کرتے اور یا بلا حصول آزادی روپوش ہوکر کسی مامن میں پناہ لیتے اور ان امن گاہوں میں اپنے ہم جنسوں کے ساتھہ بسر کرتے اور اپنی قوت اور رفیقوں کی پشتی سے سخت گیران جنگ جو کی جور و تعدی کی آفات سے محفوظ اور محروس رہتے اِن آزادی پائے ہوئے باج گذاروں میں سے اکثر اہل حرفہ بنتے سامان دستکاری بناتے اور اُس قوت پس انداز سے اُس کا مبادلہ کرکر گذر کرتے جو امیران باج ستان کی زمین سے پیدا ہوتی غرضکہ شاہان ایشیا اور اُن کے متزلزل رفیقوں اور ملازموں کے مقابل ملک فرنگستان میں ایک جماعت نے مستقل زمینداروں کے وجود پایا گو کہ اُن کی شان و شوکت مثل شاہان مذکور کے نہ تھی کیونکہ یہہ فقط اپنے اپنے پس انداز پر دست قدرت رکھتے تھے اور جزو کثیر اس

پس انداز کا متوسلوں کی پرورش میں کہ جنکو اُس زمانہ نا ایمنی میں ضرورتاً رکھنا پڑتا تہا صرف ہوجاتا تہا مگر چونکہ اِس نظام میں لوگوں کی حالت کو زیادہ استقلال تہا وہی استقلال باعث ترقی ہوا اور اہل جماعت کی ترقی میں ہرج نہونے پایا سلامتی جان و مال کی بتدریج مگر باستقلال بڑھتی گئی فنون نے روز بروز ترقی پائی اور فقط لوٹ مار پر دولت کا جمع ہونا موقوف نہوا اور فرنگستان باج گذار درجہ بدرجہ فرنگستان تجارت پیشہ اور صاحب حرفہ ہوگیا چنانچہ اُس زمانہ میں جسکو تواریخ فرنگستان میں زمانہ اوسط کے نام سے موسوم کرتے ہیں اکثر شہروں میں اُس ملک کے کاریگروں اور صناعوں کی بہت کثرت ہوگئی اور بہت سے رئیسان شہری ایسے پیدا ہوئے کہ جنکی دولت دستکاری کی محنت سے یا سامان دستکاری کی خرید فروخت سے جمع ہوئی معلوم رہے کہ حال کے رئیسان انگلستان اور فرانس وغیرہ انہیں رئیسوں کی اولاد سے ہیں چونکہ یہہ لوگ کفایت شعار تھے اور امیران باج ستان کی اولاد فضول خرچ آہستہ آہستہ اکثر زمینیں فریق ثانی کی فریق اول کے ہاتھہ لگیں بعض صورتوں میں اُس زمانہ کے لوگوں نے اِس میلان طبعی کو باعث خرابی تصور کرکے قوانین مخصوص کے ذریعہ سے اُس کو روکنا چاہا بعض صورتوں میں انقلاب ملکی نے اُس کو جلد وقوع میں لایا المختصر درجہ بدرجہ مگر بہ آہستگی کاشتکاران زمین غلامی یا نیم غلامی کی حالت سے نکلکر آزاد ہوگئے *

۴۸ واضح رہے ناظرین اوراق ہو کہ ابتداء آفرینش میں بہی زمین تھی اور یہی اُس کے مخزن مگر اِس زمین سے جتنی اب قوت پیدا ہوتی ہی آتنی پہلے زمانہ کے لوگوں کے وہم و گمان میں بہی نگذرتی تھی اگلے وقتوں میں جو زمین سے پیدا ہوتی وہ پیدا کرنے والوں کے صرف کے لئے ہوی اچھی طرح سے کفایت نکرتی اب قطع نظر پیدا کرنے والوں کے لاکہوں بندہ خدا جو سامان عیش و آرام و حظایظ نفسانی کے

بناتے ہیں یا اُن کو ایک جگہہ سے دوسرے جگہہ نقل کرتے ہیں یا کارخانجات محنت کی گردآوری میں مصروف رہتے ہیں اُسی پیداوار سے پرورش پاتے ہیں اور قطع نظر اُن کے اور بھی بہت سے آدمی ہیں کہ جنکے اشغال عمل پیدایش سے بظاہر کچھہ بھی واسطہ نہیں رکھتے اُنکی قوت کا مدار بھی اسی پیداوار پر ہی فی زماننا پیداوار فقط زیادہ ہی نہیں ہوئی بلکہ اُس کی اقسام زیادہ اور عمدہ ہوگئیں اور علاوہ غذا کے جو سامان عیش و آرام اگلے زمانہ میں دولتمندان خوش نصیب کو دقت و تردد سے میسر آتے تھے اب بہ آسانی اکثر افراد جماعت میں درجہ بدرجہ پھیلتے جاتے ہیں مگر اِسکے ساتھہ یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس زمانہ میں گو کہ زمانہ سابق کی نسبت سے دولت زیادہ ہوگئی ہی مگر اب بھی سب جماعتوں میں روے زمین کی اُس کی مقدار برابر نہیں ہی اگر غور سے دیکھا جاے تو دریافت ہوگا کہ بعض جماعتوں نے اپنے مخازن دولت سے تمتع وافر اُٹھائی ہی اور دولت اُن کی جلد بڑھتی جاتی ہی بخلاف اِس کے اُتنے ہی مخزن سے دوسری جماعتوں نے ابھی تک اُتنا سرمایہ حاصل نہیں کیا اور نہ اُن کی دولت اُتنی جلد بڑھتی ہی اِن لحاظوں میں ابھی تک مختلف جماعتوں میں فرق نظر آتا ہی اور معلوم رہے کہ فرق دولت کی کثرت و قلت پیدایش ہی میں نہیں ہی بلکہ اُسکے مدارج تقسیم میں بھی نظر آتا ہی غربا اور امرا کا ہر جماعت کے ایک ہی حال نہیں ہی کہیں کے غربا محض بے مایہ ہیں اور کہیں کے آسودہ اور اور فارغ البال علی ہذا القیاس امرا میں بھی دولت کا فرق ہی کوئی کروڑوں کا مالک ہی کوئی لاکھوں اور ہزاروں کا کسی جماعت میں زمینداروں کا فرقہ محنت کرنے والوں کی جماعت سے جداگانہ ہوتا ہی کہیں زمیندار خود اپنے ہاتھہ سے ہل چلاتا ہی کہیں زمیندار اور کاشتکار کے بیچ میں ایک جماعت مستاجروں کی ہوتی ہی جو کاشتکاروں کو بیج و کھاد اور قوت دیتی ہی اور زمیندار کو اُس کا محاصل اور کل پیداوار

زمین کا آپ لیتی ھی اِسیطرح سے دستکاروں اور تاجروں میں بھی فرق ھی کوئی اپنے کار خانہ میں بیتھہ کر کام کرتا ھی کوئی گھر گھر کام بناتا پھرتا ھی. کوئی خردہ فروشی کرتا ھی کوئی تھوک میں لیتا دیتا ھی کسی جماعت میں ایک ایک آدمی اپنے اپنے عیال و اطفال کے ساتھہ محنت کرتا ھی کسی جماعت میں بڑے بڑے کارخانوں کے اندر ھزاروں محنتی جمع ھوکر دستکاری کرتے ھیں کوئی اپنے گھر کی جمع اور آلات سے محنت کرتا ھی اور کل پیداوار سے آپ فایدہ اُٹھاتا ھی کوئی اوروں کی جمع اور آلات سے کام لیتا ھی اور اپنی پیداوار سے کلیہ فایدہ نہیں اُٹھا سکتا قطع نظر اِس اختلاف مقدار دولت کے جو اقوام با ھنر میں مشاھدہ ھوتا ھی کسی نہ کسی حصہ میں روئے زمین کے اب بھی بعض جماعتیں اُن ابتدا کی حالتوں میں موجود ملتی ھیں جنکا حال ھم اوپر کی دفعات میں بتفصیل بیان کرچکے ھیں مثلاً وجود شکاریوں کا امریکا میں اور گلہ بانوں کا عربستان اور ایشیای شمالی میں اب تک پایا جاتا ھی روس کے ملک میں ابھی تک باج ستانی اور باج گذاری کے قاعدے جاری ھیں *

۲۹ یہہ فرق بین جو حال اور ابتدا کی حالت میں ھر جماعت کے اور حال کی مختلف جماعتوں کی حالت میں بمعاملہ پیدایش اور تقسیم دولت مشاھدہ ھوتا ھی وہ بلاشبہہ مثل دیگر واقعات کے اسباب پر مبنی ھوگا اور اگر یہہ کہا جاے کہ فرق مذکور مدارج پر ترقی علوم اور فنون کے موقوف ھی تو ھمارے نزدیک یہہ بیان کافی نہیں کیونکہ مدارج ترقی علوم و فنون کہیں اسباب میں اختلاف مقدار دولت کے داخل ھوجاتے ھیں اور کہیں اُس کے نتایج میں اسباب دیگر کو ضرور دخل ھونا چاھیئے واضح ھو کہ پیدایش دولت کی یعنی نکالا جانا اشیاء حاجات و سامان عیش و کامرانی کا مخزن زمین سے جن اسباب پر موقوف ھی اُن میں سے بعض تو طبیعی ھیں کہ جنسے ماھران فن بحث نہیں کرتے اُن کو تو یہہ لوگ مسلم مان لیتے ھیں اور اُن کی

تحقیق فی الحقیقت علم طبیعی سے تعلق رکھتی ہی اور بعض غیر طبیعی ہیں یعنی وہ رسم و رواج و عادات و میلان خاطر پر لوگوں کے مبنی ہوتے ہیں اُن کی تلاش و تحقیق البتہ علم سیاست مدنی سے علاقہ رکھتی ہی ماہران فن اِن دونوں اسباب سے وہ قاعدے منضبط کرتے ہیں جنسے دولت بہ کفایت پیدا ہوسکتی ہی اور بحصص واجبی افراد جماعت میں تقسیم پاسکتی ہی انہیں قواعد سے اُس کمی بیشی کی وجہہ بیان ہو سکتی ہی جو اقوام مختلف کی دولت میں پائی جاتی ہی اور یہہ بھی دریافت ہوسکتا ہی کہ دولت کہانتک بڑہ سکتی ہی اور انہیں قواعد سے چند کو اِس رسالہ میں بیان کرنا منظور ہی *

مقالہ اول

پیدایش

باب اول

بیچ بیان لوازم پیدایش کے

۱ واضح رہے ناظرین اوراق ہو کہ لوازم پیدایش سے دو چیز ہیں ایک محنت اور دوسرے وہ اشیاء طبیعی جنپر محنت کیجاتی ہے محنت جسمی ہوتی ہے یا نفسی اور معلوم رہے کہ اِس فن میں محنت سے فقط جہد ہی مراد نہیں ہے بلکہ کوئی بھی تکلیف یا اذیت کسی قسم کی جو جسم یا نفس کو کسی خاص شغل میں اُٹھانی پڑے وہ محنت کے مفہوم میں داخل ہے لوازم ثانی سے بلاشبہہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ اپنی اصلی حالت میں انسان کی حاجات رفع کرسکتی ہیں مثلاً غار پہاڑوں کے اور جوف پرانے درختوں کے اگر آدمی چاہے تو اُن میں رہکر شداید موسم و گزند درندوں سے سلامت رہ سکتا ہے علیٰ ہذا القیاس شہد اور برگ و بار درختوں کے امداد حیات کے واسطے کفایت کرسکتے ہیں مگر اُنکی تلاش و فراہمی اور تملیک و تصرف میں محنت کرنی پڑتی ہے معلوم رہے کہ اشیاء طبیعی عموماً بدون اس کے کہ اُن کی اصلی حالت میں محنت کے ذریعہ سے تبدل راہ پائے اِس قابل نہیں ہوتی کہ امداد حیات کا باعث ہوں شکاری قوموں کی قوت کا مدار جنگلی حیوانوں اور دریائی جانوروں پر ہوتا ہے اول تو اُن کے فراہم کرنے ہی میں محنت کرنی پڑتی ہے اور بعد فراہم ہوجانے کے اُن کو مارنا اور پارچہ پارچہ کرکر کباب کرنا یا پکانا پڑتا ہے جب تک یہہ سارے عمل نہیں ہولیتے تب تک وہ غذا کے لایق نہیں ہوتے اور اِن عملوں میں سے ہر عمل میں محنت کرنی پڑتی ہے یہہ سچ ہے کہ اشیاء طبیعی اپنے نفس سے اِنسان کی حاجات رفع کرتی ہیں مگر تہوڑی بہت اُنکی

ہیئت ضرور بدلنی پڑتی ہی اور اِس ہیئت کے بدلنے میں محنت
رف ہوتی ہی بعض صورتوں میں تبدل ہیئت کا اِستدر ہوجاتا ہی
، اصلی صورت و حالت کا کچھہ بھی وجود باقی نہیں رہتا مثلاً جب
ہا کان سے نکالا جاتا ہی تو وہ اپنی اصلی حالت و صورت میں ہوتا ہی
مد ہولینے عمل ہاے متعدد مثلاً گلانے میل دور کرنے بوجہانے او توڑ دینے
غیرہ کے اُس سے مثلاً آری بنائی جاتی ہی اب فرمائیے کہ آری کی
ہیئت اور لوہے کی اصلی ہیئت میں کیا مشابہت باقی رہی علی ہذا
پنبہ دانہ اور باریک تہان میں ململ کے یا بہدّ کے روئیں اور کشمیر کی
شال میں کونسی مشابہت باقی رہتی ہی یہاں سے عوام ایسا تصور
کرلیتے ہیں کہ طبیعت فقط مصالحہ دینے والی ہی باقی سارا عمل
محنت سے انجام پاتا ہی مگر معلوم رہے کہ یہہ تصور غلط ہی طبیعت
فقط مصالحہ ہی نہیں دیتی بلکہ وہ عامل بھی ہی یہہ نہ سمجھنا چاہیئے
کہ مادہ اپنی ذات سے کچھہ عمل نہیں کرتا اور جیسا نقش اُس پر
لگا دیا جاتا ہی ویسا قبول کرلیتا ہی معلوم رہے کہ وہ خود بھی عامل ہی
اور محنت میں مدد دیتا ہی بلکہ بعض اوقات محنت کا قایم مقام
ہوجاتا ہی مثلاً پہلے زمانہ میں غلہ کو دو پتھروں کے اندر کوٹ کے آٹا
بناتے تھے پھر آسانی و کفایت کے لیئے یہہ ترکیب نکالی کہ نیچے کے پتھر
کو قایم کیا اور اوپر والہ کو دستہ لگا کے ہاتھہ سے گردش دینے لگے اور اِس
آلہ کا نام چکی قرار دیا مگر اِس طریق سے آٹا بنانے میں بھی سخت محنت
اُٹھانی پڑتی تھی حتی کہ اسی سختی کی وجہہ سے یہہ کام بطور سزا کے
مجرموں سے لیا جاتا تھا اور اب تک یہی طریق اکثر بلاد میں ایشیا کے
جاری ہی مگر اب کے زمانہ میں جہاں اور بھی کفایت و آسانی منظور
ہوئی یہہ ترکیب نکالی گئی کہ اوپر کا پاٹ چکی کا ہوا یا پانی کے زور سے
گردش کرتا ہی چنانچہ ہوا اور پانی کی چکیاں اکثر جگہہ جاری ہیں
اِس مثال سے ظاہر ہی کہ جو کام پہلے انسان کی محنت سے انجام پاتا تھا

اب ہوا اور پاني کے زور سے انصرام پاتا هی یعني عاملان طبیعي محنت انساني کا کام دیتے هیں اور گویا اُس کے قایم مقام هیں *

۲ هماري اِس تقریر سے شاید لوگوں کے دلوں میں یہہ خیال گذریگا کہ جو عمل عاملان طبیعي کے ذریعہ سے انجام پاتا هی اور باعث تخفیف محنت کا هوتا هی اُسي میں طبیعت عمل کرتي هی اور اور کاموں میں جو انسان کي محنت سے انجام پاتے هیں طبیعت کے عمل کو کچھہ دخل نہیں مگر معلوم رهے کہ یہہ خیال باطل هی کیونکہ کوئي عمل ایسا نہیں هی کہ جس میں طبیعت کو دخل نہو آدمي فقط اشیاء کو حرکت دیتا هی وہ یا تو ایک شی کو دوسري شی کے پاس پہونچا دیتا هی یا ایک کو دوسري سے جدا کردیتا هی باقي سارا کام طبیعت پورا کرتي هی مثلا کرسان اول هل کے ذریعہ سے اجزاء زمین کو زیر و زبر کردیتا هی پهر غلہ کو اُس میں ڈالتا هی بعد اس کے کنوئے سے پاني کھینچ کے زمین میں پہونچاتا هی باقي کام پیدایش کا طبیعت انجام دیتي هی آدمي آگ کو ایندهن کے پاس پہونچا دیتا هی طبیعت کا عمل گرمي پیدا کرتا هی جس سے غذا پکتي هی لوها گلتا هی اور هزاروں کام انجام پاتے هیں یاد رکھنا چاهیئے کہ آدمي اپني قوت جسمي سے یا تو مادہ کو حرکت دیتا هی یا اُسکي حرکت کو روک دیتا هی سواے اِس کے اُس کو اور کچھہ قدرت حاصل نہیں اور یہي قدرت اُسکےلیئے کافي اور وافي هی کیونکہ اسي قدرت سے کبهي تو وہ عاملان طبیعي کو اپني محنت کا مددگار بنا لیتا هی اور کبهي اشیاء کو ایسي ترکیب سے رکھتا هی کہ قوتِ عاملہ پیدا هوکر اُسکے لیئے محنت کرنے لگتي هی پس معلوم هوا کہ اِس جہان مادي میں محنت انساني همیشہ اشیاء مادي کو صرف حرکت دینے میں مصروف هوتي هی اور خواص اشیاء اور قوانین طبیعت باقي سارا کام انجام دیتے هیں ساري حکمت اور ذهانت انسان کي عموماً ان حرکات کي تحقیق اور تلاش میں

مصروف رهتي هی جو ممکن الوقوع هیں اور نتیجه مطلوبه دے سکتي هیں هرچند یهه تو مسلم هی که آدمي کي محنت جسمي سے بجز حرکت کے اور کچهه نتیجه صریح نهیں نکلتا مگر اِس سے لازم نهیں آتا که جمیع حرکات مطلوبه آدمي اپني محنت سے بلا واسطه غیرے وقوع میں لائے معلوم رهے که پهلے پهلے تو عاملاں جان دار مثل گهوڑے وغیرہ کے قایم مقام محنت انساني هوا کرتے هیں اور پهر عاملان بے جان یعني صفات اشیاء انسان اور دیگر حیوانات کي محنت کي جگهه کام دیتے هیں مثلاً هوا اور پاني اور دخان سے اُن کلوں کو حرکت دلاتے هیں جو پهلے آدمي اور حیوانات کي محنت سے چلاني پڑتي تهیں مگر یاد رکهنا چاهیئے که جو کام هوا اور پاني اور دخان کي قوت سے لیا جاتا هی وہ بهي اُنهیں حرکات کا نتیجه هی جو سابق آدمي کي محنت سے کلوں کے بنانے میں بروے کار آچکي هیں البته اتني بات تو هی که ایسي صورت میں آدمي کو ایکبار محنت کرني پڑتي هی اور هر ساعت اُسکے عمل کے جاري رکهنے کي ضرورت نهیں رهتي یهه ایک بڑي بچت اور کفایت هی جو انسان کي محنت میں هوتي هی اور جس سے عمل پیدایش آسان هوجاتا هی اور لاگت میں پیداوار کے تخفیف هوتي هی *

۳ بعض صاحب ایسا سمجهتے هیں که کسي عمل میں محنت انساني کو زیادہ اور طبیعت کو کم دخل هوتا هی اور کسي میں طبیعت کو زیادہ اور محنت کو کم مگر معلوم رهے که انسان کے کاموں میں طبیعت کو اسقدر دخل هوتا هی که اُس کا انداز نهیں هوسکتا اور اسي جهت سے ممکن نهیں هی که کوئي یهه کهه سکے که فلاني شی میں طبیعت نے زیادہ کام دیا اور فلاني میں کم اسي طرح کوئي یهه بهي نهیں کهه سکتا که محنت کا کم دخل هی شاید کسي کام کے انجام دینے میں تهوڑي محنت کي ضرورت پڑے مگر جو اِس تهوڑي محنت کے بغیر کار مذکور سرانجام هونا ممکن نهو تو اِس صورت میں وقوع اُس کام کا جیسا محنت

پر موقوف ہوگا ویسا ہی طبیعت پر کیونکہ جب کوئی نتیجہ دو سبب سے وجود پاتا ہی اور دونو سبب کا جمع ہونا ضرور ہوتا ہی تو اِس حالت میں یہہ کہنا بے معنی ہی کہ نتیجہ مذکور کا اِتنا جزو ایک سبب سے وجود میں آیا اور اسقدر دوسرے سے یہہ تو بعینہ ایسی بات کہنی ہوگی کہ مقراض کے دو ٹکڑوں میں سے فلانے ٹکڑے نے قطع برید میں زیادہ کام دیا یا پانچ اور چھہ کے عددوں میں سے فلانے عدد کو حاصل ضرب تیس کے عدد کے بنانے میں زیادہ دخل ہی *

۴ یقین ہی کہ ناظرین اوراق کو فحواے تقریر صدر سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ عاملان طبیعی یا قوت ہاے طبیعی سے ہماری مراد آن اشیا یا آنکے خواص سے ہی جو انسان کی محنت میں بعمل پیدایش مدد دیتے ہیں مثلاً روشنی اور گرمی آفتاب عاملان طبیعی ہیں بلا معاونت آنکے روئیدگی نباتات کی ممکن نہیں قوت دخان ایک قوت طبیعی ہی جس سے حال کے زمانہ میں جہاز اور بھاری بھاری کلیں چلائی جاتی ہیں پانی بھی ایک عامل طبیعی ہی جسکے زور سے چکیاں چلتی ہیں اور تختے چرتے ہیں اور بہت سے کام انجام پاتے ہیں بعد توضیح معنی کے واضح راے ناظرین اوراق کیا جاتا ہی کہ عاملوں میں سے بعض مقدار میں محدود اور بعض غیر محدود ہوتے ہیں اور بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ وہی عامل ایک حالت میں مقدار کے اندر محدود اور دوسری حالت میں غیر محدود ہوجاتا ہی مثلاً روشنی اور گرمی آفتاب اُن کی مقدار کی کچھہ حد نہیں ہی مگر زمین کہ وہ بھی ایک عامل طبیعی ہی ابتداے آبادی میں کسی ملک کی مقدار کے اندر ضرورت کے نسبت سے چنداں محدود نہیں ہوتی جسقدر چاہیں تصرف میں لاسکتے ہیں مگر بعد کثرت آبادی کے مقدار اُس کی محدود متصور ہونے لگتی ہی کیونکہ اُس زمانہ میں جتنی مطلوب ہوتی ہی اُتنی نہیں مِلسکتی اول صورت میں بھی ہرچند مطلق زمین مقدار میں محدود

متصور نهيں هوتي مگر جو اُسكے اقسام پر نظر ڈالي جاتي هے تو اُسكي مقدار محدود نظر آنے لگتي هے يعني زمين قسم اول يا اُس قسم كي جسكو بوجهه قرب مدينه يا دريا كے زراعت كرنے ميں نفع هے مقدار ميں كم هوتي هے پاني لب آب مقدار ميں غير محدود هوتا هے مگر شايد زمين كي آبپاشي كے واسطے كافي نهو اور اِس لحاظ ميں اُس كي مقدار محدود هوجاتي هے غرض هماري اِس فرق كے بيان كرنے سے يهه هے كه جب تك مقدار كسي عامل طبيعي كي غير محدود رهتي هے اور اُس پر بوجهه ٹهيكه وغيره كے باستثناے اوروں كے كسي خاص شخص كا تصرف نهيں هوتا تب تك اُس كي كچهه قيمت نهيں هوتي يعني عياں هے كه جو چيز هر جگهه بمقدار ضرورت مفت مل سكيگي اُسكے واسطے كون دام لگائيگا يا كرايه ديگا مگر جب مقدار محدود هونے لگتي هے يعني جسقدر مطلوب هو اُسقدر نهيں ملتي تب عامل مذكور كي قيمت ملتي هے مثلاً جب تك زمين قسم مطلوبه كي بافراط هوگي تب تك اُس كے واسطے كون قيمت يا كرايه ديگا مگر جب اُس كي مقدار باندازِ ضرورت كے نرهيگي تو اُسكے قابضوں كو اُس كي قيمت ملنے لگے گي يعني اگر كوئي دوسرا آدمي اُسكو اپنے صرف ميں لانا چاهيگا تو وه اُس كے مالك كو قيمت يا كرايه ديگا *

باب دوم

درباب هونے محنت كے عامل پيدايش

١ واضح هو كه جو محنت اشياء رافع حاجات انساني كے بنانے ميں صرف هوتي هے اُسكي دو قسم هيں ايك صريح اور ايك غير صريح محنت صريح تو وه هے كه جو كسي شي خاص كے بنانے كے عمل اخير ميں صرف هوتي هے اور غير صريح وه جو ايسے عملهاے سابق كے انجام دينے ميں كرني پڑتي هے جنسے عمل مابعد يا عمل آخر آسان هوجاے

مثلا روٹی بنانے میں جو محنت نان بائی کرتا ہی وہ صریح ہی مگر جو محنت غلہ کی پسائی میں کونی پڑتی ہی وہ باعتبار آٹے کے تو صریح ہوتی ہی مگر باعتبار روٹی کے غیر صریح علی ھذا محنت کسان اور غلہ کاٹنے والوں کی باعتبار روٹی کے غیر صریح ہی بعض صاحب ایسا فرمائینگے کہ اِن لوگوں کی محنت کو بھی باعتبار روٹی کے صریح کہنا چاہیئے کیونکہ غلہ اور آٹا اور روٹی ایک ہی شی کی مختلف صورتیں ہیں اِس تکرار لفظی کے معاملہ میں ہم حجت نہیں کرتے مگر یہہ کہتے ہیں کہ سواے کسان اور غلہ پیسنے والوں اور نان بائیوں کے اور بھی عامل ہیں مثلاً ہل چلانے والے جو زمین کو درست کرتے ہیں اور جنکی محنت کسی بھی حالتمیں تین حالتوں مذکورالصدر روٹی سے مقارن نہیں ہوتی اور ہل بنانے والے جنکا حصہ نتیجہ معلوم کے پیدا کرنے میں اور بھی بعید ہی یہہ سب محنت کرنے والے آخر کار اپنے محنت کی اُجرت روٹی یا اُس کی قیمت سے پاتے ہیں ہل سے بجز درست کرنے زمین کے اور کچھہ کام نہیں نکلتا اگر یہہ اُمید نہ ہوتی کہ اُس کے ذریعہ سے زمین زیادہ پیدا کریگی اور اِس سے اُس کے بنانے کی اُجرت ادا ہوسکیگی تو نہ کوئی ہل بناتا اور نہ کوئی اُس سے کام لیتا اور اگر یہہ پیداوار روٹی بنانے میں صرف ہو جاے تو روٹی ہی سے اُجرت اِن محنت کرنے والوں کی ملنی چاہیئے روٹی کی قیمت کو واسطے اداے اُجرت اِن لوگوں اور دیگر کاریگروں کے جنکو ہم آگے بیان کرتے ہیں کفایت کرنی چاہیئے مثلاً نجار اور خشت ساز اور معمار جو کسان کے گودام اور کنوئے بناتے ہیں باڑ لگانے والے جنکی محنت کے سبب سے فصل محفوظ رہتی ہی آہنگر جو ہل کے لوہے اور دیگر آلات کاشتکاری کو بناتے ہیں مگر معلوم رہے کہ اِن لوگوں کی اُجرت فقط اُنھیں روٹیوں سے ادا نہیں ہوتی جو ایک سال کی پیداوار سے بنائی جاتی ہیں بلکہ اُن سب روٹیوں سے جو پیداوار فصل ہاے متواترہ سے

کہ تا قیام ہل اور گودام اور کنوئے اور باڑ وغیرہ کے پیدا ہونگی بنائی جاویں اِن عاملوں کے سواے اور لوگوں کو بھی حساب میں لینا چاہیئے مثلاً اُنکو جنھوں نے غلہ کو کھیت سے بازار تک اور بازار سے پسائی کے مقام تک اور پسائی کے مقام سے آٹے کو نان بائی کی دوکان تک اور نان بائی کی دوکان سے روٹیوں کو کھانے والوں کے گھروں تک پہنچایا غرضکہ معلوم رہے کہ اندازہ کرنا اِس امر کا کہ ایک شی خاص کے بنانے میں کتنی محنت صرف ہوئی کچھہ آسان نہیں ہی کیونکہ رقمیں اِس حساب کی بیشمار ہیں اور بعد دو چار مدارج کے یہہ رقمیں اتنی چھوٹی کریں ہوجاتی ہیں کہ اُن کا حساب کرنا دشوار ہوتا ہی مثلاً فرض کرو کہ ایک ہل کے بنانے میں دس روپیہ صرف ہوئے اور یہہ ہل دس برس چلیگا اب کسان اِس ہل سے دس فصل پیدا کریگا فرض کرو کہ ایک ہل سے ایک فصل میں دس من غلہ پیدا ہوتا ہی اور سیر بھر غلہ سے دس روٹیاں بنائی جاتی ہیں اب ظاہر ہی کہ دس فصل کی پیداوار سے بتیس ہزار روٹیاں بنائی جائینگی اب فرمائیے کہ ایک روٹی کی قیمت میں جو حصہ ہل کی قیمت کا داخل ہوا وہ عمل درآمد میں کیسے حساب میں آسکتا ہی یہہ سچ ہی کہ اگر ہل بنانے والے نے محنت نہ کی ہوتی تو روٹی نہ بنائی جاتی مگر عمل درآمد میں ہل ساز کی محنت کے خیال سے روٹی کی قیمت میں کچھہ کمی یا بیشی نہوگی *

۴ واضح ہو کہ کوئی عمل پیدایش کا عموماً دفعتاً انجام نہیں پاتا اُس کے ختم ہونے کو کچھہ مدت لگتی ہی اور جب تک عمل پورا نہیں ہوجاتا تب تک اُس عمل کے نتیجہ سے محنتی متمتع نہیں اُٹھاتا مگر عمل کے تمام ہونے تک محنتی کو قوت چاہیئے اگر اُس کے پاس اِس قوت کا ذخیرہ نہو یا کوئی دوسرا اُس کو تا ختم ہونے اُس کے عمل کی قوت پیشگی نہ دے تو عمل پیدایش جاری نہیں رہ سکتا یہاں سے معلوم ہوا کہ جو محنت اِس قوت کے بنانے میں پہلے صرف ہوچکی ہی

وہ واسطے عمل میں آنے حال کی محنت کے یعنی جاری رکھنے عمل پیدایش حال کے بہت ضرور هی مگر معلوم رهے کہ جو محنت اِس قوت کے بنانے میں سابق هوچکی هی اُس کی اُجرت حال کی محنت کی پیداوار سے ادا نہیں هوتی کیونکہ علت غائی محنتی کی حال کی محنت کی مہیا کرنا قوت کا هی جتنی وہ آپ محنت کرتا هی، اُسی محنت کی اُجرت سے اُجرت اُس محنت کی ادا کرتا هی جو اُسکی قوت کے بنانے میں سابق هوچکی هی مثلاً ایک نجار سے همنے دس روز میں ایک صندوق بنوایا اب هم نجار کو اُس کی دس روز کی محنت کی اُجرت دینگے وہ همسے یہہ نہیں کہہ سکتا کہ همنے دس روز میں جو کھایا پیا هی اُس پر جو محنت صرف هوئی هی اُس کی اُجرت بھی علاوہ هماری محنت کی اُجرت کے دو یہہ قوت تو اُس نے آپ کھائی هی اور اُسی کے مہیا کرنے کے واسطے اُس نے محنت کی هی جو محنت اس قوت کے پیدا کرنے میں صرف هوئی هی اُس کی اُجرت وہ اپنی اُجرت سے دے صندوق کی قیمت سے وہ اُجرت نہیں ملسکتی *

۳ بعد خارج کردینے محنت پیدا کرنے قوت محنتی لوگوں کے جو عمل پیدایش میں مصروف رهتے هیں باقی کی قسمیں محنت کی جو عمل پیدایش میں بطریق غیر صریح مدد دیتی هیں پانچ هیں اول محنت پیدا کرنے مصالحہ کی جس پر آگے کو محنت کی جاتی هی اکثر صورتوں میں یہہ محنت تملیک کی هوا کرتی هی مثلاً محنت کان کھودنے والوں کی یہہ لوگ زمین کے اندر سے وہ مصالحہ نکالتے هیں جنسے بذریعہ محنت مابعد طرح طرح کے سامان رافع حاجات انسانی بنائے جاتے هیں مگر معلوم رهے کہ عمل اِس محنت کا فقط مصالحہ هی نکالنے پر منحصور نہیں کیونکہ بعض اوقات وهی جنس جو کھود کر نکالی جاتی هی اپنی اصلی حالت میں رفع حاجت کرتی هی اور اِس صورت میں وہ مصالحہ میں

داخل نہیں ہوتي بلکہ وہ پیداوار اخیر ہوا کرتي هی مثال اسکي یہہ هی کہ پتھر کا کوئلہ دو کام دیتا هی ایک تو یہہ کہ اُسکو جلا کے بدن سینکتے ہیں دوم اُسکي گرمي سے عملہاے پیدایش میں مدد لي جاتي هی اول صورت میں وہ مصالحہ میں داخل نہیں ہوتا کیونکہ وہ بذات خود صرف میں آکر رفع حاجت کرتا هی اِس صورت میں تو وہ درحقیقت پیداوار اخیر هی مصالحہ پیدا کرنے والوں کے ذیل میں اُن چوب تراشوں کو بھي داخل کرنا چاهیئے جو جنگلوں میں جاکر واسطے تعمیر عمارات یا نجاروں کي حرفت کے لکڑي کاٹتے ہیں بعض اوقات ایسا ہوتا هی کہ جنگلوں میں خود رو درخت نہیں ہوتے اُنکو بونا اور پرورش کرنا پڑتا هی اِس صورت میں بونے اور پرورش کرنے کي محنت بھي داخل مصالحہ پیدا کرنے کي محنت کے هی کاشتکار جو سن اور روئي اور آل اور کسم اور نیل وغیرہ کے پیدا کرنے یا ریشم کے کیڑوں کے پالنے میں محنت کرتے ہیں وہ بھي اِسي قسم میں داخل هی اِس محنت کي جمیع مثالوں کو اِس جگہہ درج کرنا تضیع اوقات سے خالي نہیں اِس قدر بیان کو دینا کفایت کرتا هی کہ جو مصالحہ حرفتہاے مختلف میں کام آتے ہیں بےشمار ہیں اور ہر سہ عالم موجودات یعني حیوانات و نباتات اور جمادات سے نکالے جاتے ہیں اور بعض چیزیں اُسمیں کي ایسي ہوتي ہیں کہ وہ ایک حرفہ والے کي تو پیداوار اور دوسرے حرفہ والے کا مصالحہ ہوا کرتي ہیں مثلاً چرم دباغ کا پیداوار هی اور کفش دوز کا مصالحہ اور علی‌ھذا غلہ کاشتکار کا پیداوار هی اور نان‌بائي کا مصالحہ *

۴ دوسري قسم محنت غیر صریح کي وہ هی جو درستي آلات میں کہ عمل محنت میں مدد دیتے ہیں کرني پڑتي هی لفظ آلات معني میں جامع هی یعني اُسکے مفہوم میں جمیع دیرپا آلہ پیداوار کے سیدھے سادھے چقماق سے لگا کے جہازان دخاني اور پیچیدہ کلہاے دستکاري تک داخل ہیں یہاں شاید یہہ دقت پیش آئیگي کہ کن چیزوں کو

مصالحہ میں داخل کرنا چاهیئے اور کنکو آلات میں مگر جو یہہ تصور کر لیا جاے کہ جو آلہ پیدایش ایکبار برتاو میں آنے سے صرف هو جاتا هی یعنی دوسري دفعہ اُس سے وهي کام نہیں نکلتا وہ مصالحہ هی تو پهر یہہ دقت پیش نہ آئیگي مثلاً ایندهن جو عمل پیدایش میں جلایا جاتا هی ایک هي بار صرف میں آجاتا هی یعني جو خوبي گرمي پہونچانے کي اُسمیں هوتي هی وہ زائل هو جاتي هی دوسري دفعہ وہ چل نہیں سکتا یا روئي جب اُس سے ایکبار سوت بن جاے تو پهر وہ خوبي اُس میں باقي نہیں رهتي مگر تبر آهني بعد اِسکے کہ اُس سے ایکبار لکڑي کاٹ لیں کاٹنے کي خوبي سے عاري نہیں هو جاتا گو اُسکي آب میں کچهہ فرق آ جائے مگر اُس سے مدت تک لکڑي بار بار کاٹ سکتے هیں بعض چیزیں ایسي هوتي هیں کہ وہ داخل مصالحہ گني جاتي هیں اور وہ کئي بار وهي ایک کام انجام دے سکتي هیں مثلاً اینٹیں ایکبار اُن سے مکان بنایا جاتا هی اور اگر چاهیں تو مکان کو توڑ کے پهر اُنهیں اینٹوں سے دوسرا مکان بنا لیں مگر معلوم رهے کہ جب تک پہلا مکان قایم رهیگا تب تک اُنهیں اینٹوں سے دوسرا مکان نہ بنا سکینگے یعني تا قیام مکان اول کے گویا اینٹوں کي خوبي مکان بنانے کي معطل رهتي هی مگر جو اشیاء داخل آلات هیں اُنکا یہہ حال نہیں جب تک وہ قایم رهتي هیں تب تک اُس سے اُنکا کام علی التواتر لے سکتے هیں اشیاء آلات اور اشیاء مصالحہ میں فرق بیان کرنے سے ایک بڑا مطلب هی اور وہ یہہ هی کہ مصالحہ میں جو خوبي کام دینے کي هوتي هی وہ ایک عمل کے پورا هونے پر اُس میں سے زائل هو جاتي هی پس جو محنت اُسپر صرف هوئي هی اُسکي اُجرت اُسي عمل کي پیداوار سے ادا هوني چاهیئے بخلاف اِسکے آلات چونکہ ایک هي عمل کو بار بار انجام دیتے هیں اِس لیئے اُنکے بنانے کي محنت کي اُجرت پیداواروں سے اُن جمیع عملوں کے ادا هوني چاهیئے جو اپنے قیام تک وہ انجام دینگے *

۵ سوم علاوہ مصالحہ کے جسپر محنت صرف ہوتی ہی اور آلات کے جو محنت میں مدد دیتے ہیں اِس امر کا بندوبست کرنا پڑتا ہی کہ عمل محنت میں کوئی خلل نہ ڈالے اور اُس سے جو پیداوار طیار ہوں اُنکو آفات ارضی اور سماوی سے مضرت نہ پہونچے یہاں سے ایک اور طریق محنت کا وجود پاتا ہی جو ہر چند عمل پیدایش میں بطریق صریح تو دخل نہیں رکھتا مگر طریق غیر صریح سے اُسکی بہت مدد کرتا ہی یہہ محنت حفاظت اور حراست کی ہی تمام مکانات جنکے اندر محنتی کام کرتے ہیں اور گودام جنمیں غلہ رکھا جاتا ہی یا کشتکاروں کے کھیت کے مکانات جنمیں مویشی زراعت کی آسایش و حفاظت سے رہتے ہیں اِسی مطلب کے واسطے بنائے جاتے ہیں باڑ لگانے والوں اور خندق بنانے والوں کی محنت کا بھی یہی مقصود ہی اور اِنہیں کی جرگہ میں سپاہ اور اہل پولیس اور صاحبان عدالت کو داخل کرنا چاہیئے ہر چند یہہ لوگ صرف محنت ہی کی حمایت اور حراست کے واسطے مقرر نہیں کیئے جاتے اور اُنکی تنخواہ کا کچھہ حصہ لاگت میں اُس پیداوار کے داخل نہیں ہونا جو ہر پیشہ ور جدا جدا بناتا ہی مگر اُنکے مواجب سرکاری محصولوں سے ادا کیئے جاتے ہیں اور جس جگہہ انتظام سرکاری اچھا ہوا کرتا ہی وہاں اِس تھوڑے خرچ کے مقابل اُس سے محنت کو بڑی مدد ملتی ہی جو کل بستی پر نظر کی جاے تو اِن لوگوں کے مواجب کا خرچ واقعی پیدایش کی لاگت کا ایک حصہ ہوتا ہی اور اگر پیداوار سے سواے اُجرت اُن لوگوں کے جو صریح اُنکے بنانے میں محنت کرتے ہیں اِس قسم کے لوگوں کی اُجرت وصول نہووے تو ممکن نہیں کہ عمل پیدایش اُس خوبی اور اسلوبی سے انجام پا سکے جس سے کہ بحالت وصول ہونے اُجرت مذکور کے انجام پاتا ہی قطع نظر اِس سے اگر سرکار عمل پیدایش کی حمایت نہ کرے تو نتیجہ اِسکا یہہ ہوگا کہ یا تو پیدا کرنے والے کچھہ حصہ اپنے وقت کا اِس کام میں حفاظت کے صرف

کرینگے یا اپنی حفاظت کے واسطے ملازم رکھینگے اور اِس صورت میں اُجرت حفاظت کرنے والوں کی صرف پیداوار سے ادا ہوگی اور جن اشیاء سے یہہ اُجرت ادا نہو سکیگی وہ ہرگز پیدا نہ کی جائینگی بندوبست حال میں پیداوار اپنا حصہ اِس خرچ حفاظت کا ادا کرتی ہی اور باوجود فضولی کے جو سرکاری اخراجات میں ہوا کرتی ہی یہہ حفاظت بطریق بہتر کم خرچ سے حاصل ہوتی ہی *

۴ چہارم ایک اور قسم محنت کی ہی جو ہر چند پیداوار کے بنانے میں تو صرف نہیں ہوتی مگر مقصود اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ جو پیداوار موجود ہو اُسکو اہل حاجات کے حیطہ رسائی تک پہونچا دے اور بہت سے محنت کرنے والے محض اِسی کام میں مصروف رہتے ہیں مثلاً حمال اور ارابچی اور ملاح اور بنجارے اور کارخانہ داران ریلوے وغیرہ فریق ثانی میں اِس قسم کی محنت کرنے والوں کے وہ اہل حرفہ داخل ہیں جو جہاز اور گاڑیاں اور دیگر آلات انتقال مال اور نہریں اور سڑکیں بناتے ہیں بعض اوقات سڑکیں سرکار بناتی ہی اور مترددین سے کچھہ نہیں لیتی مگر خرچ اُنکی تعمیر کا پیداوار محنت سے ہی ادا ہوتا ہی کیونکہ جو محصول عموماً واسطے تعمیر سڑک کے لیا جاتا ہی اُسکی رقم کے پورا کرنے میں بقدر اپنے اپنے حصہ کے پیدا کرنے والے بھی مدد دیتے ہیں یعنی جو چیز اُنکے آرام اور منفعت کا باعث ہوتی ہی اُسکا خرچ وہ بھی ادا کرتے ہیں *

سوائے اِنکے ایک اور بڑا گروہ محنت کرنے والوں کا ہی جو پیداوار کو حیطہ رسائی تک اہل حاجات کے پہونچاتے ہیں اور یہہ گروہ بیوپاریوں اور تاجروں کا ہی جنکو قاسم کہہ سکتے ہیں اگر اہل حاجات کو ہر بار پیدا کرنے والوں ہی سے واسطے حصول اشیاے حاجات کے معاملہ کرنا پڑتا تو ظاہر ہی کہ اُنکا وقت بہت ضائع ہوتا اور دقتیں پیش آتیں اور بلکہ بعض

اوقات میسر آنا اشیاء حاجات کا ممکن نہوتا کیونکہ اشیاے حاجات کے بنانے اور صرف کرنے والے منتشر اور ایک دوسرے سے بفاصلہ بعید ہوا کرتے ہیں واسطے کم کرنے اِس دقت کے بستیوں کے اوائل ہی میں میلے اور مجمع مقرر کیئے گئے کہ جہاں پیدا کرنے والے اور اہل حاجات جمع آکر خرید و فروخت کیا کریں ایسے میلوں کے مقرر ہونے سے البتہ کچھہ دقت رفع ہوئی مگر بایع اور مشتری کو آسانی تام حاصل نہیں ہوئی کیونکہ اِس بندوبست میں ہر شی ضرورت کا ہر وقت میسر آنا ممکن نتھا اکثر آدمی ایسے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں کہ وہ دور نہیں جاسکتے بعض کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہوتا کہ وہ ذخیرہ اشیاے حاجات کا ایک زمان معین کے لیئے فراہم کرکے جمع رکہیں بعض دن بہر محنت کرتے ہیں اور شام کو اُجرت پاتے ہیں اور اُسی اُجرت سے اپنا سامان معیشت فراہم کرتے ہیں اگر اُن کے مجمع میں بیوپاری اور دکاندار جو ہر وقت اُن کی اشیاء حاجات دے سکیں موجود نہوں تو ان لوگوں کی بسر نہیں ہوسکتی اول اول پہیری والوں نے وجود پایا یہہ لوگ پیدا کرنے والوں سے مال لیتے اور اہل حاجات کے ہاتھہ بیچ ڈالتے ہیں اور اب تک ایسے لوگ گانوں اور شہروں میں موجود ملتے ہیں مگر اہل جماعت ایسے دکانداروں سے لین دین رکھنا بہتر سمجھتے ہیں جو اُن کے اندر دکانیں لگاکر رہیں اور سب سامان ضرورت کا ہر وقت مہیا رکہا کریں اور بیوپاری بھی ایسے مقامات میں کہ جہاں خریدار کافی ہوں اور اُن کی محنت کی اُجرت ملسکے دکانیں کو قایم کرنا باعث اپنے فایدہ کا تصور کرتے ہیں غرضکہ اِنہیں اسباب سے بیوپاری اور تاجروں نے وجود پایا بعض اوقات بیوپاری اور پیدا کرنے والا ایک ہی شخص ہوا کرتا ہی اور بیوپاریوں میں بھی تفریق ہوا کرتی ہی یعنی بعض پرچونی یا خردہ فروش ہوتے ہیں اور بعض تہوک میں خرید و فروخت کرنے والے مگر معلوم رہے کہ اِس سارے فرقہ کی محنت پیدا کرنے والوں کی محنت کی معین ہی اور اشیاء خرید و

فروخت ایک مخزن ہی جس سے یہہ لوگ اپنی محنت کی اُجرت
اور اپنے روپیہ کا سود نکالتے ہیں *

۷ یہاں تک ہمنے اُن سارے طریقوں کو بیان کیا ہی جنسے محنت مادي پر صرف ہوکر عمل پیدایش میں مدد دیتي ہی مگر ابھي ایک اور طریق محنت کا بیان کرنا باقي رہا ہی جو اُسي مطلب کے حاصل کرنے کو اُٹھانی پڑتي ہی گو درجہ اُس کي امداد کا بعید تر ہی اور یہہ وہ محنت ہی جو خود اِنسان پر صرف ہوتي ہی ظاہر ہی کہ ہر فرد نے بني نوع اِنسان کے ابتداے طفولیت سے بصرف محنت کثیر پرورش پائي ہی اگر کل یا جزو اِس محنت کا صرف نہوتا تو بچے کبھي عمر پر نہ پہنچتے اور اُن میں وہ قوت وجود نہ پاتي جسکے ذریعہ سے وہ اپنے وقت پر محنت کرتے ہیں پس جماعت کے نزدیک بچوں کي پرورش و پرداخت کا صرف ایک جزو اُس صرف کا ہی جو لازمہ پیدایش ہی اور عوض اُس کا معہ افزونی کے اُنھیں بچوں کي محنت کی پیداوار آیندہ سے حاصل ہوگا افراد جماعت اِس خرچ کو اور اغراض سے اُٹھاتے ہیں وہ یہہ اُمید نہیں کرتیں کہ ہمکو اس سے آگے کو عوض ملیگا مگر اہل جماعت جو محنت سیکھنے اور سکھانے میں عمل پیدایش اور حرفت اور فنون کے اُٹھاتے ہیں اُس کي غرض یہي ہوا کرتي ہی کہ عمل پیدایش اچھي طرحسے انجام پائے اور پیداوار زیادہ اور بیش قیمت طیار ہو اور پیدا کرنے والے اُجرت معقول پائیں جسطرح محنت جسماني یا نفساني کہ قوت پیدایش کو وجود میں لاتي ہی داخل محنت پیدایش کے تصور کي جاتي ہی اُسي طرح اُس محنت کو بھي اُسي میں داخل سمجھنا چاہیئے جو حفظ اور بقاے قوت مذکور میں صرف ہوتي ہی یعني طبیب اور جراح جو محنت عمل پیدایش کے محنتیوں کي حفظ صحت میں کرتے ہیں وہ بھي ایک حصہ پیدایش ہي کي محنت کا ہی *

۸ ایک اور قسم محنت کي جسکو حسب رواج محنت نفساني کے ذیل میں شمار کرتے هیں اور جو مثل محنت جسماني کي پیداوار اخیر کے بنانے میں صریح دخل رکھتي هی محنت موجدوں اُن تراکیب کي هی جو واسطے عمل پیدایش کے ایجاد کیجاتي هیں همنے جو یهہ کہا کہ یہہ محنت حسب رواج محنت نفساني میں داخل هی وجہہ اِسکي یهہ هی کہ وہ در حقیقت کلیۃ محنت نفساني نهیں هوتي معلوم رهے کہ هر جهد انساني دونوں جزوں یعني جسماني اور نفساني کو مشتمل هی مثلاً احمق سے احمق مزدور جو دن بھر گارے کي ٹوکري سر پر لیئے زینے پر چھڑتا اُترتا هی اُسکے کام میں کچھہ عقل کو بهي دخل هوتا هی ذکي سے ذکي حیوان کو یهہ عمل تعلیم نهیں کر سکتے بیوقوف سے بیوقوف آدمي تعلیم پانے سے چکي گھما سکتا هی مگر بیل یا گھوڑا اُسکو گردش نهیں دے سکتا تا وقتیکہ کوئي اُسکو نہ هانکے اور دیکھتا نہ رهے جس محنت کلیۃ نفساني سے کوئي نتیجہ خارجي پیدا هوتا هی اُسمیں بهي کچھہ محنت جسماني شامل هوا کرتي هی مثلاً اُقلیدس اپنے مقالات تحریر کو بلا محنت جسماني قلم بنانے اور لکھنے وغیرہ کے مرتب نهیں کر سکتا تھا اور جسوقت وہ اُصول هندسي دل میں سونچتا هوگا اُسنے بہت سي شکلیں کاغذ پر بنائي هونگي اور بہت سے ثبوت کاغذ پر لکھے هونگے قطع نظر محنت نفساني کے موجد بہت سي محنت هاتھہ سے نمونوں کے بنانے میں کرتے هیں محنت کو اُس شخص کي جسنے کل دخاني کي ترکیب نکالي عمل پیدایش میں اُسي قدر دخل هی جتنا کہ محنت کو اُن لوگوں کي جو کل مذکور سے کام لیتے هیں اور موجد نے اِس محنت کو اِسي اُمید سے اُٹھایا کہ اُسکے نتیجہ سے اُسکو اُجرت ملے محنت ایجاد کي تشخیص اُجرت اکثر اُسي طور سے کي جاتي هی جس طرح اُجرت محنت عملیہ کي بہت سے دستکار موجدوں کو واسطے بنانے نمونوں کے ملازم رکھتے هیں اور اُنکو بهي مثل اُن لوگوں کے اُجرت دیتے

ہیں جو نمونہہاے مذکور کے موافق اجناس طیار کرتے ہیں پس اُنکی محنت بہی داخل محنت پیدایش کے ہی علی‌ہذالقیاس جو نتایج عامہ پر نظر کی جاے تو محنت حکیموں کی بہی داخل محنت عمل پیدایش کے ہی کیونکہ اُنکی محنت سے وہ اُصول عامہ قایم ہوتے ہیں جو آخر کار باعث ایسی تراکیب کے ایجاد کا ہوا کرتے ہیں کہ جنسے عمل پیدایش آسان ہو جاتا ہی اور محنت انسانی کو قوت عملیہ بدرجہ غایت حاصل ہوتی ہی *

۹ بعض اہل فن نے محنت کو تین قسم میں تقسیم کیا ہی یعنی محنت کشتکاری محنت دستکاری اور محنت تجارت مگر یہہ تقسیم کامل نہیں کیونکہ بعض فروع کو محنت کے اِن اقسام ثلثہ میں داخل کرنا خالی از تکلف نہیں مثلاً اگر محنت کو کان کہودنے والوں اور سڑک بنانے اور ملاحوں کی کسی قسم میں اِن اقسام کے داخل کریں تو محض تکلف کرنا پڑیگا *

باب سوم

در باب غیر پیدا کرنے والی محنت کے

۱ کچھہ شک نہیں کہ پیدایش کے واسطے محنت مقدم ہی مگر محنت کا نتیجہ ہمیشہ پیدایش نہیں ہوتا بہت سے فروع محنت کے بذات خود بڑے کار آمد اور مفید ہیں مگر پیدایش اُنکا مقصود نہیں اور اِس لیئے اہل فن نے اِس لحاظ میں محنت کی دو قسمیں مقرر کی ہیں ایک کو پیدا کرنے والی دوسری کو غیر پیدا کرنے والی کہتے ہیں اور اُن میں اِس بات کی بڑی تکرار ہی کہ کس کو پیدا کرنے والی اور کس کو غیر پیدا کرنے والی کہنا چاہیئے ایک فریق کا یہہ قول ہی کہ جس محنت کا نتیجہ کسی شی مادی میں نظر آئے اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی کی طرف منتقل ہوسکے اُسے پیدا کرنے والی محنت

کے نام سے موسوم کرنا چاہیئے پیروان فریق ثانی سوال کرتے ہیں
کہ اُس محنت کو اِسی نام سے کیوں نہ موسوم کیا جائے جس
سے کوئی نفع یا راحت بمقدار اُس کی اُجرت کے حاصل ہو بقول
اِس فریق کے عہدہ داران سرکاری اور اہل سپاہ اور طبیبوں اور
معلموں اور ارباب سرود و نغمہ وغیرہ کو اِسی قسم کی محنت کرنیوالوں
میں شمار کرنا چاہیئے بشرطیکہ یہہ لوگ اپنا اپنا کام اُجرت کے موافق
انجام دیں اور ضرورت سے زیادہ نہوں ان لوگوں کے ذہن میں غیر پیدا
کرنے والی محنت نکمی اور بیکار کے ہم معنی ہی مگر ہمارے نزدیک
یہہ غلط فہمی کا نتیجہ ہی اور ان دونوں فریق میں جو نزاع ہی وہ
محض لفظی ہی اگر معنی الفاظ کی توضیح ہوجاوے تو پھر کچھہ تکرار
باقی نرہے واضح رہے ناظرین اوراق ہو کہ نزاع لفظی کو خفیف نہیں
جاننا چاہیئے کیونکہ اکثر لغات ظاہر میں مترادف ہوتے ہیں اور مفہوم
کل بھی اُن کا ایک ہی ہوتا ہی مگر ایک لغت ایک جزو پر اُس مفہوم
کے دلالت کرتا ہی اور دوسرا دوسرے جزو پر اُسی مفہوم کے اور استعمال
ایسے لغات کا بلا تشریح باعث مغالطہ کا تفہیم میں معنی کے ہوجاتا ہی
اب ہم کہتے ہیں کہ نکمی محنت اور غیر پیدا کرنے والی محنت
جیسا کہ بعض کے ذہن میں ہی کلمات مترادف نہیں واسطے توضیح
اِس مقال کے ہم اول معنی پیدایش اشیاے مادی کے بیان کرتے ہیں
معلوم ہو کہ عمل پیدایش سے جو کچھہ بنایا جاتا ہی وہ مادہ نہیں ہوتا
کیونکہ اگر سارے جہان کے آدمی تمام عمر محنت کریں تو ایک بھی ذرہ
مادہ کا پیدا نہیں کرسکتے پس پیدا کرنا بابات کا فقط نئی ترکیب سے رکھنا
اجزا اُن کا ہی یا بونا اناج کا فقط رکھہ دینا تخم یعنی ایک ریزہ مادہ کا ہی
ایسے مقام میں جہاں وہ زمین اور پانی اور ہوا سے اجزاء مادی کو جذب
کرے اور اِس اجتماع سے ایک نیا مرکب نمودار ہو جسکا نام درخت ہی
ہرچند ہم مادہ کو پیدا نہیں کرسکتے مگر اُسمیں وہ خوبیاں اور صفات

نمودار کرسکتے ہیں جنکے ظہور پانے سے مادہ مذکور بجاے بیکار کے با کار ہو جاتا ہی پس معلوم ہوا کہ جو شی ہم پیدا کرتے ہیں یا پیدا کرنی چاہتے ہیں وہ صفات کار آمد ہیں محنت پیدا کرنے والی صفات اور خوبیوں کی ہی نہ مادہ کی اسیطرح ہم مادہ کو صرف اور معدوم نہیں کرسکتے جب ہم کسی شی مادی کو صرف کر ڈالتے ہیں تو علت مادی اُس کی کسی نہ کسی ہیئت میں قایم رہتی ہی مگر اُس کی صفات عارضی جو رافع حاجات ہوتی ہیں زایل ہوجاتی ہیں جب یہہ بات مسلم ہوئی کہ آدمی بجز خوبیوں کے اور کچھہ پیدا نہیں کرسکتا تو سوال بعض اهل فن کا کہ جو محنت صفات اور کیفتیں پیدا کرے اسکو کسواسطے پیدا کرنے والی محنت کے نام سے موسوم نکیا جاوے معقول نظر آتا ہی مثلاً جراح عضو شکستہ کو پیوند دیتا ہی اهل انصاف لوگوں کی جان و مال کو محفوظ رکھتے ہیں معلم علم اور فن سکھاتے ہیں ارباب سرود سامع نوازی کرتے ہیں رقاص لوگوں کے دلوں میں نشاط پیدا کرتے ہیں چونکہ یہہ سب لوگ کوئی نہ کوئی خدمت انجام دیتے ہیں اور سرور و نشاط خاطر کا باعث ہوتے ہیں اُن کی محنت کو پیدا کرنے والی محنت کے نام سے موسوم کرنا چاہیئے اُن کی محنت کسطرح نکمی یا غیر پیدا کرنے والی تصور ہوسکتی ہی اِس سوال کے جواب میں کہا جاتا ہی کہ بلاشبہہ ان اقسام کی محنت کرنے والے خوبیوں اور صفات اور کیفیات کو صورت ظہور کی دیتے ہیں مگر معلوم رہے کہ لوگوں کے ذہن میں مفہوم پیدایش اسیکو مشتمل نہیں ہی کہ صفات اور خوبی‌ہاے مجرد ظہور میں لائی جائیں اگر مفہوم پیدایش کا یہی ہوتا تو اِس مباحثہ کی جو پیش ہی ضرورت نہ پڑتی مفہوم پیدایش حاوی ہی کسی شی کو جو پیدا ہو اور اُس شی کا مفہوم حاوی ہی نہ صفات کو بلکہ دولت کو اور پیدا کرنے والی محنت سے اُن کی مراد وہ محنت ہی جو دولت پیدا کرے نہ فقط صفات اور کیفیات پس پھر اِسی تحقیق کی ضرورت

پیش آتی ہی کہ دولت کیا چیز ہی یعنی اُس سے فقط پیداوار مادی مراد ہی یا جمیع پیداوار مفید اور کار آمد *

۲ واضح ہو کہ جو صفات اور کیفیات محنت انسانی سے صورت ظہور کی پاسکتی ہیں وہ تین قسم کی ہیں *

اول — وہ خوبیاں اور صفات جو اشیاء خارجی میں قایم و ظاہر کیجاتیں یعنی وہ صفات عارضی جو محنت انسانی کے ذریعہ سے اشیاء مادی میں ظہور پاکر رفع حاجت کا سبب بنیں مثالیں اُن کی عیاں ہیں ضرورت تشریح کی نہیں *

دوم — وہ صفات جو انسان میں پیدا کی جائیں اِس صورت میں محنت کے ذریعہ سے انسان میں وہ صفت پیدا کی جاتی ہیں جیسے وہ اپنے اور دوسرے کے کام کا ہو جاتا ہی اور اِس قسم کی محنت اُن لوگوں کی ہوتی ہی جو تعلیم دیتے ہیں اخلاق درست کرتے ہیں قوائے عملی اور جسمی کو زوال سے بچاتے ہیں علوم و فنون سکھاتے ہیں اور سیکھتے ہیں جب سرکار لوگوں کو کامیابی سے تعلیم دیتی ہی اُس کی محنت بھی اِسی قسم میں داخل ہوتی ہی *

سوم — وہ صفات اور کیفیات جو اشیاء خارجی میں تو پیدا نہیں کی جاتیں مگر محنت کے ذریعہ سے خود ہی ظہور پاکر اپنی ذات سے کوئی خدمت انجام دیتی ہیں وہ دیرپا نہیں ہوتیں اور بعد زوال کسی شی مادی میں اپنا اثر باقی نہیں چھوڑتیں یعنی کسی شی خارجی کو واسطے رفع کرنے حاجت کے طیار نہیں کرتیں مثلاً محنت ستار نواز یا نقال یا قوال کی ان لوگوں کی محنت سے بلاشبہہ ایک کیفیت ظہور کرتی ہی جو سامع نوازی کا باعث ہوتی ہی اور سننے والوں کی خاطر کو ایک راحت پہنچاتی ہی مگر بعد انقضاے اُس قلیل زمانہ سرور کے اِس محنت کا کوئی نتیجہ باقی نہیں رہتا ایساہی حال محنت کا سپاہ کی ہی یہہ محنت ایک خدمت انجام دیتی ہی مگر اُس سے

ملک کی دولت میں کچھہ افزایش صریح نہیں ہوتی بعض صاحب فرمائینگے کہ محنت تاجروں اور بیوپاریوں کی بھی اِسی قسم کی ہی کیونکہ وہ کوئی خوبی اشیاء مادی میں پیدا نہیں کرتی مگر اِس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ اُن کی محنت اشیاء مادی میں خوبی پیدا کرتی ہی یعنی اِس محنت کے ذریعہ سے اشیاء تجارت اُس مقام پر موجود ہوجاتی ہیں جہاں اُن کی ضرورت ہوتی ہی اگر اُن پر یہہ محنت صرف نہ ہوتی تو انہیں یہہ خوبی ضرورت کی جگہہ پر موجود ہونے کی پیدا نہوتی اور یہہ خوبی خود اُنہیں اشیاء میں ظاہر ہوتی ہے اور اس افزودہ خوبی کے سبب سے قیمت بھی اُن کی بمقدار اُس محنت کے زیادہ ہوجاتی ہی جو اِس خوبی کے پیدا کرنے میں کرنی پڑتی ہی اور اِس نظر سے یہہ خوبی قسم اول میں داخل ہی نہ قسم ثالث میں *

۳ اب ہمکو دریافت کرنا چاہیئے کہ اِن تینوں قسم کی محنت میں سے کس محنت کو دولت پیدا کرنے والی محنت تصور کرنا چاہیئے صفات اور کیفتیں تیسری قسم کی ایسی راحتوں اور خدمتوں کو مشتمل ہیں کہ جنکو بقا اور قیام نہیں اور اُن کو ہم دولت نہیں کہہ سکتے الا استعارہ میں دولت کے تصور میں یہہ ضرور ہی کہ وہ کوئی ایسی شی ہونی چاہیئے جو جمع ہوسکے جو چیزیں بعد پیدایش اور قبل از صرف کچھہ دنوں تک قایم نہ رہ سکیں اُن کو کوئی دولت میں داخل نہیں کرتا کیونکہ ہر چند ایسی چیزیں کسیقدر بنائی جائیں اور راحت اور سرور پہنچائیں مگر جو آدمی اُن سے تمتع اُٹھاتا ہی وہ اُن کے سبب سے دولتمند اور مرفع الحال نہیں ہوجاتا مگر جو کسی ایسی شی کو کہ کارآمد اور قابل اجتماع ہو دولت کہا جاے تو یہہ امر رواج کے خلاف نہوگا یعنی معنی متعارف سے دولت کے انحراف کرنا نہوگا جسطرح کسی ملک کے کاریگروں کے آلات اور کلوں وغیرہ کو داخل دولت ملکی سمجھتے ہیں اسی طرح اُن کے ہنر اور قدرت اور استقلال کو بھی ایک حصہ دولت

ملکي کا تصور کرتے هیں پس بموجب اس تعریف دولت کے همکو وہ سارے فروع محنت کے پیدا کرنے والي محنت میں داخل سمجھنے چاهیئیں جو صفات اور خوبي هاے دیر پا اور دایمي کو صورت ظہور کي دیں چاهے یہہ صفات اور خوبیاں انسان میں نموداز کي جائیں چاهے کسي اور جاندار یا بے جان اشیاء میں هر چند اِس تعریف میں هم معني متعارف سے کچھہ قدر تجاوز کرتے هیں مگر معلوم رهے کہ محنت کي تقسیم کا جو مطلب هی وہ اُس سے خوب حاصل هوتا هی لوگوں کے کارهاے محنت کے انجام دینے کي استعداد کو جو عوام داخل دولت کے تصور کرتے هیں وجہہ اِسکي یہہ هی کہ استعداد مذکور آخرکاز ذریعہ پیدایش اشیاء دولت مادي کا هوتي هی جو صفات سے ظاهرا یہہ مطلب حاصل نہیں هوتا اُن کو کوئي داخل دولت کے تصور نہیں کرتا اهل جماعت کتنے هي ذکي اور صاحب هنر اور مجمع صفات حسنہ هوں مگر جبتک ان صفات سے دولت حاصل نہو کوئي جماعت کو صرف اُن صفات کے خیال سے دولتمند نہیں کہتا اِس لیئے اس رسالہ میں جہاں لفظ دولت کا مستعمل هوگا وهاں اُس سے همارى مراد دولت مادي هوگي اور پیدا کرنے والي محنت سے صرف وهي جہد جو باعث پیدایش ایسي دولت کا هو مگر معلوم رهے کہ هم اُس جہد کو بهي پیدا کرنے والي محنت سے نامزد کرینگے جو گو بطریق صریح دولت مادي پیدا نکرے مگر طریق غیر صریح سے اُس کے پیدا کیئے جانے کا سبب هو یعني هم فن دستکاري میں استعداد حاصل کرنے کي محنت کو بهي پیدا کرنے والي محنت کہینگے مگر نہ خیال سے اُس استعداد کے بلکہ خیال سے اُن اشیاء دستکاري کے جو استعداد مذکور کے ذریعہ سے پیدا هونگي جو محنت حفاظت اور حراست کے کام میں عہدہ داران سرکاري اُٹھاتے هیں وہ بهي پیدا کرنیوالي محنت هی کیونکہ بدون اُس کے ممکن نہیں کہ دولت افراط سے موجود رہ سکے *

۴ بخلاف اسکے غیر پیدا کرنے والی محنت سے عوام کے نزدیک وہ چیز مراد ہوتی ہی جو دولت مادی پیدا نکرے یہہ محنت کتنی ہی کامیابی سے انجام دی جاے مگر اُس سے جماعت کی دولت مادی میں کچھہ افزایش نہیں ہوتی بلکہ جماعت بہ اندازہ اُس قوت کے کم مایہ ہوجاتی ہی جو اِس قسم کی محنت کرنے والے اپنی محنت کرنے کے دنوں میں صرف کرتے ہیں اصطلاح اِس فن میں وہ سارے فروع محنت کے غیر پیدا کرنے والے ہیں جنکا نتیجہ محض حظ نفسانی ہوتا ہی اور اُن سے کسیطرح کی افزایش ذخیرہ میں اُن اشیاء پایندہ کے نہیں ہوتی جو رافع حاجات ہیں اور بموجب تعریف کے جو ہم اوپر کرچکے ہیں وہ ساری محنت غیر پیدا کرنے والی محنت کے ذیل میں شامل کرنی چاہیئے جو ہرچند کتنا ہی نفع دایمی پہنچاے مگر دولت مادی نہ پیدا کرے مثلاً کوئی آدمی محنت کرکے اپنے دوست کی جان بچاوے اُس کی یہہ پیدا کرنے والی محنت نہ کہلائیگی الا اُس صورت میں کہ دوست مذکور محنت کرنے والا ہو اور اپنے صرف سے زیادہ پیدا کرتا ہو معلمان دین کی محنت بہت نفع پہنچاتی ہی مگر وہ پیدا کرنیوالی محنت میں داخل نہیں ہر جماعت جسقدر اِس قسم کے آدمیوں کی زیادہ پرورش کریگی اُسیقدر وہ اور اشیاء پر کم سرمایہ صرف کرسکیگی بخلاف ایکے جسقدر سرمایہ وہ کاشتکاروں اور دستکاروں سے کام لینے میں صرف کریگی اُسیقدر اُنکو امداد اور اشیاء پر سرمایہ صرف کرنیکی زیادہ حاصل ہوگی اول طریق کے صرف سے اہل جماعت ذخیرہ پیداوار مادی کو گھٹاتے ہیں اور دوسرے طریق سے اُسمیں افزایش کرتے ہیں غیر پیدا کرنیوالی محنت اُسیقدر کارآمد ہوسکتی ہی جتنی پیدا کرنیوالی بلکہ وہ نفع دایمی کے پہنچانے میں زیادہ کارآمد ہوسکتی ہی اور ممکن ہی کہ یہہ محنت فقط حظ نفسانی اور سرور خاطر نتیجہ دے اور بعد ختم ہوجانے اُس حظ اور سرور کے کوئی نتیجہ باقی نہ چھوڑے یہہ بھی ممکن ہی کہ ایسی محنت محض بیکار

اور فعل عبث هي هو مگر معلوم رهے کہ کسي صورت میں ان صورتوں سے وہ اهل جماعت کي کل دولت میں افزایش نہیں کرتي بلکہ جماعت کم مایہ هوجاتي هی کیونکہ ظاهر هی کہ جو سامان معیشت آدمي پیدا نکرنے کے زمانہ میں صرف کرڈالتا هی وہ اُس زمانہ میں جماعت کي دولت کے مجموع میں سے کم هوجاتا هی اگر وہ صرف میں نہ آتا تو ذخیرہ میں موجود رهتا اب هم کہتے هیں کہ غیر پیدا کرنے والي محنت سے گو کل جماعت کي دولت میں افزایش نہو مگر اُس سے افراد کي دولت میں افزایش هوسکتي هی کیونکہ وہ محنتی جو غیر پیدا کرنے والي محنت کرتا هی لوگوں سے جنکے سرور اور حظایظ نفساني کا باعث هوتا هی اُجرت پاتا هی اور یہہ اُجرت اُس کي دولت کي افزایش کا باعث هوتي هی مگر اُسکا نفع دوسروں کا نقصان هوتا هی اُجرت دینے والے بمقدار اُس اُجرت کے بلاشبہہ سرور حاصل کرتے هیں مگر بمقدار اُس اُجرت کے اُن کي دولت کم هوجاتي هی جب عمر ایک تھان ململ کا طیار کرکے زید کے هاتھہ بیچتا هی تو قیمت تھان کي تو بلاشبہہ زید کي جیب سے نکلکر عمر کي جیب میں جاتي هی مگر ایک نیا تھان وجود پاتا هی مگر جب میاں مغني دو گھنٹہ خوش الحاني سے نواب فیض بخش کو ریجھا کے صلہ میں ایک اشرفي پاتے هیں تو یہہ اشرفي نواب صاحب کي جیب سے نکل جاتي هی اور اُس کي عوض میں کوئي شی جسکو دولت کہہ سکیں نہیں ملتي پس میاں مغني کي محنت سے جماعت کي دولت میں کچھہ افزایش نہیں هوتي بلکہ اس اشرفي میں سے جسقدر اُنھوں نے مایحتاج میں صرف کیا اُسقدر مجموع دولت جماعت سے گھٹ گیا غیر پیدا کرنے والي محنت کے ذریعہ سے ایک جماعت بہ نقصان دوسري جماعت کے دولت حاصل کرسکتي هی جیسا کہ افراد میں جماعت کے هوتا هی کہ ایک فرد دوسرے فرد کے نقصان سے سرمایہ پیدا کرتي هی مثلاً ایک ملک کے آدمي دوسرے ملک میں جاکر وهاں

کے لوگوں سے صلہ میں غیر پیدا کرنے والی محنت کے اُجرت کمائیں اور اُس اُجرت کو اپنے وطن میں لے آئیں اِس صورت میں وہ اپنے ملک کی دولت میں افزایش کرینگے مگر دونوں ملک کی دولت کے مجموع میں کچھہ افزایش اِس محنت سے نہوگی *

واضحراے ناظرین اوراق ہو کہ پیدا کرنے والی محنت بھی مثل غیر پیدا کرنے والی محنت کے ضایع ہوسکتی ہی مثلاً جتنی محنت عمل پیدایش کے واسطے ضروری ہی اگر اُس سے زیادہ صرف کی جاے تو جتنی زیادہ صرف ہوگی وہ ضایع جائیگی اگر تجربہ سے پایا جاے کہ ایک بیگھہ زمین کے تردد کیواسطے ایک آدمی اور ایک جوڑی بیل کی کافی ہی اور کرسان اُس بیگھہ بھر زمین کے تردد کیواسطے دو آدمی اور دو جوڑی بیل کی لگائے تو ظاہر ہی کہ نصف محنت ضایع جائیگی اگر کسی عمل پیدایش کے انجام دینے کے واسطے کسی پرانی کل میں اِس اُمید سے ترمیم کی جاے کہ بعد ترمیم وہ اچھا کام دیگی اور بعد ترمیم تجربہ سے معلوم ہو کہ وہ جتنا کام پہلے دیتی تھی اُتناہی اب دیتی ہی تو ظاہر ہی کہ جو محنت ترمیم میں صرف ہوئی وہ بیکار گئی اب ہم کہتے ہیں کہ یہہ بھی ممکن ہی کہ پیدا کرنے والی محنت سے جماعت کم مایہ ہوجاے ظاہر ہی کہ یہہ نتیجہ اُس وقت پیدا ہوگا جب محنت مذکور سے کوئی شی پیش از ضرورت یا قبل از ضرورت بنائی جاے کیونکہ جسقدر کوئی شی پیش از ضرورت بنائی جائیگی اُسی قدر یا تو لاگت سے کم پر بیچنی پڑیگی یا جب تک ضرورت نہو پڑی رہیگی ہر دو صورت میں نقصان ظاہر ہی اور جو شی قبل از ضرورت بنائی جاتی ہی وہ جب تک ضرورت نہو بمقدار اپنی لاگت کے جماعت کو کم مایہ کردیتی ہی اور کسب سے اُس نفع کے اہل جماعت کو باز رکھتی ہی جو در صورت بنانے شی ضرورت کے حاصل ہوتا *

۵ صرف بھی مثل محنت کے پیدا کرنے والا اور غیر پیدا کرنیوالا ہوا کرتا ہی سب فردیں جماعت کی محنت کرنے والی نہیں ہوا کرتیں مگر

سب صرف کرنے والے ہوتی ہیں چاہیئے اُس صرف سے کچھہ پیدا ہو یا نہو جو آدمی بطریق صریح یا غیر صریح عمل پیدایش میں مدد نہ دے وہ غیر پیدا کرنیوالا صرف کرتا ہی پیدا کرنیوالا صرف وہی کرتے ہیں جو پیداکرنے والی محنت انجام دیتے ہیں مگر معلوم رہے کہ پیدا کرنے والے محنتیوں کا سارا صرف پیدا کرنے والا نہیں ہوتا کچھہ اُس میں کا غیر پیدا کرنیوالا بھی ہوتا ہی جسقدر یہہ لوگ واسطے حفظ صحت اور بقاے قوت اور عدم زوال استعداد پیدایش اور پرورش اور پرداخت دیگر افراد کے جو اُن کے بعد اُن کی جگہہ محنت کریں صرف کرتے ہیں وہ پیدا کرنیوالا صرف ہی مگر با کار یا بیکار آدمی جسقدر سرمایہ واسطے سرور خاطر یا مصارف فضول میں صرف کرتے ہیں چونکہ منشاء اُس صرف کا پیدایش نہیں ہوتا اِس لیئے اُس کو غیر پیدا کرنے والا صرف تصور کرنا چاہیئے مگر معلوم رہے کہ چند حظایظ ایسے ہیں کہ وہ داخل ضرورت کے سمجھے جاتے ہیں کیونکہ بدون اُن کی محنت عملیہ چستی سے نہیں ہوسکتی اور اِس لیئے صرف کو اُن حظایظ کے ہم پیدا کرنے والے صرف میں داخل رکھینگے خلاصہ تقریر یہہ ہی کہ اُسی صرف کو پیدا کرنے والا صرف کہہ سکتے ہیں جو اہل جماعت کے پیدا کرنے کی قوت کو بحال اور برقرار رکھے اور اُس میں افزایش کرے چاہے یہہ قوت اہل جماعت کی زمین میں ہو چاہے اُن کے مصالحہ میں چاہئے اُن کے آلات پیدایش یا خود اُن کی ذات میں بہت سی پیداوار ایسی ہوا کرتی ہیں کہ وہ فقط غیر پیدا کرنے والے صرف میں خرچ ہوتے ہیں مثلاً گوٹہ کناری، شراب وغیرہ ان اشیاء کے صرف سے نہ تو عمل پیدایش میں کچھہ مدد ہوتی ہی اور نہ اُس سے امداد حیات اور قوت ہوتی ہی یہاں سے شاید بعض صاحب ارشاد فرماوینگے کہ جو محنت ان اشیاء کے پیدا کرنے میں صرف ہوتی ہی وہ حسب تعریف اہل فن کے پیدا کرنے والی محنت میں داخل نہیں راقم تسلیم کرتا ہی کہ جو محنت ایسی چیزوں کے پیدا کرنے میں صرف

ہوتی ہی کہ جنکو غیر پیدا کرنے والی محنتی صرف کرتے ہیں وہ در حقیقت اہل جماعت کی دولت کے بڑھانے پر مایل نہیں *

خیاط جو جامہ واسطے ایسے شخص کے بناتا ہی کہ جو کچھ پیدا نہیں کرتا وہ آپ تو پیدا کرنے والا محنتی ہی مگر کچھہ دنوں میں وہ جامہ بوسیدہ ہوجاتا ہی اور چونکہ انہیں ایام میں اسکا پہننے والہ اُسکے عوض کے واسطے کچھہ پیدا نہیں کرتا اِسلیئے خیاط کی محنت سے کل جماعت کی دولت میں کچھہ افزایش نہیں ہوتی جب تک جامہ قایم رہا تب تک خیاط کی محنت سے جماعت زیادہ دولتمند رہی جیسے دال کناری گوٹہ کا ہی جسنے اُن کو بنایا اُس کی محنت سے تو لاشبہہ دولت کی افزایش ہوئی مگر چونکہ یہہ چیزیں آخرکار غیر پیدا کرنیوالے صرف میں خرچ ہو جاتی ہیں اِسلیئے اُنکے بنانے کی محنت سے جماعت کی دولت میں دیرپا افزایش نہیں ہوتی *

معلوم رہے کہ اِس قسم کی چیزیں اُسیوقت تک دولت میں داخل ہیں کہ جب تک وہ صرف میں نہیں آئیں *

۷ جماعت کی مجموع پیداوار میں سے صرف ایک حصہ پیدا کرنیوالے صرف میں لگتا ہی باقی پیدا کرنے والوں کے غیر پیدا کرنے والے صرف اور کل صرف میں اُن لوگوں کے جو پیدا نہیں کرتے خرچ ہوجاتا ہی فرض کرو کہ کل پیداوار سالانہ کا نصف حصہ صرف اول میں خرچ ہوتا ہی پس ظاہر ہی کہ جماعت کے پیدا کرنے والے محنتیوں میں سے فقط آدھے آدمی ایسے عملوں کے انجام دینے میں مصروف رہتے ہیں جنپر دولت دایمی جماعت کی موقوف ہی باقی کے آدھے محنتی سال بسال اور پشت در پشت ایسی چیزیں بناتے ہیں جو صرف ہو جاتی ہیں اور کچھہ عوض نہیں دیتیں اور اِن نصف پیدا کرنے والوں کا صرف بھی باعتبار دایمی افزایش دولت جماعت کے غیر پیدا کرنے والا صرف ہی یعنی اُس سے جماعت کی دولت میں بڑھاے

دوام کچھہ افزایش نہیں ہوتی اب فرض کرو کہ نصف ثانی نے پیدا کرنے والوں کے ایک سال کے لیئے بنانا اپنی اشیاء کا موقوف کردیا اور بیکار بیٹھے رہے نتیجہ اِسکا یہہ ہوگا کہ نصف اولی سابق کے بموجب اپنے اور نصف ثانی کی ضرورت کا سامان پیدا کرینگے اور ذخیرہ کو مصالحہ اور آلات کے جو واسطے عمل پیدایش آیندہ کے مطلوب ہی بحال اور قایم رکھینگے جو لوگ کچھہ پیدا نہیں کرتے تھے وہ یا تو بھوکے مرینگے یا آپ محنت کر کے اپنی ضرورت کا سامان پیدا کرینگے اور کل افراد جماعت کو سال بھر میں فقط سامان ضرورت میسر آئیگا مگر چونکہ مخازن پیدایش میں کچھہ خرابی نہیں آئیگی سال آیندہ میں ضرور نہیں کہ پیداوار کم بنائی جاے مگر جو نصف اولی محنت کرنے والوں کا اپنے کام کو بند کردے اور نصف ثانی اپنا کام جاری رکھے تو چونکہ مخازن پیدایش میں خرابی آ جائیگی سال بھر کے اندر ساری جماعت محتاج ہوجائیگی تقریر صدر کو سنکے شاید بعض صاحب فرمائینگے کہ بڑے افسوس کا مقام ہی کہ پیداوار ملک میں سے جز کثیر غیر پیدا کرنے والے صرف میں خرچ ہوجاتا ہی اور دولت کی افزایش کامل نہیں ہوتی مگر ہم کہتے ہیں کہ یہہ افسوس کا مقام نہیں ہی کیونکہ اگر مقصود وجود انسانی کا فقط جمع کرنا دولت کا ہوتا تو شاید افسوس کی جگہہ ہوتی یہہ تو خوشی کا مقام ہی کہ بعد رفع حاجات ضروری کے لوگوں کے پاس ایک ایسا ذخیرہ باقی رہتا ہی جس سے وہ حظوظ نفسانی حاصل کرسکتے ہیں اور علم و ہنر کی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور کارہاے خیر عام انجام دے سکتے ہیں *

باب چہارم

درباب راس المال کے

۱ ابواب سابق کے مضامین سے ناظرین اوراق کے ذہن نشین ہوگیا ہوگا کہ علاوہ لوازم ضروری پیدایش یعنی محنت اور عاملان طبیعی کے

ذخیرہ پیداوار سابق کا مہیا اور موجود ہونا چاہیئے بدون ایسے ذخیرہ کے عمل پیدایش بجز چند صورتوں کے ممکن نہیں اور اِس ذخیرہ پیداوار محنت سابق کو اصطلاح اِس فن میں راس‌المال کہتے ہیں عمل پیدایش میں جو کام راس‌المال دیتا ہی وہ بہت فخیم ہی اُسکی کیفیت اچھی طرح سے سمجھہ لینی چاہیئے کیونکہ اکثر مغالطے جو اِس فن میں پڑ جاتے ہیں اُنکی بنا کیفیت مذکور کو اچھی طرح سے نہ سمجھنے کے سبب سے وجود پاتی ہی واضح ہو کہ راس‌المال سے بعض آدمی سرے کا مال مراد لیتے ہیں اور بعضے فقط روپیہ مگر معلوم رہے کہ ہماری مراد اِس لفظ سے نہ سرے کا مال ہی اور نہ فقط روپیہ کیونکہ ضرور نہیں کہ جو شی عمل پیدایش میں مدد دے سرے ہی کامال ہو اور روپیہ بذات خود عمل پیدایش میں کچھہ مدد نہیں دیتا تا کہ وہ مدد دے سکے ضرور ہی کہ اور چیزوں سے اُسکا تبادلہ کیا جاے پس جس چیز کا اِن دوسری چیزوں سے معاوضہ ہوسکے وہ عمل پیدایش میں برابر روپیہ کے مدد دے سکتی ہی یہاں سے ظاہر ہی کہ روپیہ کی خصوصیت نہیں *

عمل پیدایش کے جاری رکھنے کے واسطے مکان جہاں محنتی شداید موسم سے پناہ پاکر کام کریں مصالحہ جسپر وہ محنت کریں آلات جنسے وہ محنت کریں اور غذا جسپر تا طیار ہونے پیداوار کے اُنکی بسر ہو مطلوب ہیں یہہ سب چیزیں واسطے محنت حال کے پیداوار محنت سابقہ سے ملنی چاہیئیں جو اشیاء اِن کاموں میں صرف ہونگی یعنی جن چیزوں سے یہہ لوازم ضروری پیدایش کے مہیا ہونگے وہ راس‌المال ہی واسطے بخوبی ذہن نشین ہو جاے تصور راس‌المال کے دریافت کرنا چاہیئے کہ جو راس‌المال کسی کار میں پیدا کرنے والی محنت کے لگایا جاتا ہی اُسکا کیا حال ہوتا ہی مثلاً دستکار ایک حصہ اُسکے راس‌المال کا اُس مکان پر مشتمل ہوتا ہی جہاں وہ کام کرتا ہی دوسرا حصہ مشتمل ہی کلوں کو جنسے وہ کام کرتا ہی

تیسرا حصہ مشتمل ہوتا ہی محتاج اور سن اور اُون کو اگر وہ کتائي کا کام کرے یا سوت یا ریشم اور اُوني سوت کو اگر وہ پارچہ باف ہو سواے انکے وہ کچھہ نقدي بهي رکہتا ہی جو وہ محنت کرنیوالوں کو اُجرت میں دیتا ہی تاکہ وہ غذا مہیا کریں اور کچھہ سامان اُسکے پاس طیار ہوتا ہی جسکو بیچ کے وہ اپنا کارخانہ درست رکھتا ہی اور مصالحہ مول لیتا ہی مگر اُسکا زر نقد اور سامان طیار کلیہ راس المال میں داخل نہیں کیونکہ اُنکو وہ کلیہ عمل پیدایش میں صرف نہیں کرتا اُنمیں سے کچھہ حصہ تو وہ اپنے حوایج ضروري کے فراہمي میں خرچ کرتا ہی کچھہ نوکروں کو دیتا ہی کچھہ تعلیم اور تربیت میں اپني اولاد کے صرف کرتا ہی کچھہ خیرات اور محصول میں دیتا ہی ان اصراف میں سے کوئي بهي صرف عمل پیدایش میں مدد نہیں دیتا اُسکے مال کا وہي حصہ راس المال کہلائیگا جو صرف میں پیدایش آیندہ کے آئیگا پس یاد رکھنا چاهیئے کہ اصطلاح میں اِس فن کے ہرمال راس المال نہیں ہوتا یہہ امر کہ کونسا حصہ مال کا راس المال کہلاتے موقوف ہی طریق پر صرف اُس مال کے اگر مال پیدایش میں صرف ہوگا تو راس المال کہلائیگا اور اگر رفع حاجات اور حظایظ میں تو غیر راس المال اگر ایک آدمي سال بهر میں ہزار روپیہ کمائے اور اُسکو حاجات ضروري اور حظایظ نفساني میں صرف کیا کرے تو یہہ ہزار روپیہ راس المال میں داخل نہوگا مگر جو زر مذکور الصدر عمل پیدایش میں لگایا جاے تو وهي راس المال ہوجائیگا *

۲ جس طرح پیداوار ملک سے جو کچھہ عمل پیدایش میں لگتا ہی وہ راس المال ہی اُسي طرح اسکا عکس بهي درست ہی یعني کل راس المال ملک عمل پیدایش میں لگتا ہی اِلا اِس مسئلہ کو چند قیود تسلیم کرنا چاهیئے اور وہ محتاج توضیح ہی مثلاً ایک رقم روپیہ کي عمل پیدایش میں لگاني منظور ہو مگر موقع اُسکے لگانے کا حسب دلخواہ

نہ ملتا ہو تو رقم مذکور راس المال میں تو داخل ہوگی مگر کام میں لگنے کے وقت تک بیکار رہیگی یا کسی مالدار کے پاس ایسی اجناس ہوں کہ وہ بذات خود عمل پیدایش میں نہ لگ سکتی ہوں اور اُنکی خریداری بھی ایک زمان معین میں نہو تو ظاہر ہی کہ گو اجناس مذکور داخل راس المال ہونگی مگر جب تک نہ بک لینگی تب تک کام میں نہ لگینگی بعض اوقات ایسے اسباب جمع آتے ہیں کہ ضرورت سے زیادہ راس المال کسی عمل خاص میں پیدایش کے لگانا پڑتا ہی یعنی جو عمل تھوڑے راس المال سے انجام پاسکتا ہی اُسکے واسطے زیادہ راس المال لگتا ہی مثلاً فرض کرو کہ جو مصالحہ کسی عمل پیدایش میں لگتا ہی اُسپر سرکار محصول مقرر کردے تو ظاہر ہی کہ محصول مذکور راس المال سے قبل از طیار ہونے پیداوار کے ادا کرنا پڑیگا اگر محصول نہ لگا ہوتا تو ظاہر ہی کہ بمقدار محصول مذکور کے راس المال کم لگتا اور اِس بچت سے عمل پیدایش میں کثرت ہوتی بوجھہ ادا کرنے ایسے محصولوں کے مالدار کم آدمیوں کو کام سے لگا سکتے ہیں واسطے توضیح کے ایک مثال درج کیجاتی ہی فرض کرو کہ ایک کاشتکار نے ایسے زمانہ میں زمین کا پتہ لیا کہ پیش از طیار ہونے فصل کے اُسکو ایک یا دو یا تین قسط مالگذاری کی ادا کرنی پڑیں تو ظاہر ہی کہ یہہ قسطیں اُسکو اپنے راس المال سے ادا کرنی پڑینگی جو روپیہ فقط بابت زمین کے ادا کرنا پڑتا ہی اور نہ واسطے اُن اصلاح کے جو بذریعہ محنت زمین میں کیجائیں تو زر مذکور غیر پیدا کرنے والے صرف میں لگتا ہی اِس صرف سے محنتی پرورش نہیں پاتے اور نہ وہ فراہمی میں آلات اور مصالحہ کے جو بذریعہ محنت بنائے جاتے ہیں صرف ہوتا ہی یہہ روپیہ تو بطور کرایہ کے واسطے کام لینے کے ایسے عامل طبیعی سے دیاجاتا ہی جو دوسرے کے قبضہ میں آگیا ہی یہہ عامل طبیعی گو مثل دیگر آلات کے لوازم ضروری سے ہی مگر ادا کرنا اُسکے کرایہ کا پیدایش کے واسطے ضروری نہیں آلات تو محنت انسانی کے ذریعہ سے بنائے جاتے ہیں اور

آنکي قيمت ضرور هوني چاهيئے کيونکه اُنکا وجود بلا قيمت متعذر هى
مگر زمين نے آدمي کي محنت سے وجود نهيں پايا اُسکو خداوند تعالى
نے بناکر وقف کيا هى اِس ليئے۔ جو کچهه اُس کي بابت دينا پڑے وه
پيدايش کے خرچ ميں داخل نهيں هوسکتا اور چونکه اُس کا کرايه
ضرورتا راس‌المال سے دينا پڑتا هى اِس ليئے لامحاله اصل ضرورت کي
نسبت سے زيادہ راس‌المال محنت سابقه کے ذريعه سے جمع هونا چاهيئے
تاکه کرايه کي زمين سے عمل پيدايش ميں کام ليا جاے هرچند مالکوں کو تو
يهه منظور هوتا هى که اُنکا يهه راس‌المال زايد عمل پيدايش ميں صرف
هو مگر درحقيقت وه پيدايش کے کام ميں نهيں لگتا يعني اُس سے کچهه
پيدا نهيں هوتا اور عوض اُسکا سال بسال خود اُسيکي پيدا کي هوئي
اجناس سے نهيں هوتا بلکه پيداوار سے اُس محنت کے جسکي اُجرت
باقي کے راس‌المال سے ادا هوتي هى ملک کے پيدا کرنے والے راس‌المال کا
حصه کثير محنت کرنے والوں کو اُجرت ميں ملتا هى اب اگر غور سے
ديکها جاے تو ظاهر هوگا که يهه حصه کليه پيدايش کے ليئے ضروري نهيں
کيونکه جو اُجرت محنتيوں کو ديجاتي هى اُس کا ايک جز تو اُنکے
مايحتاج کي فراهمي ميں صرف هوتا هى اور اُسپر اُن کي حيات کا مدار
هى اور جز ثاني اُنکي حظايظ ميں اِس صورت ميں ضرور نهيں هى که
جز ثاني اُجرت کا قبل از طيار هونے پيداوار کے ديا جاے کيونکه اُسکے
اوپر محنتي لوگوں کي حيات کا مدار موقوف نهيں هى اور محنت
کرنے والے پيداوار کے طيار هوجانے تک صبر کرسکتے هيں اور عمل پيدايش
فقط اُتنے هي راس‌المال سے جاري هوسکتا هى جو جز اول اُجرت کے
واسطے مطلوب هى اور اگر محنت کرنے والے جز ثاني اپني اُجرت کا
نه ليں تو پيدايش کچهه کم نهوگي جز ثاني اُجرت کا عمل پيدايش ميں
صرف نهيں هوتا بلکه غير [پيدا] کرنے والے صرف ميں پيدا کرنے والے
محنتيوں کے تاکه کل اُجرت محنت کرنے والوں کي روز بروز يا هفته بهفته
ادا کي جاے لازم آيا هى که ضرورت تامه سے زيادہ راس‌المال محنت

سابقہ کے ذریعہ سے فراہم ہو اور واقعی جب تک راس‌المال افراط سے جمع نہیں ہولیتا تب تک طریقہ ادا کرنے کل اُجرت کا قبل از طیار ہوجانے پیداوار کے وجود نہیں پاتا تقریر صدر سے ظاہر ہوگا کہ ہمنے یہہ امر فرض کرلیا ہی کہ محنت کرنے والے راس‌المال سے پرورش پاتے ہیں مگر معلوم رہے کہ یہہ امر فرضی ہی نہیں ہی بلکہ حقیقت میں یوں ہی ہی لیکن اِس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ راس‌المال ہمیشہ غیر شخص کہ جو مالک راس‌المال ہو دیا کرے اکثر اہل حرفہ اپنے ہی طور پر کام بناتے ہیں اور اپنے ہی راس‌المال سے اپنی پرورش اور پرداخت کرتے ہیں مگر یہہ راس‌المال بھی وہ اپنی محنت سابقہ سے فراہم لاتے ہیں مثلاً کرسان سال حال میں اِسی سال کی پیداوار سے اپنی بسر نہیں کرتا بلکہ پیداوار سال ماضی سے المختصر اِس قسم کے سب محنت کرنے والے اپنے اپنے راس‌المال سے اپنی پرورش کرتے ہیں اور اپنی محنت کے نتیجہ سے سال بسال اُس کاعوض کرتے رہتے ہیں *

۳ اب دریافت کرنا چاہئیے کہ جو آدمی سود پر اپنے مال کے بسر کرتا ہی اور بذات خود عمل پیدایش میں مصروف نہیں ہوتا اُسکا مال راس‌المال تصور ہوسکتا ہی یا نہیں اور اگر ہوسکتا ہی تو کن صورتوں میں عرف میں تو وہ راس‌المال کہلاتا ہی اور باعتبار ملک مال کے اُس کو راس‌المال کہنا واجبی بھی ہی کیونکہ یہہ آدمی اپنے مال کو سلامت رکھتا ہی اور اُس کے انتفاع سے اپنی بسر کرتا ہی مگر اِس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ مال مذکور ملک کا راس‌المال بھی ہو کیونکہ یہہ ضرور نہیں ہی کہ جو امر باعتبار اشخاص کے صادق آئے وہ ملک کے اعتبار سے بھی صادق ہو جو مال کسی شخص خاص کا راس‌المال ہی وہ ممکن ہی کہ ملک کا راس‌المال ہو اور نہ بھی تصفیہ اِس امر کا کہ مال مذکور ملک کا راس‌المال ہی یا نہیں موقوف ہی طریق پر اُس کے صرف کے اگر قرض لینے والا اُس مال کو پیدا کے کام میں لگائیگا اِس نہج

ہے کہ وہ تلف نہووے اور اُس سے جو انتفاع ہو اُس سے سود بھي ادا کرے اور اپني معاش بھي نکالے تو مال مذکور راس المال ملک متصور ہوگا اور جو قرض لینے والا اُس مال کو مالک سے لیکر صرف غیر پیداوار میں خرچ کر ڈالیگا تو وہ راس المال متصور نہوگا بلکہ راس المال سے اُسي قدر کم ہوجاویگا مثلاً عمر نے زید سے ہزار روپیہ قرض لیئے اور اُنکو عمل پیدایش میں غلہ یا سامان دستکاري کے صرف کیا اب ہم کہتے ہیں کہ یہہ روپیہ راس المال ہی کیونکہ وہ مصالحہ اور آلات کے خریدنے اور پرورش و پرداخت میں محنت کرنے والوں کے صرف ہوا گو یہہ روپیہ زید کا راس المال تھا مگر عمر نے اُسکو کام میں لگایا اور جو نفع ہوا اُسمیں سے سود مجرا دے کے باقي میں اپنے بسر کي اب فرض کرو کہ ابراہیم زمیندار نے بعد گروي رکھنے اپني زمین کے زید سے ہزار روپیہ قرض لیئے اور اِس روپیہ کو تعمیر میں کنوؤں اور آلات کشتکاري کے مستغرق کر دیا اِس صورت میں بھي یہہ روپیہ پیدا کے کام میں صرف ہوا اور راس المال رہا بصرف اِس روپیہ کے زمین سے ابراہیم کے زیادہ پیدا ہوگا اور اگر ابراہیم محتاط رہیگا تو آہستہ آہستہ قرض مع سود کے اُتار دیگا اور اپني جائداد کو بیش قیمت بنائیگا اب فرض کرو کہ ابراہیم نے قرض لیئے ہوئے روپیہ کو اپني جائداد کي اصلاح میں صرف نہیں کیا بلکہ اپني اولاد کو دے ڈالا اب اِس روپیہ کا راس المال بنا رہنا یا نہ رہنا موقوف ہی اُنکے طریق صرف کے اگر اولاد مذکور اُسکو پیدا کے کام میں لگائینگي تو وہ راس المال رہیگا اب فرض کرو کہ جو ہزار روپیہ ابراہیم نے قرض لیا اُسکو اُسنے جائداد کي اصلاح میں تو مستغرق نہیں کیا بلکہ اُسکو دعوتیں اور ناچ رنگ میں اُڑانا شروع کیا تھوڑے عرصہ میں وہ بلا حصول کسي عوض کے تلف ہوجائیگا زید تو جتنا دولتمند پہلے تھا اتنا ہي بنا رہیگا کیونکہ اسکے پاس تو جائداد رہن ہی جب چاہے اُس سے اپنا روپیہ وصول کر لے مگر میاں ابراہیم بمقدار ہزار روپیہ کے مفلس ہو جائینگے بعض صاحب فرمائینگے کہ یہہ روپیہ گو جیب سے ابراہیم کے نکل گیا مگر

جنھوں نے اُس سے ایام صرف میں فائدہ اُٹھایا وہ دولتمند ہوگئے اِسکے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ اگر میاں ابراہیم نے یہہ روپیہ قمارخانہ میں ہار دیا یا اُنکے خدمتگذاروں نے اُسکو غبن کر لیا اور جنکے ہاتھہ چڑھا اُنھوں نے اُسکو پیدا کے کام میں لگایا تو وہ تلف نہیں ہوا بلکہ ایک شخص سے دوسروں کي طرف منتقل ہوگیا اور راس‌المال ملک بنا رہا مگر جو میاں ابراہیم نے اُس ہزار روپیہ سے سامان عیش و آرام اور حظایظ نفساني کا خرید کیا اور اُسکو اپني راحت اور آسایش میں صرف کرڈالا تو یہہ سامان بلا دینے کسي عوض کے کہ جو عمل پیدایش کو جاري رکھہ سکے تلف ہوگیا اور گویا راس‌المال ملک سے گھٹ گیا اگر یہہ روپیہ پیدایش کے کام میں لگایا جاتا تو اُس سے محنت کرنے والے پرورش پاتے اور اُنکي محنت سے جو پیدا ہوتا اُس سے عوض اِس روپیہ کا مع انتفاع کے حاصل ہوتا اور وسیلہ پرورش اور پرداخت محنتیوں اور خود میاں ابراہیم کا بنا رہتا اِس فضولي سے میاں ابراہیم کي زید کا کچھہ نقصان نہیں ہوا کیونکہ وہ تو جائداد مرھونہ سے اپنا روپیہ وصول کر سکتا ہے مگر یہہ ہزار روپیہ جو میاں ابراہیم نے فضولي میں خرچ کر ڈالے ملک کے راس‌المال سے گھٹ گئے یعني محنتیوں کي پرورش کا وسیلہ بمقدار ہزار روپیہ کے کم ہوگیا زید کي جو آمدني سود کي اِس صورت میں ہوتي ہے وہ پیداوار سے اُنہیں کے روپیہ کے نہیں ہوتي بلکہ پیداوار سے کسي اور راس‌المال یا آمدني میاں ابراہیم کے اب فرض کرو کہ زید سے سرکار نے ہزار روپیہ قرض لیئے اگر سرکار اِس روپیہ کو تعمیر ریل یا نہروں وغیرہ میں جو عمل پیدایش میں مدد دیتي ہیں صرف کرے تو یہہ روپیہ راس‌المال ملک میں بنا رہیگا مگر جو زر مذکور لڑائي کے اندر گولي باروت یا تنخواہ میں سپاہ کے صرف کر دیا جاے تو وہ بوجھہ صرف ہوجانے کے غیر پیدا کرنے والے کام میں تلف ہو جائیگا اور ملک کے راس‌المال میں اُسي قدر کمي ہوگي ہر چند اِس سے زید کا کچھہ نقصان

نہیں کیونکہ اُسکو تو سود ملتا رہیگا اور اگر وہ چاہے تو بازار میں قرضہ کے تمسک کو بیچ کے اپنا روپیہ وصول کر لے مگر یہہ سود یا روپیہ اُسکو اُسی کے روپیہ کی پیدا سے نہیں ملیگا اُسکا روپیہ تو خرچ میں آتے ہی تلف ہو گیا اور اُسکے تلف ہونے سے ملک کو جو استعداد محنتی لوگوں کی پرورش اور پرداخت کی بمقدار اُسکے روپیہ کے سابق حاصل تھی وہ معدوم ہوگئی *

باب پنجم

درباب چند مسائل اُصولی کے جو راس المال سے تعلق رکھتے ہیں

اول یہہ کہ مقدار محنت کی راس المال پر موقوف ہی یعنی جتنا راس المال ہوگا اُتنی ہی محنت وجود پائیگی اور یہہ امر خود ظاہر ہی کیونکہ جسقدر مصالحہ اور آلات اور سامان خوردونوش محنت کرنیوالوں کے واسطے مہیا اور موجود ہوگا اُسیقدر محنت وجود پاسکیگی ہرچند یہہ امر ظاہر ہی مگر اکثر آدمی اِس اصل کو بھول جاتے ہیں کہ اہل ملک پیداوار محنت حال سے پرورش نہیں پاتے بلکہ پیداوار سابقہ سے یہہ لوگ اُن اشیاء کو صرف میں لاتے ہیں جو پیدا ہوچکی ہیں نہ اُنکو جو آگے کو پیدا ہونگی اور جو چیزیں پیدا ہوچکی ہیں اُنمیں سے ایک جزو قلیل واسطے پرورش و پرداخت محنت پیدایش آیندہ کے ملا کرتا ہی پس ممکن نہیں کہ اِس جزو سے جسکو راس المال کہتے ہیں جتنے محنتیوں کی پرورش ہوسکتی ہی اور جتنا مصالحہ اور آلات فراہم ہوسکتے ہیں اُن سے زیادہ محنت وجود پاسکے باوجود اظہر ہونے اِس مسئلہ اصولی کے عوام الناس یہہ تصور کرتے ہیں کہ سرکار قوانین کے زور سے بلا بڑھانے راس المال کے محنت کی افزایش کرسکتی ہی واضح رہے کہ یہہ نتیجہ غلط فہمی ہی سرکار بطریق غیر صریح البتہ اِتفاکرسکتی

ہی کہ لوگوں کو زیادہ محنتی بناوے یا اُنکی محنت کو زیادہ پیدا کرنے کے لایق کردے مگر ممکن نہیں کہ بلا افزایش کرنے کے راس المال ملک میں وہ کسی نئے کار کو جسمیں محنت کرنیوالے مصروف ہوں وجود دے سکے سرکار کسی جنس کی درآمد کو دوسرے ملک سے بند کرکے اپنے ہی ملک میں اُس جنس کے پیدا کرنے کا سبب ہوسکتی ہی اور عوام الناس اِس سے یہہ غلطی کہا جاتے ہیں کہ سرکار نے نئے کار کو جاری کیا اور اُسکے ذریعہ سے محنت کرنے والوں کے لیئے دروازہ رزق کا کہول دیا مگر جو مسئلہ اصولی مذکورالصدر پر نظر ڈالی جاے یعنی اِس امر پر توجہہ کیجاے کہ مقدار محنت کی راس المال کی مقدار پر موقوف ہی تو ظاہر ہوجائیگا کہ چونکہ مجموع راس المال ملک میں افزایش نہیں ہوئی اِس لیئے جو راس المال اِس نئے کار میں لگا ہی وہ لامحالہ کسی اَور کار سابقہ سے کہنچکر اُسمیں آیا ہی اور جس کار سے وہ کہنچ آیا ہی اُسمیں بہی محنتی لوگوں کی اُسیقدر پرورش ہوتی تہی جتنی کہ اِس نئے کار میں ہوتی ہی پس ظاہر ہوا کہ قانون کے ذریعہ سے محنت میں کچہہ افزایش نہیں ہوئی *

۲ ہرچند مقدار محنت کی راس المال کی مقدار سے محدود ہوتی ہی مگر اِس سے یہہ نتیجہ نہ نکالنا چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اِس غایت کو پہونچ جاتی ہی کیونکہ ممکن ہی کہ ملک میں اُتنی محنت کرنیوالے نہوں جتنوں کو راس المال کام سے لگا سکتا ہو نئی بستیوں میں اکثر ایسا ہوا کرتا ہی اور اُنمیں بہ سبب نہونے کافی تعداد محنت کرنیوالوں کے راس المال ضایع ہوتا ہی راس المال موجود سے بہت سے ایسے آدمی پرورش پاتے ہیں کہ وہ کچہہ پیدا نہیں کرتے یا جتنا پیدا کرتے ہیں اُس سے زیادہ پیداکرسکتے ہیں اگر محنت کرنیوالوں کی اُجرت کم کردیجاے یا اُنکو اُجرت حال پر زیادہ پیدا کرنے کے لیئے مایل کیا جاے یا اُنکے علایق سے کہ راس المال سے پرورش پاتے ہیں کام لیا جاے تو ظاہر ہی کہ

راس‌المال معین کے ذریعہ سے زیادہ محنت کرنے والے کام سے لگ سکتے ہیں جو پیدا کرنیوالا صرف پیدا کرنیوالے محنتی لوگوں کا کہ فی‌الحال کلیہ راس‌المال سے ادا ہوتا ہی ممکن ہی کہ موقوف ہوجائے یا تا طیار ہونے پیداوار کے ملتوی رہے اور اس بچت سے زیادہ مقدار پیدا کرنیوالے محنتی لوگوں کی پرورش پاسکتی ہی بذریعہ ایسے وسایل کے اہل جماعت مختازن موجود سے زیادہ مقدار پیداوار کی طیار کرسکتے ہیں اور جس زمانہ میں کسی آفت ناگہانی کے سبب سے مقدار کثیر راس‌المال اہل جماعت کی تلف ہوجاتی ہی اور باقی کے راس‌المال سے کام چلانا پڑتا ہی اس زمانہ میں بمجبوری ان وسایل کی طرف رجوع کرنی پڑتی ہی جس جماعت میں محنت اس حد تک کہ راس‌المال سے منقود ہوتی ہی نہیں پہونچتی وہاں سرکار اسی طرح سے اسکو حد مذکور کے قریب تک پہونچا سکتی ہی مثلاً بذریعہ لانے محنت کرنے والوں کے دوسرے ملک سے ایک اور طریق زیادہ محنتی لوگوں کو کام سے لگانے کا باختیار سرکار یہہ ہی کہ وہ راس‌المال پیدا کرے یعنی محصول مقرر کرے اور اسکی آمدنی کو پیدا کے کام میں لگائے یا اس سے قرضہ ذمگی سرکار ادا کرے جو روپیہ پائینگے وہ اس سے کوئی نہ کوئی سبیل آمدنی کی نکالینگے اور جزو کثیر زر مذکور کا پیدا کے کام میں لگیگا معلوم رہے کہ جزو کثیر محصول کا اس رقم سے وصول ہوتا ہی جو اہل جماعت اپنے غیر پیدا کرنیوالے صرف کے واسطے رکھتے ہیں کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ عوام‌الناس کل رقم محصول کی اس روپیہ سے ادا نہیں کرتے جسکو وہ پس‌انداز رکھنا چاہتے ہیں بلکہ اکثر اس روپیہ سے جسکو وہ اپنے صرف میں لاتے ہیں یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب بوجہہ اصلاح کے علوم و فنون میں محنت انسانی کے اندر قوت زیادہ پیدا کرنے کی حاصل ہوجاتی ہی تو یہہ زیادتی پیدایش کی فی‌الجملہ زیادہ محنتی لوگوں کو کام سے لگانے کا باعث ہوتی ہی کیونکہ جب پیدایش زیادہ ہوگی تو

غالب ہی کہ کچھہ حصہ اُسکا پس‌انداز ہوکر راس‌المال ملک میں داخل ہوگا اور افزایش راس‌المال کی لامحالہ محنتی لوگوں کی پرورش کا باعث ہوگی *

۳ جس حال میں محنت راس‌المال سے محدود ہوئی لازم آتا ہی کہ جسقدر راس‌المال میں افزایش ہوگی اُسیقدر وہ زیادہ محنتی لوگوں کو کام سے لگاسکیگا اب ہم کہتے ہیں کہ زیادہ محنتی لوگوں کو کام سے لگانے کی کوئی حد خاص معین نہیں ہی اِس تقریر سے ہمارا یہہ دعوی نہیں ہی کہ راس‌المال ایسے کاموں میں نہیں لگتا کہ جنسے محنت کرنیوالوں کی پرورش نہو کیونکہ ایسی صورتیں بہت ہیں مثلاً جب راس‌المال تعمیر میں مکانات اور کلوں کے اور اصلاح میں زمین کے لگایا جاتا ہی وہ محنتی لوگوں کی براے دوام پرورش نہیں کرتا اور دیکھنے میں آتا ہی کہ جب راس‌المال کثرت سے زیادہ ہو جاتا ہی جزو کثیر اُسکا ضرورتاً ایسے کاموں میں صرف ہوتا ہی اور اِن صورتوں میں وہ محنت کا معاون و مددگار ہوتا ہی اُسکی پرورش نہیں کرتا دعوی ہمارا یہہ ہی کہ جو حصہ راس‌المال کا پرورش اور پرداخت میں محنت کرنیوالوں کے صرف ہوتا ہی اگر اُسکی مقدار غیر انتہا درجہ تک بڑھائی جائے تو بھی ممکن نہیں کہ محنتی لوگوں کو کام نہ ملے یعنی اگر افراد اِنسانی محنت کرنے کے لایق موجود ہوں اور اُنکی پرورش کے واسطے غذا مہیا ہو اُنکو ہمیشہ کسی نہ کسی چیز کے پیدا کرنے میں مصروف کرسکتے ہیں واضح راے ناظرین اوراق ہو کہ یہہ جملہ توضیح طلب ہی کیونکہ جسوقت وہ الفاظ عام میں بیان کیا جاتا ہی تو اُسکا تسلیم کرلینا آسان ہی مگر عمل در آمد میں اُسپر قایم رہنا مشکل اور وہ مقولات مشہورہ کے خلاف بھی ہی ہر ادنی اور اعلی کے ذہن میں یہہ بات سمائی ہی کہ واسطے باکار رکھنے غربا کے غیر پیدا کرنیوالے صرف اُمرا کے بہت ضرورت ہی اور اکثر اہل فن یہہ حجت پیش کرتے ہیں کہ اگر

صرف کرنیوالے اپنی آمدنی میں سے نسبت ایک حصۂ خاص کے زیادہ پس انداز رکھینگے اور اُسکو راس المال میں بڑھاوینگے اور اگر ایک جزو خاص کو راس المال ملک سے صرف غیر پیداوار میں نہ لگاوینگے تو نتیجہ اِسکا یہہ ہوگا کہ راس المال افزودہ بیکار جائیگا کیونکہ جو سامان اُس سے پیدا کیا جائیگا اُسکی بکری نہوگی مگر معلوم رہے کہ ایسا تصور دلمیں لانا نتیجہ غلطفہمی ہی او یہہ غلطی اِس سبب سے سرزد ہوتی ہے کہ تحقیقات میں بجاے اِس کے کہ قدم بقدم چلیں محقق دفعتاً نتایج عامہ کی طرف دوڑ جاتے ہیں ہر شخص کے ذہن میں یہہ بات آسکتی ہی کہ اگر اہل جماعت کی ساری غذا اور کل مصالحہ اور آلات قبضہ میں کسی سرکار رحیم اور فیاض کے ہوں تو سرکار مذکور اُن لوگوں سے جنکو وہ غذا دیگی پیدا کرنے والی محنت لیسکتی ہی اور اُسکو یہہ دغدغہ لاحق نہوگا کہ پیدا کرنے والی محنت کس کام میں مصروف کیجاے کیونکہ جبتک ایک بھی حاجت کسی کی اہل جماعت سے باقی رہیگی محنت اہل جماعت کی پیدا کرنے میں اُس شی کے مصروف ہوسکیگی جو حاجت مذکور کو رفع کرے *

اب جاننا چاہیئے کہ قابضان راس المال جب اپنے راس المال میں افزایش کرتے ہیں وہ بعینہٖ وہی کام انجام دیتے ہیں جو ہمنے جملہ اُولیٰ میں فرض کرلیا ہی کہ سرکار فیاض انجام دیتی ہی اب فرض کرو کہ قابضان راس المال اور مالکان زمین کے دل میں یہہ بات سما گئی کہ خرچ میں فضولی کرنا اور سامان عیاشی کو برتنا باعث اعزاز نہیں اور اس خیال کے دل میں جمنے کے سبب سے اُنہوں نے ترک حظ نفسانی کرکے انتفاع کے پس انداز یعنی حصۂ فاضل کو جمع کرنا شروع کیا یا یہہ پرہیزگاری بحکم سرکار اُن پر واجب ہوگئی پس ظاہر ہی کہ اُن کا غیر پیدا کرنے والا صرف بہت کم ہو جائیگا ایسی صورت میں اہل حجت سوال کرتے ہیں کہ راس المال افزودہ کس کام میں لگیگا اور جو سامان اُس سے

بنایا بھی جاے اُسے کون مول لیگا ایسی صورت میں تو پہلے ہی کے بنے ہوئے سامان کی خریداری نہوگی بموجب انکے قول کے سامان مذکور گوداموں میں پڑا پڑا سڑکر خراب ہوجائیگا اور جب تک راس المال گھٹ کے بمقدار ضرورت واقعی نرہیگا تب تک یہی حال بنا رہیگا مگر واضح رہے ناظرین اوراق ہو کہ ایسا امر زبان پر لانا گویا معاملہ کی ایک ہی جانب کو دیکھنا ہی صورت مفروضہ میں بلاشبہہ اشیاء حظائظ نفسانی اور عیش و کامرانی کی مانگ صاحبان راس المال اور مالکان زمین کی نہ رہیگی مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ جب یہہ لوگ اپنی آمدنی کو راس المال میں بدلتی ہیں وہ صرف کرنے کی قوت کو معدوم نہیں کرتے بلکہ اُس کو اُن محنتی لوگوں کی طرف منتقل کردیتے ہیں جنکو کام سے لگاتے ہیں اب ہم کہتے ہیں کہ محنتی لوگوں کی کیفیت دو حال سے خالی نہوگی یعنی یا تو باندازِ افزایش راس المال کے اُن کی تعداد میں افزایش ہوگی یا افزایش نہوگی اگر افزایش ہوئی تو کچھہ دقت پیش نہیں آتی کیونکہ اِس صورت میں بعوض سامان عیش ایک گروہ خاص جماعت سابق کے راس المال افزودہ سے سامان حاجات اُن لوگوں کا بنایا جائیگا جو تعداد میں نسبت سابق کے زیادہ ہوگئی اور عوض اُس کام کا ہوجائیگا جو اہل راس المال اور قابضان زمین کی بدمزگی سے بند ہوگیا نسبت سابق کے اِتنا فرق ہوگا کہ اب حاجات ضروری کا سامان بنایا جائیگا پہلے عیش و کامرانی کا بنایا جاتا تہا اب فرض کرو کہ باندازِ فزایش راس المال کے آبادی میں جماعت کے افزایش نہیں ہوئی اِس صورت میں جو شی عیش و کامرانی میں صاحبان راس المال اور مالکان زمین کے صرف ہوتی تہی وہ محنت کرنے والوں میں بصورت اُجرت زاید کے تقسیم ہوگی اور محنتیوں کو نسبت سابق کے زیادہ آسایش پر دسترس ہوگی اور وہ بعض اشیاے عیش کو بھی برتنے لگینگے اور جو راس المال پہلے اشیاے حظائظ نفسانی چند اشخاص خوش نصیب کے پیدا کرنے میں لگتا تہا وہ اب بھی اُسیطرح کے

کام میں صرف هوگا پہلے کی نسبت سے اتنا فرق هوگا که پہلے چند متمول
عیش اور کامرانی سے بسر کرتے تھے اب اشیاء حظایظ عموماً اهل جماعت
کو نصیب هونگی راس‌المال اور پیدایش میں اُس زمانه تک افزایش کا
هونا ممکن هی جب تک بشرط کام کیئے جانے محنت کرنے والوں کے
ایک ایک فرد کو هر شی پر جو دولت سے بہم هوسکتی هی دسترس
مگر هوجائے اسکے ساتهه یهه ضرور هی که محنت کرنیوالوں کی محنت میں اُن
جمع اشیاء کے پیدا کرنے کی قوت حاصل هو جو اُن سب کے صرف
کے واسطے مکتفی هوں پس یہاں سے معلوم هوا که دولت کی حد کمی پر
تعداد صرف کرنے والوں کی موقوف نهیں هی بلکه کمی پر تعداد پیدا
کرنے والوں اور اُن کے پیدا کرنے کی قوت کے هر افزیش راس‌المال کی یا
تو محنت کے واسطے ذریعه زیاده کام کا هوتی هی یا اُس کو زیاده اُجرت
دلاتی هی یعنی یا تو وه ملک کو زیاده دولتمند کرتی هی یا محنت کرنے
والوں کو اگر زیاده آدمی کام کرنے کیواسطے ملتے هیں تو کل پیداوار میں ملک
کی افزایش کرتی هی اور اگر آدمی بمقدار سابق رهتے هیں تو اُن کو زیاده
اُجرت دلاتی هی اور شاید بوجهه دلانے زیاده اُجرت کے اُن لوگوں کو زیاده
سعی کرنے پر آماده کرکے باعث افزایش کا پیداوار میں هوتی هی *

۳ دوسرا مسئله اُصولی متعلق راس‌المال کے اُس مخزن سے علاقه
رکهتا هی جس سے راس‌المال نکلتا هی واضح هو که راس‌المال نتیجه
بچت هی هر چند یهه امر بیان سے جو اوپر هوچکا هی ثابت هی تاهم
اُس کی توضیح کرنی ضرور حالی واسطے ناظرین اوراق هو که اگر ساری فردیں
کسی جماعت کی اپنے حاجات کی رفع کرنے میں اپنی ذات کے بنائی هوئی
پیداوار کو کلیه اور کل آمدنی کو جو اُنهیں دوسروں کی پیداوار سے حاصل
هوتی هی صرف کرڈالا کریں تو ظاهر هی که راس‌المال میں افزایش نهو
ابتدا میں سارا راس‌المال باستثناء ایک جزو خفیف کے نتیجه بچت
تها همنے جو یهه کہا که باستثناء جزو خفیف کے اُس کی وجهه یهه هی

کہ جو آدمی اپنے ہی لیئے محنت کرتا ہی ممکن ہی کہ وہ اپنی ساری پیداوار کو اپنی ذات پر صرف کرڈالے اور محتاج رہے اور ذخیرہ اُن اشیاے حاجات کا جسوقت حاصل ہو فصل یا فرصت ہونے اُس کی جنس کے وہ بسر کرتا ہی ہرچند حقیقت میں راس المال ہوتا ہی مگر اُس کی نسبت ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بچایا یعنی پس انداز کیا گیا کیونکہ وہ بہ تمامہ رفع کرنے میں اُس کی حاجات کے صرف ہوتا ہی اور شاید اپنی سرعت سے کہ گویا سستی میں صرف کیا گیا ہم تصور کرسکتے ہیں کہ مختلف قبایل مختلف قطعات پر زمین کے آباد ہوئے اور ہر قبیلہ اپنی ہی پیداوار پر اپنی بسر کرتا ہی اور جو پیدا کرتا ہی اُسے بہ تمامہ صرف میں لے آتا ہی مگر ان قبایل کو بھی اپنی پیداوار میں سے بقدر بیج کے ضرور بچا رکھنا پڑیگا پس ایسی نہایت سادہ حالت میں بھی جماعت کے ضرور ہی کہ کچھہ ذخیرہ پس انداز موجود ہو لوگوں کو اپنے صرف سے زیادہ پیدا کرنا پڑا ہوگا یہ جو پیدا کیا ہوگا اُس میں سے کم صرف میں لایا ہوگا اور جو یہہ لوگ غیر آدمیوں سے کام لینا چاہیں یا جتنا آپ پیدا کرتے ہیں اُس سے زیادہ پیدا کرنے کی خواہش کریں تو اُن کو بالضرور اور بھی زیادہ پس انداز رکھنا چاہیئے جو شی کوئی آدمی اپنے سے کسی غیر شخص محنت کرنے والے کی پرورش اور پرداخت میں صرف کرتا ہے وہ بچت ہی سے فراہم آتی ہی یعنے جس کسی نے اُس کو پیدا کیا ہوتا ہی وہ اُسے اپنے صرف میں لانے سے باز رہتا ہی یہاں سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ کل راس المال اور خصوصاً جمیع افزایش راس المال کے نتیجہ بچت ہی جماعت کی نا ایمنی کی حالت میں اکثر ایسا ہوا کرتا ہی کہ جس شخص کے پاس راس المال ہوتا ہی اُسنے اُس کو پس انداز نہیں کیا ہوتا ہی بلکہ قوی بزور اپنے قوت کے بواسطہ غصب دوسرے کے پس انداز پر قابض ہوجاتا ہی اُن جماعتوں میں بھی جہاں مال محفوظ تھا اکثر افزایش راس المال کی بوجہہ تنگی معاش پیدا کرنے والوں کے ہوئی ہی

تفصیل اِس اجمال کی یہہ ھی کہ ایسی جماعتوں میں پیدا کرنے والے اکثر غلام ہوا کرتے تھے جسقدر اُن سے پیدا ہوسکتا تھا مالک پیدا کراتے تھے اور مالکوں کی نفسانیت اور بے دردی جسقدر کم دلانے کی اجازت دیتی اُتنا کم دیتے تھے مگر پس‌انداز جبری بھی راس‌المال کی افزایش کا باعث نہوتا اگر مالک غلاموں کے برضامندی خود اُس میں سے کچھہ نہ بچاتے جتنا غلام پیدا کرتے اور صرف میں نہ لاتے تھے اگر اُس سب کو مالک اپنے صرف میں لے آتے تو وہ اپنے راس‌المال کو نہ بڑھا سکتے اور غلامان زاید کی پرورش و پرداخت نکرسکتے پرورش کرنا غلاموں کا حاوی ھی اِس تصور کو کہ پرورش کرنے کے ماقبل کچھہ پس‌انداز جمع تھا یعنی کم سے کم غذا تو ذخیرہ میں جمع تھی ممکن ھی کہ یہہ پس‌انداز مالک نے جمع نہ کیا ھو بلکہ غلاموں نے بحالت آزادی فراھم لایا ھو اور غصب و لڑائی جو باعث زوال آزادی ہوئی اُسی نے پس‌انداز مجتمع کو فتاح کیطرف منتقل کردیا چند صورتیں ایسی ھیں کہ اُن کے اندر راس‌المال کے جمع ہونے کا طریق پس‌انداز کے مفہوم کے مطابق نہیں ہوتا مثلاً اگر یہہ کہا جاے کہ طریق بڑھانے راس‌المال کا صرف یہی ھی کہ مقدار پس‌انداز کی زیادہ کیجاے تو شاید یہاں سے یہہ تصور کیا جائیگا کہ آدمیوں کو اپنی معاش اور حاجات میں تنگی کرنی چاھیئے مگر ظاھر ھی کہ جو شی محنت کے پیدا کرنیکی قوت میں باعث توفیر کا ہوگی وھی ایسے ذخیرہ پیداوار زاید کو وجود میں لائیگی کہ جس سے پس‌انداز کیا جاے اور نتیجہ اُس کا صرف یہی نہیں ہوگا کہ راس‌المال بلا زیادہ تنگی معاش کے بڑھیگا بلکہ اھل جماعت باوجود زیادتی صرف ذاتی کے راس‌المال کو بھی بڑھا سکینگے اِس صورت میں بھی جو زیادہ بچت رھیگی وہ بھی پس‌انداز کہلائیگی ھرچند زیادہ صرف ہوگا مگر مقدار کثیر بچ بھی رھیگی اِس صورت میں صرف کی نسبت سے پیدایش زیادہ ہوگی اور ھم یہہ کہہ سکتے ھیں کہ پس‌انداز زیادہ ہوا پیدایش کی نسبت سے کم خرچ کرنے کا نام بچت ھی اور بھی

مخزن افزایش راس‌المال هی کچهہ ضرور نہیں کہ مطلق کم خرچ کرنے سے راس‌المال بڑهایا جاے خلاصہ یہہ کہ پیدایش سے کم خرچ کرنا یا خرچ سے زیادہ پیدا کرنا باعث بچت یعنی پس‌انداز هی اور یہي بچت یا پس‌انداز مخزن راس‌المال هی *

۵ تیسرا مسئلہ اصولي متعلق راس‌المال کے اور مسئلہ پیوستہ سے زیادہ هم پیوند یہہ هی کہ راس‌المال هرچند بچائي هوئي شی کا نام هی تاهم وہ صرف میں آتا هی مفہوم بچت کا اُس کو حاوي نہیں هی کہ جو شی بچائي جاے وہ صرف میں نہ آئے یا اُس کا صرف ملتوي رهے بلکہ اِس امر کو کہ بصورت صرف هونے کے اُس شخص کے صرف میں نہ آئے جسنے اُس سے بچایا یا پس‌انداز کیا هو اگر شی مذکور کو آیندہ کے صرف کے لیئے رکهہ چهوڑیں تو اِس کا نام ذخیرہ کرنا هی اور جبتک شی مذکور ذخیرہ میں رهیگي صرف میں نہ آئیگي اگر اُسکو راس‌المال گردان کر کام میں لگائیں تو ضرور صرف هوجائیگي گو مالک کے صرف ذاتي میں نہ آئے ظاهر هی کہ کام میں لگانے کیوقت اُس کے ایک حصہ کا مبادلہ اوزار اور آلات سے هوجاتا هی اور یہہ اوزار اور آلات بہ تمادي ایام برتاؤ میں آنے سے گهس جاتے هیں دوسرے حصہ کا معاوضہ بیج اور مصالحہ سے هوتا هی اور یہہ پیدایش کے عمل میں صرف هوجاتے هیں تیسرا حصہ مزدوروں کو اُجرت میں ملتا هی اور وہ اُن کے مایحتاج میں خرچ هوتا هی اگر مزدور اپني اُجرت سے کچهہ پس‌انداز کرتے هیں تو اُسکو وہ کسي ساهوکار کي دکان یا کارخانہ میں جمع کردیتے هیں اور وهاں وہ بطور راس‌المال کے کام میں لگ کے صرف هو جاتا هی *

یہہ امر جو اوپر مذکور هوا ایک بڑي مثال اِس بات کي هی کہ مسایل اُصولي پر اِس فن کے توجہہ کامل کرني ضرور هی مسئلہ مذکور الصدر سمجھا مسایل سے اِس فن کے بہت هي سیدها اور آسان هی مگر اُسکي تفہیم میں جسقدر سعي کي هوگي اُسپر اُسکي کیفیت ظاهر نهوئي

ہوگئی یہہ مسئلہ جب اول دفعہ عوام کے سامنے بیان کیا جاتا ہی تو اکثر اُسکو باور نہیں کرتے اور جہلا کے خیال میں تو یہہ بات ہرگز نہیں آتی کہ جو شی بچائی جاتی ہی وہ صرف میں آتی ہی اُن کے نزدیک بچانا گویا جمع کرنا ہی اور یہہ بچانا اُنکے نزدیک پسندیدہ و قابل جواز ہی بشرطیکہ بچانے والا پس‌انداز کو بخیال پرورش و پرداخت اپنے قبایل یا کسی اَور کام کے جمع کرے مگر اُنکے خیال میں یہہ بات نہیں آتی کہ بچت اَور لوگوں کو فائدہ پہونچاتی ہی بچانا اُنکے نزدیک اسکے ہم معنی ہی کہ کوئی چیز واسطے اپنی ذات خاص کے ذخیرہ کیجاے اور خرچ کرنا اُنکے نزدیک بچائی ہوئی چیز کا اور لوگوں میں تقسیم کردینا ہی جو آدمی اپنا مال کو غیر پیدا کرنے والے صرف میں لگاوے اُسکی نسبت یہہ لوگ ایسا کہتے ہیں کہ اُسنے لوگوں کو فیض پہونچایا اور ایسے آدمی کو یہہ لوگ بہت عزیز رکھتے ہیں حتیٰ کہ جو آدمی دوسرے کے مال کو بہ بہانہ قرض یا عاریت لیکے خرچ کرڈالے اُسکو بھی وہ دل سے عزیز رکھتے ہیں اور اُسکی فیض‌رسانی کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ دیکھو یہہ کیسا مخیر اور بافیض ہی واضح راے ناظرین اوراق ہو کہ یہہ غلطی اِس وجہہ سے وجود پاتی ہی کہ بچانے اور خرچ کرنے کے جو نتائج ہیں اُنمیں سے چندھی پر توجہہ ہوتی ہی اور باقی کے نتایج جو نظر سے دور رہتے ہیں وہ ذہن میں بھی نہیں آتے جو شی بچائی جاتی ہی اُسکے تعاقب میں نظر فقط صندوق خیالی تک جاتی ہی اور وہاں اُسے مقفل چھوڑ دیتی ہی اور جو شی صرف میں آتی ہی اُسکا پیچھا باصرہ وہیں تک کرتی ہی کہ وہ نوکروں اور تاجروں کے ہاتھہ میں پہونچ جاے یعنی دونوں صورتوں میں نظر دیکھنے والے کی عموما منزل اخیر تک نہیں جاتی بچانا بارادہ پیدایش پذیدہ اور صرف کرڈالنا اول منزل میں اپنے عملوں کے ایک دوسرے کے مطابق ہیں یعنی دونوں صورتوں میں اُنکا اول نتیجہ صرف ہی یعنی ایک

حصہ دولت کا غارت کیا جاتا هی فرق اِتنا هی کہ اشیاے صرف اور صرف کرنیوالے مختلف هوتے هیں ایک صورت میں آلات گھس جاتے هیں مصالحہ صرف هو جاتا هی اور مزدوروں کو جو کپڑا اور غذا ملتي هی وہ صرف میں آجانے سے غارت هوجاتي هی دوسري صورت میں اشیاے حظایظ کا زوال برروے کار آتا هی پس یہاں تک باعتبار دولت ملکي کے نتیجہ دونوں عملوں کا ایک هي هوتا هی یعني ایک مقدار معین دولت کي غارت هوجاتي هی مگر دوسرے قسم کے صرف میں اول هي منزل صرف کي منزل اخیر هوا کرتي هی یعني ایک حصۂ معین پیداوار محنت کا غایب هوجاتا هی اور اُسکا کچھہ نشان باقي نہیں رهتا بخلاف اِسکے جو آدمي پس‌انداز کرتا هی وہ ایام صرف میں اُسکے محنتي لوگوں کو بر سر کار رکھتا هی اور یہہ محنتي صرف مذکور کا عوض کرتے جاتے هیں اور آخر کار کل صرف کا عوض کامل معہ افزایش کے وجود میں لاتے هیں اور چونکہ اِس عمل کي بلا نئي بچت یا پس‌انداز کے لانعد مراتب تک تکرار هوسکتي هی تو جو شی ایکبار بچائي جاتي هی آسکے ذریعہ سے باندازِ آسکي مقدار کے محنتي براے دوام پرورش پاسکتے هیں اور آسکي بدولت یہہ محنتي سال بسال اپني معاش معہ نفع کے پیدا کرتے رهتے هیں *

اصل کیفیت اِن معاملات کي جو صفائي سے لوگوں کے ذهن میں نہیں آتي اِسکا یہہ سبب هی کہ روپیہ کا قدم درمیان هی چونکہ سارا صرف بذریعہ روپیہ کے هوتا هی اِس لیئے اُسي پر سب کي نظر پڑتي هی اور چونکہ اُسکي ذات کو زوال نہیں آتا وہ فقط ایک کے هاتھہ سے دوسرے کے هاتھہ میں چلاجاتا هی اِس لیئے لوگوں کو اُس مال کے زوال پر نظر نہیں رهتي جو غیر پیدا کرنے والے صرف میں غارت هو جاتا هی اِس لیئے ظاهر کے دیکھنے والے بهي سمجھتے هیں کہ مسرف کے هاتھہ سے دولت نکلکر دوسرے کے هاتھہ میں چلي گئي ایسا

سمجھہ لینا گویا دولت اور روپیہ کو ایک هي شی تصور کر لینا هی دولت جو زوال پذیر هوئي روپیہ نہیں تھا وہ تو سامان حظایظ کو مشتمل تھي جو روپیہ سے خریدي گئي تھي اور چونکہ یہہ سامان بلا عوض زوال پذیر هوئے اِس لیئے بمقدار اُنکي قیمت کے کل جماعت بےمایہ هوگئي شاید بعض صاحب فرمائینگے کہ سامان حظایظ مثل شراب و اشیاے سواري و آرایش وغیرہ از قسم غذا و اوزار اور مصالحہ کے نہیں هیں اور وہ کسي حالت میں پرورش اور پرداخت میں محنت کے صرف نہیں هو سکتے وہ تو لا محالہ غیر پیدا کرنے والے صرف میں کام آئینگے اِس صورت میں ظاهر هی کہ جماعت کي دولت کا زوال تو اُسي وقت هوا جب وہ بنایا گیا نہ کہ جب وہ صرف میں آیا محرر اوراق اِس امر کو وهیں تک تسلیم کرتا هی جہاں تک دلیل کے لیئے ضرورت هی اور کہتا هی کہ یہہ اعتراض بہت بر محل هوتا اگر سامان مذکور ایسے ذخیرہ موجود سے بنایا جاتا کہ جسمیں جبر نقصان نہوا کرتا مگر چونکہ جب تک صرف کرنے والے موجود هوا کرتے هیں یہہ سامان بنتا هي رهتا هی بلکہ جتني مانگ زیادہ هوتي هی اُتنا هي مقدار میں زیادہ بنایا جاتا هی اندریں صورت اگر مسرف هزار روپیہ سال فضولي میں خرچ کرنا چاهے تو هزار روپیہ کے انداز میں وہ محنت کرنے والوں کو ایسي چیزوں کے بنانے میں مصروف رکھیگا جو پیدا کے عمل میں کچھہ کام نہ آئینگي اور محنت اِن لوگوں کي باعتبار افزایش دولت ملکي کے بیکار جائیگي اور جسقدر غذا اور مصالحہ اور اوزار سال بسال یہہ محنتي صرف کرینگے اُسي قدر مقدار ذخیرہ اهل جماعت کي جو عمل پیدایش میں کام آتا هی کم هوتي جائیگي جس انداز سے اهل جماعت میں میلان واسطے صرف کرنے اشیاے حظایظ کے هوا کرتا هی اُسي انداز سے محنت ملک کي اشیاے مذکور کے بنانے میں مایل هوتي هی اور نتیجہ اِسکا صرف یہي نہیں هوتا کہ پیدا کرنے والي محنت کا کام گھٹ جاتا هی بلکہ غذا اور آلات

وغیرہ جو وسایل اُس کام کے ہوتے ہیں بمقدار کم وجود رکھتے ہیں المختصر پس‌انداز کرنا کل جماعت کو ہمراہ ہر فرد کے دولتمند کرنا ہی اور خرچ † کرنا مفلس یعنی جماعت عموماً بمقدار اُس سرمایہ کے جو پرورش اور امداد میں پیدا کرنے والی محنت کے صرف ہوتا ہی دولتمند ہوتی جاتی ہی اور بہ انداز اُس سرمایہ کے جو وہ اپنے ذاتی خرچ میں صرف کرتی ہی مفلس *

---

† منقوش خاطر ناظرین اوراق رہے کہ جتنی دولت مسرف خرچ کر ڈالتا ہی وہ بچشم ظاہر اوسکی جیب سے نکلکر خرچ ہو جاتی ہی مگر معلوم رہے کہ وہ کلیۃ دولت ملکی سے زایل نہیں ہوتی کیونکہ خود فضولی میں مسرف کے ایسے اسباب جمع آتے ہیں جو کسی قدر زوال دولت کا عوض کرتے رہتے ہیں مثلاً عیاں ہی کہ اول تو مسرف حساب کے رکھنے میں بے پروا ہوا کرتے ہیں اور دولت کی اونکو کچھہ قدر نہیں ہوتی اونکے خادم مالک کو غافل پا کے اوسکے عین‌المال سے غبن کر کے اپنا گھر بھرتے ہیں اور چونکہ اکثر اونمیں کے جز رس اور کفایت شعار ہوتے ہیں اس غبن کیئے ہوئے مال میں سے کچھہ حصہ صرف ذاتی میں کفایت سے خرچ کرتے ہیں اور باقی کو بنج بیوپارمیں لگاتے ہیں جو حصہ مال غبن کا بیوپار میں لگا وہ گو جیب سے مسرف کے نکل گیا مگر دولت ملکی سے زایل نہیں ہوا دوسری صورت یہہ ہی کہ مسرف خرید و فروخت کے کام میں محتاط نہیں ہوتے اونکو جنس مطلوب سے غرض ہوتی ہی قیمت کا کچھہ خیال نہیں ہوتا اکثر ایسا ہوا کرتا ہی کہ کہ جو اشیاء اونکے صرف میں آتی ہیں وہ بازاری نرخ سے دوچند اور سہ‌چند قیمت پر اونکو ملا کرتی ہیں جب یہہ اشیاء صرف میں آنے کے سبب سے زایل ہو جاتی ہیں تو گویا کل قیمت اونکی جو مسرف کی جیب سے گئی زایل نہیں ہوئی ملکی دولت میں سے تو اوسی قدر زایل ہوئی جسقدر اشیاء مذکور کی قیمت اصلی تھی جس قدر تاجروں اور بیوپاریوں نے مال کی اصلی قیمت سے زیادہ دام لیئے وہ اونکو بچ رہے یعنی وہ مسرف کی جیب سے نکل کے بیوپاریوں کی جیب میں آگئے دولت ملکی سے زایل نہیں ہوئے تیسری صورت جب مسرف کے دل میں دفعتاً کسی خاص شی کے زیادہ صرف کرنے کا شوق پیدا ہوجاتا ہی اور جنس کی معمول سے زیادہ رسد نہیں ہوتی تو اُسکی قیمت چڑھتی ہی حتی کہ خریدنا اُس کا استطاعت سے معمولی خریداروں کے باہر ہوجاتا ہی اور وہ اُس کے صرف کرنے سے ہاتھہ کھینچ لیتے ہیں اِس صورت میں کل افزودہ قیمت جنس مذکور کی جیب سے مسرف کے جاتی ہی اور اصلی قیمت نسبت سے جسقدر بیوپاری زیادہ قیمت لیتے ہیں وہ اُن کے راس‌المال میں رہتی ہی ۱۱

۶ اب پھر مسئلہ اصولي کي طرف رجوع کي جاتي ھی واضح ھو کہ جو شی پیدا کي جاتي ھی وہ صرف میں آتي ھی خواہ پس‌انداز ھو خواہ دیگر اشیاء جو عوام کے نزدیک صرف میں آتي ھیں اور پس‌انداز اُسیقدر جلد صرف ھوتا ھی جسقدر کہ دیگر اشیاء مگر حقیقت اِس مسئلہ کي احتجاب سے زبان متعارف کے مستور رھتي ھی مثلاً جب عوام زمانہ قدیم کي دولت کا ذکر کرتے ھیں یا اُس مال کا جو بزرگوں سے ارث میں وارثوں کو پہنچتا ھی تو یہہ قیاس کیا جاتا ھی کہ جو دولت پہلے وقت کے لوگوں سے اِس زمانہ کے آدمیوں کي طرف منتقل ھوئي اُس کو پیدا ھوئے زمانہ گذرا یعني سال حال میں کوئي حصہ راس‌المال ملک کا بجز اُسکے جو مقدار سابق پر افزود ھوا پیدا نہیں ھوا مگر صورت اصلي اِس معاملہ کي اِس قیاس کے خلاف ھی کیونکہ ھر ملک کي دولت موجود کا حصہ کثیر سال حال ھي میں لوگوں کي محنت سے پیدا ھوا کرتا ھی اگر غور سے دیکھا جاے تو دریافت ھوجائیگا کہ کل دولت جو کسي ملک میں اب موجود ھی اُس کا تھوڑا ھي حصہ شاید دس برس پہلے وجود میں آیا ھوگا پیدا کرنے والے راس‌المال موجود میں سے بجز مکانات اور کارخانوں اور آلات اور کلوں کے شاید دس برس پہلے کچھہ وجود نہ رکھتا ھوگا اور ان اشیاء میں سے بھي چند ھي قایم رھي ھوتیں اگر اُن کي درستي اور مرمت اِس عرصہ میں بصرف محنت جدید نہوئي ھوتي زمین

دولت ملکي سے زایل نہیں ھوتي اور چونکہ بہ سبب زیادتي قیمت کے معمولي خریدار دو جنس کے صرف کرنے سے باز رھتے ھیں تو بقدر قیمت اُسقدر جنس کے جو وہ صرف کرتے اُن کو بچت رھتي ھی اور یہہ بچت مسرف کي فضولي کے کچھہ حصہ کا عوض کرکے دولت ملکي میں اسقدر زوال نہیں آنے دیتي جتنا دوسري صورت میں برروے کار آتا اگر باوجود گراني قیمت کے معمولي خریدار اجناس گران کے خریدنے اور صرف میں لانے سے باز نہ آئیں تو افزودہ قیمت اُن کي جیب سے نکل کے بیوپاریوں کي جیب میں داخل ھوگي دولت ملکي سے تو اوسي قدر زایل ھوگي جسقدر شی صرف شدہ کي اصل قیمت ھوگي

البتہ قایم رہتی ہی اور وہی ایسی شی ہی جو قایم رہتی آئی ہی ہر شی جو پیدا ہوتی ہی زوال پاتی ہی اور بعض اشیاء تو ایسی ہیں کہ اُن میں زوال بہت جلد راہ پاتا ہی اکثر قسمیں راس‌المال کی باقتضاے طبیعت اِس قابل نہیں کہ دیر تک قایم رہ سکیں اشیاء مصنوعی میں سے چند ہی ایسی ہیں کہ اُن کو دیر تک قیام رہ سکتا ہی روضۂ تاج گنج اور جامع مسجد دہلی اور اِس قسم کی دیگر عمارات البتہ مرمت ہونے کے سبب سے دیر سے برپا ہیں مگر معلوم رہے کہ یہہ عمارات پیدایش کے عمل کی اعانت کے لیئے نہیں بنائی گئی ہیں باستثناء نہروں اور پلوں اور تالابوں اور بندوں اور کنوؤں کے اُن عمارات سے جو محنت کے کاموں میں مدد دیتی ہیں چند ہی شاید ایسی ہونگی جو مدت‌دراز تک قایم رہ سکیں اِس قسم کی عمارتیں ٹوٹنے اور بگڑنے سے سلامت نہیں رہ سکتیں اور اُن کو اِس نظر سے مستحکم بناتے ہیں کہ دیر تک قایم رہیں کفایت بھی نہیں راس‌المال کا قایم رہنا اِسپر موقوف نہیں ہی کہ اُسکی حفاظت کیجاے بلکہ اس پر کہ بار بار پیدا کیا جاے ہر حصہ راس‌المال کا برتاؤ میں آنے کے سبب سے زوال پاتا ہی اور عموماً یہہ زوال اُس کے پیدا ہوتی ہی صورت ظہور کی پکڑتا ہی مگر جو اشخاص اُس کو غارت کرتے ہیں وہ غارت کرنے کے عمل میں اُس کو زیادہ پیدا کرتے جاتے ہیں راس‌المال کا بڑھنا آبادی کی افزایش کے مشابہہ ہی جو آدمی پیدا ہوتا ہی وہ مرتا ہی مگر ہرسال تعداد پیدا ہونے والوں کی مرنے والوں کی تعداد سے زیادہ ہوتی ہی اور آبادی اِس لیئے روز بروز ترقی پکڑتی ہی گو حال کی آبادی میں اُن لوگوں میں سے کوئی نہو جو پچاس یا ساٹھہ برس پہلے موجود تھیں *

۷ یہہ دایمی صرف میں آ جانا اور پھر پیدا ہونا راس‌المال کا اُس امر کی توضیح کرتا ہی جو کہ اکثر باعث تحیر ہوتا ہی یعنے اکثر دیکھنے میں آتا ہی کہ ایک ملک حالت تباہی سے بہت جلد آسودگی حاصل

کرتا هی تهوڑے هي زمانہ میں جمیع اثار تباهي اور خرابي کے جو زلزلوں اور طوفانوں اور جنگ و پیکار سے صورت ظہور کي پکڑتے هیں زایل هوجاتے هیں غنیم ملک کو احراق اور گردن زني سے تباہ کرڈالتا هی اور سارا مال منقولہ جو اُس میں ملتا هی یا تو اُس کو ضایع کرتا هی یا مال غنیمت سمجهکر اپنے ملک کو لیجاتا هی اور جمیع باشندہ ملک مغلوب کے تباہ اور خستہ حال هوجاتے هیں مگر تهوڑے هي دن بعد اِس تباهي کے وہ اپني اصلي حالت کي طرف آسودگي اور فارغ البالي کے عود کرتے هیں اور یہہ قوت اصلاح جس کو مدبر طبیعت کہتے هیں یا تو باعث تحیر هوتي هی یا واسطے ثبوت عجیب قدرت پس انداز کے جو عرصہ قلیل میں سخت تباهي کا جبر کر سکتي هی بطور دلیل کے پیش کي گئي هی مگر معلوم رهے کہ اِس معاملہ میں کوئي امر غیر معمولي کہ باعث تحیر هو پایا نہیں جاتا کیونکہ جن اشیاء کو غنیم تباہ کرتا هی وہ هاتهہ سے خود اهل جماعت کے تهوڑے عرصہ میں غارت هو جاتیں اور جو دولت یہہ لوگ جلد دوبارہ پیدا کرتے هیں اُسکے پیدا کرنے کي ضرورت پیش آتي اور هر حال میں وہ پیدا کي جاتي دونوں صورتوں میں بجز اِسکے اور کسي بات میں فرق نہیں آتا کہ ایک صورت میں پیدا کرنے والوں کو عمل پیدایش میں پیداوار سابق کے صرف کرنے پر دسترس نہیں هوتي هی اور دوسري صورت میں هوا کرتي هی پس یہاں سے ظاهر هی کہ امکان جلد جبر هوجانے مصائیب اور نقصان کا موقوف هی اوپر عدم تباهي آدمیوں ملک کے یعني اگر محنت کرنے والے بوقت غلبہ غنیم کے ملک سے خارج نہ کیئے جائیں اور بعد تباهي بهوکے نہ مریں تو وہ اپني محنت اور اپنے هنر و علم سے باستعانت اپني زمین کے جسکو زوال نہیں آتا اور کارخانجات کے جنمیں تهوڑا نقصان راہ پاتا هی مثل سابق کے پیداوار طیار کر سکینگے کیونکہ لوازم پیدایش سے اکثر چیزیں اُنکے پاس موجود هوتي هیں اگر تباهي کے بعد اُنکے پاس اِس قدر غذا یا مال کہ وسیلہ غذا هی بچ رهے کہ وہ زندہ اور کام کرنے کے لایق بنے رهیں تو تهوڑے هي

دنوں میں وہ صرف اپنی معمولی محنت سے پہلے زمانہ کے برابر پیداوار طیار کرلینگے اور دولت اور راس‌المال پر مثل سابق کے قابض ہوجائینگے اور نہ یہہ معاملہ کچھہ عجیب قدرت پس انداز کے جیسا کہ عوام سمجھتے ہیں ظاہر کرتا ہی کیونکہ اِس صورت میں تنگی اختیاری نہیں ہوتی بلکہ بعلت مجبوری *

۸ جو روپیہ سرکار واسطے اخراجات لڑائی یا کسی اور غیر پیدا کرنے والے خرچ کے قرض لیتی ہی وہ چونکہ عموماً راس‌المال ملک سے کھنچ آتا ہی اِس لیئے بموجب اُصول مذکورالصدر کے لازم آتا ہی کہ اِس قرضہ سے ملک بےمایہ ہوجاے مگر بارہا اُسکے خلاف دیکھنے میں آیا ہی یعنی جن دنوں میں اِس قسم کا صرف زیادہ ہوا ہی اُنہیں دنوں میں ملک کے اندر زیادہ ترقی پائی گئی ہی اور مخازن دولت ملکی میں بجاے اِسکے کہ زوال راہ پائے زیادہ وسعت اور گنجایش ہوئی ہی اور اِن ظاہری آثار ترقی کو دیکھہ کے اکثر اہل فن نے خصوصاً اور عوام نے عموماً غلطی کہا کے غیر پیدا کرنے والے صرف کو پیدا کرنے والے صرف پر شرف دیا ہی اُن جمیع اسباب کو کہ جنسے یہہ نتیجہ خلاف اُصول مذکورالصدر کے نکلتا ہی ہم اِس مقام پر بہ تفصیل بیان نہیں کرتے مگر واسطے توضیح کے ایک صورت کہ بدترین ہی فرض کرتے ہیں فرض کرو کہ جو روپیہ سرکار نے امسال قرض لیکے ضایع کر ڈالا وہ کلیہ کسی پیدا کرنے والے کام سے کہ جسمیں وہ واقعی لگا تھا کھنچ آیا پس بمقدار قرضہ مذکور کے امسال راس‌المال ملک گھٹ گیا اب ہم کہتے ہیں کہ جو یہہ قرضہ بدرجہ غایت زیادہ نہو تو اِس صورت مفروض میں کوئی ایسا سبب وجود نہیں رکھتا کہ جسکے باعث سے سال آیندہ میں راس‌المال ملک اُس قدر زیادہ نہو جسقدر کہ ہمیشہ ہر سال ہوا کرتا تھا کیونکہ زر قرضہ اُس حصہ کو جو راس‌المال کے مشتمل نہیں ہو سکتا جو آلات اور اوزار اور عمارت کو حاوی ہی وہ تو کلیہ اُسی حصہ سے راس‌المال کے کھنچیگا جس سے

اُجرت محنت کرنے والوں کی ادا کی جاتی تھی اور اُسکے تھم جانے سے البتہ محنت کرنے والوں کو زحمت پہونچیگی لیکن جو محنت کرنے والے بھوکے نہ مریں یا اُنکی اُجرت کچھہ قدر کم ہو جاے یا صاحبان خیر اُنکی مدد کریں تو کوئی وجہہ نہیں ہی کہ اُنکی محنت سے سال آیندہ میں اُس قدر پیدا نہو جتنا کہ سابق پیدا ہوتا تھا اور جو یہہ لوگ اُتنا ہی پیدا کریں جتنا پہلے پیدا کرتے تھے تو بمقدار اُن لاکھوں روپیہ کے جو اُنکی اُجرت میں کم دینے پڑے اُنکے کام سے لگانے والوں کو بچت ہوگی اور جو نقصان راس‌المال ملک میں ہوا تھا اُسکا فوراً جبر ہوجائیگا مگر معلوم رہے کہ یہہ جبر محنت کرنے والوں کی تکلیف اور ضیق معاش سے ہوگا پس یہاں سے ظاہر ہی کہ ایسے ایام غیر پیدا کرنے والے صرف کے اُن لوگوں کے حق میں ایام بہتری ہوسکتے ہیں جنکی فراغبالی کو عوام ملک کی سرسبزی اور بہتری پر محمول کرتے † ہیں اہل فن میں اِس امر پر گفتگو ہی کہ جو روپیہ سرکار کو واسطے اخراجات لڑائی کے مطلوب ہو وہ ایکبار بذریعہ محصول کے ملک سے وصول کیا

---

† مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ جنگ و پیکار کے زمانہ میں صرف اتنا ہی نہیں ہوتا کہ پیدا کرنے والے کام سے راس‌المال کھنچ جاتا ہی بلکہ محنت کرنے والے بھی کار مذکور سے علحدہ ہوجاتے ہیں — جو روپیہ پیدا کے کام سے کھنچ جاتا ہی اُسمیں سے کچھہ تو اُنھیں محنتی لوگوں کو جو کام سے الگ ہوئے ہیں یا اوروں کو واسطے انجام دینے غیر پیدا کرنے والی محنت کے اُجرت میں دیا جاتا ہی اور نتیجہ اسکا یہہ ہوتا ہی کہ جو آدمی پیدا کرنے کی محنت سے علحدہ ہوکر فوج وغیرہ میں بھرتی ہوتے ہیں اُنھوں کا کچھہ نقصان نہیں ہوتا مگر راس‌المال والوں کو نفع نہیں پہونچتا اور لڑائی کے اخراجات کے سبب سے ملک کا پیداوار عام رو بکمی لاتا ہی — اگر کسی ملک کی لڑائی کے اخراجات کے لیئے روپیہ تو غیر ملکوں سے بطور خراج کے لیا جاے اور سپاہ خود اُسی ملک کے آدمیوں سے بھرتی کی جاے تو اُجرت محنتی لوگوں کی بجاے گھٹنے کے زیادہ ہوجائیگی اور اہل راس‌المال کو جو محنتی لوگوں سے کام لیتے تھے فائدہ تام نہ پہونچیگا اور بعلت اِسکے کہ محنتی پیدا کرنے والے محنت انجام نہیں دیتے دولت ملکی میں کمی راہ پائیگی — اگر خود اُسی ملک کے آدمی فوج میں بھرتی نہ کیئے جائیں مگر روپیہ اُسی ملک کا اخراجات لڑائی میں صرف ہو تو مزدور اُس ملک کے تکلیف اُٹھائینگے اور اہل راس‌المال نفع میں رہینگے اور پیدایش کے مخازن دایمی میں کمی نہوگی

جاے یا بطور قرض کے لیا جاے اور فقط سود اُسکا لوگوں سے بذریعہ محصول سال بسال وصول کیا جاے جو تقریر اُوپر آچکي هی اُس سے یہہ تو عیاں هی کہ جو روپیہ لڑائي یا کسي اور غیر پیدا کرنے والے خرچ میں صرف کیا جاتا هی اُس سے بوجھہ کم هوجانے راس‌المال کے پیدا کي محنت کرنے والوں کو تکلیف پہونچتي هی کچھہ قدر اِس تکلیف کے بچانے کے واسطے بعض اهل فن کي راے هی کہ زر مطلوبہ سرکار قرض لیا جاے اور فقط سود اُسکا بذریعہ محصول کے سال بسال وصول کیا جاے تا کہ محنت کرنے والوں کو بہت تکلیف نہ پہونچے اور کل بار اِس روپیہ کا ایک هي دفعہ لوگوں پر نہ پڑے مگر گروہ مخالف اِس راے کو باین وجہہ پسند نہیں کرتے کہ زر مطلوبہ چاهے بطور قرضہ کے لیا جاے چاهے بذریعہ محصول کے وہ تو ایک هي بار راس‌المال ملک سے ادا کیا جائیگا اور راس‌المال کے کم هونے سے جو خرابي پیدا هوتي هی وہ دونوں صورتوں میں پیدا هوگي بلکہ قرضہ کي صورت میں اتني اور خرابي هوتي هی کہ براے دوام سال بسال سود ادا کرنا پڑتا هی اور قرضہ سر پر بنا رهتا هی اِس سے تو یهي بہتر هی کہ کل زر مطلوبہ ایک بار بذریعہ محصول وصول کرلیا جاے همارے نزدیک بھي یهي قول قرین صواب هی مگر اِتنا یاد رکھنا چاهیئے کہ یہہ قول اُسي صورت میں درست هی کہ سرکار زر مطلوبہ اپنے هي ملک سے بطور قرض وصول کرے اور یہہ روپیہ اُس راس‌المال سے ادا کیا جاے جو واقعي پیدا کے کام میں لگا هو مگر عمل درآمد میں همیشہ ایسا نہیں هوا کرتا بعض اوقات ایسا اتفاق هوتا هی کہ جو روپیہ سرکار قرض لیتي هی وہ غیر ملکوں کے مالدار اور ساهوکار دیتے هیں یا خود اُسي ملک کے کہ جہاں مطلوب هی زر فضول سے کہ جو پیدا کے کام میں نہیں لگا هی دیا جاتا هی ایسي صورتوں میں قرض لینا بہتر هی اِس سے کہ بذریعہ محصول کل زر مطلوبہ ایکبار لوگوں سے وصول کیا جاے *

۹ اب ہم عنان توجہ کو ناظرین اوراق کے چوتھے مسئلہ اصولی کی طرف جو راس‌المال سے تعلق رکھتا ہی منعطف کرتے ہیں اکثر آدمی یا تو اُس پر فکر ہی نہیں کرتے یا اُس کی حقیقت کو اچھی طرح سے نہیں سمجھتے مسئلہ مذکور یہہ ہی کہ مدار پرورش اور پرداخت اور کام سے لگانے پیدا کرنے والی محنت کا موقوف ہی راس‌المال پر جو محنت مذدور کو کام سے لگانے میں لگتا ہی نہ مقدار پر مانگ اشیاے مصنوعی کے جو اختتام پر محنت مذکور کے طیار ہوتی ہیں یعنی مانگ اشیاے مصنوعی کی بمنزلہ مانگ محنت کے نہیں ہوتی یعنی مانگ کو اشیاے مصنوعی کی کمی یا بیشی میں مقدار محنت کے کچھہ دخل نہیں ہی وہ تو صرف اِس امر کی دلال ہی کہ محنت اور راس‌المال کس خاص کام میں محنت کے لگایا جاے وہ صرف محنت کی جہت تعین کرتی ہی نہ اُس کی مقدار کمی اور زیادتی محنت کی مقدار پر راس‌المال کے موقوف ہوتی ہی یعنی جس قدر راس‌المال زیادہ ہوتا ہی اُسیقدر زیادہ محنت کرنے والے کام سے لگ سکتے ہیں فرض کرو کہ بازار میں مخمل کی مانگ بہت زیادہ ہی اور اُسکی خرید کے لیئے روپیہ بھی موجود مگر اُسکا کارخانہ جاری کرنیکے لیئے راس‌المال نہیں ہی اب ہم کہتے ہیں کہ اِس مانگ کے زیادہ ہونے سے کچھہ حاصل نہیں جب تک اور کارخانوں سے راس‌المال کھنچ کے مخمل کے کارخانہ میں نہ لگیگا نہ مخمل طیار ہوگی اور نہ وہ خریدی جائیگی اِلا اُس صورت میں کہ خریدار بدرجہ غایت بے تاب ہوں اور زر قیمت پیشگی دیکر مخمل کا کارخانہ جاری کرائیں پس عیاں ہی کہ جب یہہ لوگ اپنی آمدنی کو راس‌المال میں تبدیل کرینگے اور نیا کار خانہ جاری کرائینگے تب مخمل کے کاریگروں کی پرورش کا باب کہلے گا *

اب صورت مفروض کو اولٹ دو یعنی فرض کرو کہ مخمل بنانے کے لیئے راس‌المال بافراط موجود ہی مگر مخمل کی مانگ نہیں پس مخمل نہ بنائی جائیگی کوئی ایسا سبب وجود نہیں رکھتا کہ اہل

راس المال مستعمل کے بنانے کو اور چیزوں کے بنانے پر ترجیح دیں دستکار
اور دستکاروں کے مزدور خریداروں کی خوشی کے لیئے سامان نہیں بناتے
بلکہ بغرض فراہم لانے اپنی اشیاے حاجات کے اور چونکہ اُن کے پاس
راس المال اور محنت کہ لوازم پیدایش سے ہیں موجود ہی یا تو وہ کوئی
ایسی شی پیدا کرینگے جسکی بازار میں مانگ ہوگی یا درصورت نہونے
مانگ کے خود ہی اُن چیزوں کو بنائینگے جسکی اُنہیں ضرورت ہی
پس معلوم ہوا کہ کام سے لگانا محنتی لوگوں کا خریداروں پر موقوف نہیں
ہوتا بلکہ راس المال پر مگر ناظرین اوراق کے ذہن نشین رہے کہ ہم اُن
نتایج کو حساب میں نہیں لیتے جو کسی تبدل کے دفعتاً بروے کار آنے سے
پیدا ہوتے ہیں اگر کوئی شی بقدر حاجت طیار ہو جاے اور بعد
طیاری کے اُس کی مانگ دفعتاً نہ رہے تو یہہ امر ایک نئی صورت پیدا
کرتا ہی جسمیں راس المال واقعی ایسی شی کے بنانے میں صرف ہوجاتا ہی
جسکی کسیکو ضرورت نہیں ہوتی پس ظاہر ہی کہ راس المال مذکور تلف
ہوگیا اور کام سے لگا رہنا مزدوروں کا موقوف ہوا نہ اِس وجہہ سے کہ مانگ
قہیں رہی بلکہ اِس سبب سے کہ راس المال نہیں رہا پس یہہ صورت
ہمارے مسئلہ اُصولی کے لیئے عیار نہیں بن سکتی عیار واجبی تو وہی
صورت ہوگی جسمیں تبدل بتدریج بروے کار آئے اور متوقع ہو اور جسمیں
راس المال ضایع نہو یعنی دستکاری کسی شی کی بتدریج اِس سبیل سے
موقوف ہوجاے کہ جیسے آلات گھستے جائیں اُنکی ترمیم نہو اور جو
روپیہ بکری سے شی مذکور کے آتا جاے وہ پھر اُس شی کے بنانے میں
مستغرق نہ کیا جاے پس راس المال نئے کارخانہ میں لگانے کے لیئے فراہم
ہوجائیگا اور اِس نئے کارخانہ میں اُس سے اُتنے ہی مزدوروں کی پرورش
ہوگی جتنوں کی پہلے کارخانہ میں جو بندھوا ہوا کرتی تھی اہل جماعت
کو اِس تبدل سے البتہ اتنا نقصان اُٹھانا پڑیگا کہ دستکار اور مزدور اُس
سرمایہ علم و ہنر سے جو اُنھوں نے پہلے کام میں حاصل کیا تھا اِس نئے

کام میں نفع تام نه اُٹھا سکینگے تاہم محنتي کام کر سکتے ہیں اور جو راس‌المال اُنکو سابق برسرکار رکھتا تھا وہ اب بھي یا تو پہلے ھي کارخانه داروں کے ھاتھہ کے تلے یا اوروں کے جو اُسے قرض لینگے اُنھیں پہلے محنتیوں یا اوروں کو کام سے لگائیگا یہہ مسئله اُصولي که خریدنا شی مصنوعي کا کام سے لگانا مزدوروں کا نہیں ھوتا اور که دلال محنت کي مانگ کي وہ اُجرت ھوا کرتي ھی جو کسي شی کے پیدا ھونے کے پہلے ھوتی ھی نه مانگ شی مذکور کي بعد پیدایش کے اِس قدر توضیح طلب ھی که جہاں تک ھوسکے اُسکي تصریح کے لیئے مثالیں دیني چاھیئیں عوام کے نزدیک تو یہہ مسئله معما سے کم نہیں اور اھل فن سے که جنکا قول مسند ھی چند ھي ایسے ھیں که جنکي نظر اُسپر برابر رھي ھی باقیوں نے گاہ گاہ ایسا بیان کیا ھی که جو آدمي اشیاے مصنوعي کو که ثمرہ محنت ھی خرید کرتا ھی در حقیقت محنت کو کام سے لگاتا ھی اور یہہ شخص محنت کي مانگ کو اُسي طریق سے وجود میں لاتا ھی جس طریق سے که خریدار محنت بعد دینے اُجرت کے مزدوروں کو بلا واسطه غیرے اگر محنت کي مانگ سے وہ مانگ مراد لي جاے جو اُجرت کو محنتي لوگوں کے زیادہ کرے یا جسکے سبب سے تعداد باکار مزدوروں کي زیادہ ھوجاے تو ھمارے نزدیک مانگ اشیاے مصنوعي کي مانگ محنت کي نہیں ھی جو آدمي سامان خرید کرتا ھی اور اُس کو اپني ذات پر صرف کرڈالتا ھی وہ مزدوروں کو کچھہ نفع نہیں پہنچاتا نفع تو وُھي پہنچاتا ھی جو اپني ذات پر کم صرف کرتا ھی اور اِس کمي صرف سے جو پس‌انداز رھتا ھی اُس کو بطور اُجرت محنتي لوگوں کو دیتا ھی اور اُنھیں کام سے لگاتا ھی اِس مسئله کو بخوبي ذھن میں جمانے کے لیئے ھم ایک مثال دیتے ھیں فرض کرو که زید کے پاس کچھہ سالانه آمدني ھی اِس آمدني کو وہ دو طریق سے صرف کرسکتا ھی یعني یا تو اُس کے ایک حصه کو

اُجرت میں نجاروں اور معماروں اور چاہ کنوں اور باغبانوں وغیرہ کے دیکے اُن سے کوئي اور مکان اور باغات وغیرہ طیار کرائے یا بجاے اِسکے حصۂ مذکور سے مخمل اور لیس خرید کے اپني ذات پر صرف کرے *

اب امر تنقیح طلب یہہ ھی کہ اِن دونوں طریق سے خرچ کے کونسا طریق مزدوروں کي رفاہ اور پرورش کا زیادہ باعث ھوتا ھی یہہ تو صاف ظاھر ھی کہ جن مزدوروں کو زید پہلي صورت میں باکار رکھیگا وہ دوسري صورت میں بیکار ھوجائینگے مگر جو ھماري راے کے مخالف ھیں فرماتے ھیں کہ اُن کے بیکار ھوجانے سے کیا ھرج ھی جیسے وہ بیکار ھوگئے ویساھي مخمل بنانے والوں اور لیس بننے والوں کے رزق کا دروازہ کھل گیا مگر ھماري حجت یہہ ھی کہ دوسري صورت میں زید بذات خود مزدوروں کي پرورش نہیں کرتا وہ صرف اِس امر کا تصفیہ کرتا ھی کہ کوئي غیر شخص مزدوروں کو کس کام میں لگائے زید مخمل بنانے والوں کو اپنے روپیہ سے روزانہ اُجرت نہیں دیتا وہ شی طیار کو جو دوسروں کي محنت اور راس‌المال سے بني ھی مول لیتا ھی وہ نہ آپ مزدوروں کو اُجرت دیتا ھی نہ اپنا راس‌المال لگاتا ھی اُجرت اور راس‌المال مخمل اور لیس کے کارخانہ والے اپنا لگاتے ھیں فرض کرو کہ زید ھمیشہ اپني آمدني کو نجاروں اور معماروں وغیرہ کي اُجرت میں صرف کرتا تھا اور یہہ مزدور اُجرت مذکور سے اپنا سامان معیشت کہ جو محنت اور راس‌المال سے طیار ھوتا تھا خرید کرتے تھے مگر اُس نے آپ اپنا طریق بدل ڈالا اور یہہ ارادہ کرلیا کہ آگے کو میں مخمل خریدا کرونگا پس ظاھر ھی کہ اِس طریق کے بدلنے سے اُس نے مخمل کي مانگ کو وجود دیا مگر جب تک مخمل کي رسد زیادہ نہو تب تک اُس کو جنس مذکور نہیں مل سکیگي اور رسد زیادہ نہیں ھوسکتي تا وقتیکہ راس‌المال زیادہ نہو *

اب فرمائیئے کہ راس‌المال زاید کہاں سے آئے زید کے طریق کے بدلنے سے راس‌المال ملک کہ پیدا کے کام میں لگا تھا کچھہ زیادہ نہیں ھوا پس

ظاہر ہی کہ اِس افزودہ مانگ کے برابر مخمل سرانجام نہوسکتي اگر آسي سبب نے کہ جسنے مانگ بڑھائي بقدر ضرورت راس‌المال کو کسي اور کام سے مستخلص نہ کیا ہوتا جو روپیہ في‌الحال زید مخمل کي خرید میں صرف کرنا چاہتا ہی سابق معماروں اور نجاروں وغیرہ کو أجرت میں ملتا تھا اور یہہ لوگ أس سے سامان معیشت مول لیتے تھے یہہ سامان أن کو یا تو اب مطلق' نہ ملیگا یا کچھہ حصہ أس کا بوجھہ رقابت اور مزدوروں کو نقصان پہنچا کے ملیگا پس جس محنت اور راس‌المال سے بزمان سابق اِن معماروں اور نجاروں وغیرہ کا سامان معیشت بنایا جاتا تھا أس کے لیئے کام نہ رہیگا اور یہہ محنتي اور اہل راس‌المال لامحالہ کسي اور کام کي تلاش کرینگے اور شاید مخمل بنانے پر متوجہہ ہوجاوینگے اِس تقریر سے ہماري مراد یہہ نہیں ہی کہ وہي محنتي اور اہل راس‌المال جو پہلي اشیاء معیشت مذکورالصدر بناتے تھے اب مخمل بنائینگے مگر ہزاروں اولٹ پھیر سے آخرکار نتیجہ وہي پیدا ہوگا راس‌المال ملک میں اِس قدر تھا کہ دو کاموں میں سے ایک کام بنایا جاے یعني یا تو سامان معیشت یا مخمل دونوں کاموں کے انجام دینے کے واسطے راس‌المال نہیں تھا یہہ امر تو زید کي مرضي پر موقوف تھا کہ کون سا کام انجام پائے جو آس نے مخمل کا لینا پسند کیا تو مزدور بے سامان معیشت رہے واسطے زیادہ توضیح کے صورت مفروض کو پلٹ دو یعني فرض کرو کہ زید ہمیشہ مخمل مول لیتا تھا مگر آس نے اب ارادہ کیا کہ مخمل نہ لوں اور جس روپیہ سے مخمل لیتا تھا آس سے محنت کرنے والوں کو بذات خود کام سے لگاؤں اگر راے عوام کي صحیح ہو تو اِس تبدل طریق سے زیادہ مزدوروں کي پرورش کا باب نہیں کھلنا چاہیئے صرف یہہ نتیجہ پیدا ہونا چاہیئے کہ مخمل بنانے والوں کي طرف سے کام بجانب معماروں اور نجاروں وغیرہ کے منتقل ہوجاے مگر جو نظر تعمق سے دیکھا جاے تو معلوم ہوگا کہ جو رقم پرورش میں مزدوروں کے صرف

ہوتی تھی اُس کی مقدار کل میں افزایش ہوگئی مخمل بنانے والے بہ علم اِس امر کے کہ مانگ مخمل کی کم ہوگئی اپنے راس المال کو بوجہہ کم بنانے جنس مذکور کے مستخلص کرینگے اور یہہ راس المال مستخلص وہی نہیں ہی جو زید اپنے مزدوروں کو دیتا ہی وہ تو دوسری رقم جداگانہ ہی پس اب بجاے ایک رقم کے دو رقمیں واسطے پرورش مزدوروں کے جمع ہوجائینگی مخمل بنانے والوں سے کام بطرف معماروں اور نجاروں کے منتقل نہوگا آپ کے لیئے تو کام کا دوسرا باب کھلے گا اور مخمل بنانے والوں کی طرف سے کام دوسرے مزدوروں کی طرف شاید جو سامان معیشت مزدوروں کا بنائینگے منتقل ہو جائیگا بلاشبہہ بعض صاحب یہہ کہہ سکتے ہیں کہ جو روپیہ مخمل کی خرید میں صرف ہوتا ہی وہ ہرچند مقدار راس المال میں افزایش نہیں کرتا مگر راس المال مستغرق کو خلاص کرتا ہی ہرچند وہ نئی مانگ محنت کی پیدا نہیں کرتا مگر مانگ حال کے بنا رکھنے کا وسیلہ ہی کیونکہ جبتک مقدار مخمل کا راس المال جنس مذکور میں مستغرق ہیگا تب تک وہ پرورش اور پرداخت میں مزدوروں کے نہیں لگ سکتا جبتک مخمل نہ بک جاے اور جو روپیہ اُس کے بنانے میں صرف ہوا ہی اُس کا عوض خریدار کے روپیہ سے نہولے تب تب محنت کی مانگ وجود نہ پائیگی پس یہہ کہہ سکتے ہیں کہ مخمل بنانے والے اور مخمل خریدنے والے دو جداگانہ راس المال نہیں رکھتے راس المال تو ایک ہی ہوتا ہی جو مشتری کی جیب سے بایع کی جیب میں منتقل ہو جاتا ہی اگر مشتری بجاے مخمل لینے کے مزدوروں کو کام سے لگائیگا تو راس المال مذکور بجاے اسکے کہ مخمل والوں کی طرف منتقل ہو اوروں کی طرف منتقل ہوجائیگا یعنی جتنی مانگ محنت کی ایک جانب کم ہوجائیگی اُتنی ہی دوسری جانب بڑہ جائیگی اب ہم کہتے ہیں کہ تمہید اِس دلیل کی درست ہی کیونکہ استخلاص راس المال نا مزدوروں

کے حق میں واقعي وهي نتيجه ديتا هى جو كه وجود ميں لانا نئے راس‌المال كا اگر زيد هزار روپيه كي مخمل خريدے تو وه مخمل بنانے والوں كو واقعي اِس لايق كرتا هى كه نامبردگان هزار روپيه مزدوروں كي پرورش ميں صرف كريں جو اُنكي مخمل نه بكتي تو وه هرگز مزدوروں كي پرورش نه كرسكتے اگر مخمل كو بجز زيد كے كوئي دوسرا نه خريدے اور زيد يهه اِرادہ كرلے كه ميں آگے كو اپنا روپيه معماروں اور نجاروں وغيره كي پرورش ميں صرف كرونگا تو بلا شبهه زيد نئي مانگ محنت كي پيدا نهيں كرتا كيونكه درحاليكه وه هزار روپيه پرورش ميں مزدوروں كے صرف كرتا هى هزار روپيه مخمل بنانے والوں كے برباد كرديتا هى مگر واضح رہے ناظرين اوراق رهے كه اِس دليل ميں اُن نتائج كو جو كسي تبدل كے يكايك بروے كار آنے سے پيدا هوتے هيں اُن نتائج كے ساتهه مخلوط كرديا هى جو خود تبدل مذكور سے پيدا هوتے هيں اگر مشتري خريدنا مخمل كا موقوف كردے اور جو روپيه اُسكے بنانے ميں صرف هوتا تها وه برباد هوجاے تو البته خرچ كرنا اُسكے روپيه كا پرورش ميں معماروں اور نجاروں كے بمنزله وجود ميں لانے نئے راس‌المال كے نهوگا صرف اِنتقال كار ايك كي جانب سے دوسري جانب صورت وقوع كي پاوينگے هم جو كهتے هيں كه نئے مزدوروں كي پرورش كا باب كهلتا هى اُسكي صورت يهه هى كه جب تك مخمل بنانے والوں كا راس‌المال مستخلص نهيں هوگا تب تك در حقيقت يهه باب نه كهليگا مگر كون نهيں جانتا كه جو زياده كافي ديا جاے تو هر كام سے روپيه خلاص هو سكتا هى اگر مخمل بنانے والے كو بوجهه نه پهنچانے حكم خريدار كے پهلے سے كمي مانگ كي اطلاع هو جاے تو بقدر هزار روپيه كے وه مخمل نه بنائيگا اور اُسكے راس‌المال ميں سے بقدر هزار روپيه كے خلاص هو جائيگا فرض كرو كه پهلے سے اُسكو اطلاع نه هوئي اور جو مخمل حسب عادت اُسنے بنائي اُسميں سے بقدر هزار روپيه كے پڑي رهگئي

اگلے سال تاوقتیکه پچھلے سال کي باقي نه بک جائیگي یا تو وہ مطلق مخمل نه بنائیگا یا کم بنائیگا اور جب کل جنس بک جائیگي تو اُسکے پاس اُسیقدر راس‌المال واسطے باکار رکھنے مزدوروں کے موجود ہوجائیگا جتنا سابق تھا البته اِتنا ہوگا که کچھه حصه اُسکے راس‌المال کا بجاے مخمل بنانے والوں کے اَور قسم کي محنت کرنے والوں کي پرورش میں صرف ہوگا جب تک یهه صفائي نهولیگي محنت کي مانگ کي جہت صرف بدل جائیگي اُسکي مقدار میں افزوني نهوگي مگر صفائي ہوتے ہي مانگ زیادہ ہوجائیگي یعني بجاے ایک رقم ہزار روپیه کے جو مخمل کے بنانے میں لگتي تھي اب دو رقمیں ایک تو وہي اور دوسري جو معماروں وغیرہ کي پرورش میں لگتي ہے موجود ہونگي یعني اب دو جداگانه رقمیں دو جداگانه قسم کے مزدوروں کي پرورش کرینگي پہلے صفا ایک ہي رقم مخمل بنانے والے کي پرورش کرتي تھي اور دوسري رقم مشتري کي بمنزله ایک کل کے تھي جو مخمل والے کي رقم کو سال بسال کام سے لگائے رکھتي تھي *

جس مسئله اصولي کے قایم کرنے کے لیئے ہم حجت کرتے ہیں اور جو بعض کے نزدیک مسئله بدیہي اور بعض کے نزدیک معما سے کم نہیں ہے یہه ہے که جو شي ہم اپني ذات پر خرچ کرتے ہیں اُس سے مزدوروں کو نفع نہیں پہونچتا اُنکو نفع اُسي سے پہونچتا ہے جو ہم اپني ذات پر صرف نہیں کرتے بجاے اِسکے که ہم ہزار روپیه سے اپني ذات کے خرچ کے لیئے کمخواب اور شال اور شراب خریدیں اگر اُسي ہزار روپیه کو اُجرت میں مزدوروں کو دیں تو مانگ اشیاے مصنوعي کي دونوں صورت میں برابر ہوگي یعني ایک صورت میں تو کمخواب اور شال اور شراب کي مانگ بمقدار ہزار روپیه کے ہوگي اور دوسري صورت میں آٹے اور ایندھن اور کپڑہ وغیرہ کي مگر پچھلي صورت میں مزدوروں کي جماعت کے اندر ایک ہزار روپیه کا سامان معیشت زیادہ تقسیم ہوگا

یعنی ہمنے اپنی ذات پر بمقدار ہزار روپیہ کے کم مال خرچ کیا اور جو استعداد ہمکو اُس مال کے صرف کرنے کی تھی وہ مزدوروں کی طرف منتقل کردی اگر ملک میں پیدا کم نہو تو جسقدر ایک شخص خاص اپنی ذات پر کم صرف کرتا ہی اُتناہی اوروں کے حصہ میں کہ جنکی طرف استعداد مذکورالصدر منتقل ہوتی ہی زیادہ آتا ہی صورت مفروض میں پرہیزگار آخرکار اپنی ذات پر کم خرچ نہیں کرتا کیونکہ جن مزدوروں کو وہ اُجرت دیتا ہی وہ اُس کے لیئے مکان یا کوئی اور شی بناتے ہیں جس سے وہ آگے کو مستفید ہوگا مگر بہر حال اُس نے اپنے خرچ ذاتی کو فی‌الحال ملتوی رکھا اور پیداوار حالیہ ملک کے ایک حصہ کو اپنی جانب سے مزدوروں کیطرف منتقل کردیا اگر بزمان آیندہ اُسکی پرہیزگاری کا بدل ہوجاے تو یہہ بدل پیداوار حال سے نہوگا بلکہ اُس پیداوار سے جو آگے کو طیار ہوگی پس اِس شخص نے حال کی پیداوار کا حصہ اوروں کے صرف کے لیئے چھوڑا اور مزدوروں کو اُس حصہ سے تمتع اُٹھانے کی استعداد دی پس عیاں ہی کہ وجود ایسی مانگ کا جو بننے تک کسی شی مطلوبہ کے ملتوی رہے اور پیشگی ندینا روپیہ کا کاریگروں کو واسطے بنانے شی مطلوبہ کے مگر خرید لینا اُس کا بعد طیاری باداے کل صرف جو اہل راس‌المال نے اُس کے بنانے میں اُٹھایا ہی کسی نہج سے محنت کی مانگ کو نہیں بڑھاتا اور جو روپیہ اِس طریق سے صرف ہوتا ہی جمیع نتایج میں باعتبار کام سے لگانے مزدوروں کے محض بیکار ہی ایسا صرف ہرگز مزدوروں کے واسطے کام پیدا نہیں کرسکتا اگر کریگا تو لامحالہ اور کار خانوں میں کہ جاری ہیں نقصان پہنچائیگا ہرچند مانگ مخمل کی باعتبار کام سے لگانے محنت اور راس کے بجز اِسکے اور نتیجہ نہیں دیتی کہ فلاں قدر راس‌المال اور محنتی اور کارخانوں میں سے مخمل کے کارخانہ میں کھنچ آئیں مگر اِس میں کارخانہ دار مخمل کا بڑا فائدہ ہی اُسکے حق میں مانگ کا کم ہونا نقصان اُٹھانے کے برابر ہی اور بالفرض اگر اُسکا

طیار مال خراب نہو اور بک بھی جاے تاہم ممکن ہی کہ اُس کو اتنا نقصان اُٹھانا پڑے کہ وہ اپنے کارخانہ کو بند کردینا مصلحت جانے بخلاف اِس کے مانگ کے زیادہ ہونے کے سبب سے وہ اپنے کارخانہ کو بڑھاتا ہی اور زیادہ راس المال لگاکے زیادہ نفع اُٹھاتا ہی اور اپنے راس المال سے مال جلد جلد بناکے اور اُس کو جلد جلد بیچ کے محنتیوں کو علی الاتصل با کار رکھہ سکتا ہی یا اُن کی تعداد میں افزایش کرسکتا ہی پس مانگ کی افزونی کے سبب سے واقعی کسی خاص کارخانہ میں اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ راس المال معین سے زیادہ محنتی کام سے لگ سکتے ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس کارخانہ خاص میں راس المال اور محنت کو جو نفع رہتا ہی وہ اور کارخانوں سے کھنچ آتا ہی مگر تھوڑے دنوں میں حسب عادت جب اور کارخانوں سے راس المال بقدر حاجت اِس کارخانہ خاص میں کھنچ آتا ہی تو اِس نفع زاید کا نشان باقی نہیں رہتا مانگ کا بڑا دخل مبادلہ میں ہی نہ پیدایش میں اگر اشیاء کی کیفیت کلیہ اور دایمی پر نظر کیجاے تو معلوم ہوگا کہ پیدا کرنیوالے کے راس المال میں جسقدر زیادہ پیدا کرنے کی قوت ہوتی ہی اُسیقدر اُس کو زیادہ عوض ملتا ہی بک جانا پیداوار کا اور پھر صرف ہونا اُس کی قیمت کا خرید میں اور جنسوں کے نگاہ حقیقت بین میں صرف ایک تبادلہ ہی مقادیر مساوی القیمت کا واسطے تسہیل کاروبار بایع اور مشتری کے کچھہ شک نہیں ہی کہ کاموں کو بانٹ کے انجام دینے سے پیدا کرنیکی قوت محنت کی زیادہ ہوجاتی ہی اور اِسلیئے قوت تبادلہ باعث افزونی پیداوار ہوتی ہی مگر اِس صورت میں بھی عوض دینے والی محنت اور راس المال کی پیدایش ہی نہ تبادلہ تبادلہ چاہے جنس کا جنس سے ہو چاہے جنس کا روپیہ سے وہ تو صرف بمنزلہ ایک آلہ کے ہی کہ جسکی استعانت سے ہم اپنے راس المال اور اپنی محنت کی عوض کو اسی ہیئت میں لے آتے ہیں کہ جو ہمارے کاروار کی تسہیل کا باعث ہوتی ہی وہ کسی طرح سے مخزن عوض نہیں ہی *

١٠ اصول ماسبق اُن دلایل اور مسایل کی ناراستی کو بپایہ ثبوت پہونچاتے ہیں جنکو عوام ہر روز نئی نئی صورتوں میں پیش کرتے ہیں مثلاً بعض صاحب جنسے معقول باتوں کی اُمید تھی ارشاد فرماتے ہیں کہ آمدنی کے محصول کے جواز کے لیئے یہہ دلیل قایم کرنی کہ یہہ محصول دولتمندوں اور اوسط درجہ کے آدمیوں پر پڑتا ہی محض مغالطہ بلکہ فریب دیتا ہی کیونکہ محصول مذکور چونکہ دولتمندوں سے اُس سرمایہ کو کھینچ لیتا ہی جو وہ غربا پر خرچ کرتے اِس لیئے وہ غربا کے حق میں اُسی قدر باعث زبونی ہی جسقدر لیا جانا اُسکا خود غریبوں سے *

اِس مسئلہ کے حسن و قبح کی نسبت ہم اب راے دے سکتے ہیں جس حصہ کو اِس محصول کے بصورت نہ لیئے جانے اُسکے سرکار میں محصول دینے والے راس المال میں تبدیل کرتے یا ملازموں کو تنخواہ میں یا غیر پیدا کرنے والے محنتیوں کو اُجرت میں دیتے بمقدار اُسکے مانگ محنت کی بلا شبہہ محصول کے لینے سے کم ہو جاتی ہی اور غربا کا نقصان ہوتا ہی اور چونکہ ہر حالت میں یہہ نتیجہ تھوڑا بہت ضرور پیدا ہوتا ہی اِس لیئے ممکن نہیں ہی کہ محصول کسی ایسے طریق سے لیا جاے کہ اُسکا بار غربا پر نہ پڑے مگر اِس میں بھی ایک حجت باقی رہتی ہی اور وہ یہہ ہی کہ بعد لینے محصول کے کیا سرکار زر محصول سے اُسی قدر محنتیوں کو اُجرت میں نہیں دیتی جس قدر محصول دینے والے بصورت نہ ادا کرنے محصول کے اُنکو دیتے *

وہ حصہ محصول کا جو در صورت نہ داخل کرنے اُسکے سرکار میں محصول دینیوالے بخرید اشیاء اپنی ذات پر خرچ کرتے کسی نہج سے بموجب اُصول مذکورالصدر کے غربا پر نہیں پڑتا وہ تو قطعی دولتمندوں پر پڑتا ہی کہ جو سرکار میں محصول داخل کرتے ہیں جہانتک اِس حصہ کا قدم درمیان ہی محنت کی مانگ بعد محصول کے اُتنی ہی رہتی ہی جتنی کہ سابق تھی ملک کا جو راس المال محنتی لوگوں کو برسرکار

رکھتا تھا وہ بعد لینے محصول کے بدستور بنا رھیگا اور محنت کو باکار رکھیگا ملک کی پیداوار میں سے جس قدر پیداوار محصول کی پہلی محنتیوں کو اُجرت میں ملا کرتی تھی اُتنی ھی بعد محصول کے اُنکی پرورش کے لیئے موجود ھوگی اور اُنکو ملیگی جن لوگوں کی راے کے خلاف ھم گفتگو کرتے ھیں اگر اُنکا قول صحیح مانا جاے تو ممکن نہیں کہ بجز غربا کے کسی اور سے محصول لیا جاے اگر مقرر کرنا محصول کا اُس شی پر جو خرید میں پیداوار محنت کے صرف ھوتی ھی بمنزلہ لگانے محصول کے محنت کرنے والوں پر تصور کیا جاے تو کل محصول گویا محنت کرنے والوں کو دینا پڑے مگر یہی دلیل یہہ بھی ثابت کرتی ھی کہ محنتیوں پر محصول لگانا ممکن نہیں کیونکہ زرمحصول یا تو خرید میں اجناس کے یا اُجرت میں محنتیوں کے دیا جاتا ھی پس وہ محنتیوں کو مسترد ھوجاتا ھی پس محصول کے لینے میں یہہ عمدہ خوبی ھی کہ نہ وہ کسی پر نہیں پڑتا اِسی دلیل سے محنتیوں کا اِسمیں کچھہ نقصان نہیں ھی کہ جو کچھہ اُنکے پاس ھو اُنسے لے کے باقی افراد پر اھل جماعت کے تقسیم کر دیا جاے کیونکہ بموجب مسئلہ مذکورالصدر کے وہ تو اُنھیں میں صرف ھوگا *

واضح راے ناظرین اوراق ھو کہ یہہ غلطی اِس سبب سے سرزد ھوتی ھی کہ عوام معاملہ کی اصلی کیفیت پر بلا واسطہ نظر نہیں کرتے اُنکی نظر ظاھری دینے اور خرچ کرنے پر رھا کرتی ھی روپیہ دم بدم ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ھوتا رھتا ھی جو اثر محصول کا روپیہ پر ھوتا ھی اگر اُس پر نظر کریں اور توجہہ کو اُس اثر کی تفہیم کی طرف مایل جو اشیاے صرف پر ھوتا ھی تو معلوم ھوجائیگا کہ جو لوگ محصول آمدنی کا ادا کرتے ھیں اُن کو واقعی اپنا خرچ کم کرنا پڑتا ھی اور جتنا خرچ یہہ لوگ کم کرتے ھیں اُتنا ھی بار محصول کا آن پڑتا ھی بخلاف اِسکے کہ جسقدر زر محصول میں سے یہہ لوگ پس‌انداز کرکے کار پیدایش

میں لگاتے یا پرورش میں غیر پیدا کرنے والے محنتیوں کے صرف کرتے اُسیقدر اُس رقم سے کم ہوجاتا ہی جو پرورش میں محنتی لوگوں کے صرف ہوتي مگر جو سرکار زر محصول سے اُتنا ہي روپیہ جتنا کہ محصول دینے والے صرف کرتے اُجرت میں محنتیوں کے مثل ملاحوں اور سپاہیوں اور برقندازوں وغیرہ کے اور اوتارنے قرض کے کہ جسکے سبب سے راس‌المال میں افزایش ہوتي ہی خرچ کرے تو محصول کے لیئے جانے سے محنتیوں کا کار و بار مطلق بند نہیں ہوتا بلکہ ممکن ہی کہ کچھہ زیادہ ہوجاے اور کل بار محصول کا اُنہیں پر پڑتا ہی جنپر اُسکا ڈالنا منظور تھا ملک کي پیداوار میں سے وہ سارا حصہ جو کوئي آدمي سواے مزدور کے اپني ذات پر واقعي صرف کرتا ہی کسي نہج سے کچھہ بھي محنت کي پرورش میں مدد نہیں کرتا صرف سے بجز صرف کرنےوالے کے کوئي اور نفع نہیں اُٹھاتا ممکن نہیں ہی کہ ایک آدمي اپني آمدني کو اپني ذات پر بھي صرف کرے اور اُسي کو اوٗروں کو بھي صرف کرنے کو دے لیا جانا ایک حصہ اِس آمدني کا سرکار میں بصیغہ محصول اہل آمدني اور بھي اور لوگوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اُس سے یا تو اہل آمدني کا نقصان ہوگا یا اوروں کا پس واسطے دریافت کرنے اِس امر کے کہ محصول سے کسکا نقصان ہوا ہمکو یہہ دیکھنا چاہیئے کہ اُس کے سبب سے کسکو اپنا صرف کم کرنا پڑا جسکو صرف گھٹانا پڑا اُسي پر محصول پڑا *

باب ششم

درباب راس‌المال متعدي اور راس‌المال مستقر کے

۱ بنظر تکمیل توضیحات راس‌المال اِس امر کي ضرورت ہی کہ کچھہ بیان اُن دو قسموں کا کیا جاے جن میں اہل فن راس‌المال کو تقسیم کرتے ہیں جو فرق اِن اقسام میں ہی وہ بین ہی ہرچند اُس کو ہمنے خصوصیت کے ساتھہ بیان نہیں کیا ہی مگر ابواب ماسبق میں

بارہا اُس کي طرف اشارت کي هی اِس مقام پر اِن اقسام کي صحت کے ساتھہ تعریف کرنے اور اُن کي چند کیفیتوں کو بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا هی واضح راے ناظرین اوراق ہو کہ جو راس‌المال کسي شی کے بنانے میں لگتا هی اُس کا ایک جزو تو ایسا ہوتا هی کہ بعد ایک دفعہ کے استعمال کے وہ راس‌المال نہیں رہتا یعني بعد ہولینے ایک عمل کے پھر اُس سے عمل پیدایش میں وهي کام جو پہلے نکلا تھا نہیں نکلتا بہرحال اُس جزو راس‌المال کا ہوتا هی جو مصالحہ کو شامل هی مثلاً سجي اور چربي سے صابون بنایا جاتا هی مگرجب ایکبار اِن اشیاء سے صابون بنالیں تو اُنکي صفات سجي اور چربي کي زایل ہوجاتي هیں اور وہ اِس لایق نہیں رهتیں کہ اُن سے پھر صابون بنائیں هرچند نیا مرکب کہ صابون هی دوسرے عملوں میں پیدایش کے کام دیسکتا هی اسي قسم میں اُس راس‌المال کو داخل کرنا چاهیئے جو اُجرت یا پرورش و پرداخت میں محنت کرنے والوں کي خرچ ہوتا هی مثلاً روئي کاتنے والے کے راس‌المال کا وہ جزو جو اُجرت میں مزدوروں کو ملتا هی بعد خرچ ہوجانے کے اُسکا راس‌المال نہیں رهتا اور جو حصہ اِس اُجرت کا محنت کرنے والے اپني حاجات کے رفع کرنے میں اپني ذات پر خرچ کرڈالتے هیں وہ تو مطلق راس‌المال کي مد سے معدوم ہوجاتا هی، هاں کہ جسقدر اِس اُجرت میں سے مزدور پس‌انداز کرتے هیں اُسکو کہ ثمرہ نئي بچت هی نیا راس‌المال تصور کرنا چاهیئے جو راس‌المال اِس طریق سے اپنے کام کو عمل پیدایش میں ایک هي بار کے استعمال سے پورا کردیتاهی اور پھر اُس کام کے انجام دینے کے لایق نہیں رهتا اُسکو اِصطلاح میں اِس فن کے راس‌المال معدني کہتے هیں هرچند اِس لفظ کو اِس قسم سے چنداں مناسبت نہیں هی مگر اهل فن نے اِس نظر سے اُسکو اپني اصطلاح میں داخل کیا هی کہ اِس قسم کے راس‌المال کي هر دفعہ بفروخت پیداوار تجدید کرني پڑتي هی اور بعد تجدید اُس سے پھر بدینوجہہ جدائي کرني پڑتي هی کہ وہ اُجرت --

وغیرہ میں صرف ہوجاتا ہی یعنی وہ اپنے کام کو قایم بنا رہ کر انجام نہیں دیتا بلکہ تعدیہ ہے *

دوسرا جزو کثیر راس‌المال کا آلات اور ادوات کو پیدایش کے کہ کم و بیش دیر پا ہوتے ہیں شامل ہوتا ہی اِس قسم کا راس‌المال تعدیہ سے کام نہیں دیتا بلکہ قایم بنا رہنے سے اور قوت عاملہ اُسکی ایکبار کے استعمال سے زایل نہیں ہوتی اِسی قسم میں مکانات اور کلیں اور آلات اور اوزار داخل ہیں بعض اِنمیں کے بہت پایدار ہوتے ہیں اور عمل اُنکا باعتبار آلہ پیدایش کے عمل ہاے پیدایش میں مدت دراز تک جاری رہتا ہی جو راس‌المال زمین میں واسطے بفعل لانے کسی اصلاح دایمی کے مستغرق کیا جاتا ہی یا کسی کارخانہ کو جاری کرنے میں اول صرف ہوتا ہی اُسکو بھی اسی قسم میں داخل کرنا چاہئے مثلاً صرف جاری کرنے کسی کان کا یا بنانے نہر یا تعمیر سڑک اور بندر کا جو راس‌المال اِس طرح کی ہیئت پایدار میں وجود رکھتا ہی اور جسکا بدل بتدریج زمانہ دراز تک ہوتا رہتا ہی اُسکو اِس فن کی اصطلاح میں راس‌المال مستقر کہتے ہیں *

راس‌المال مستقر میں سے بعض صنفوں کی گاہ گاہ یا وقتاً فوقتاً تجدید کرنی پڑتی ہی چنانچہ جمیع عمارات اور آلات کا یہہ حال ہی کہ بعد گذرنے کچھہ زمانہ کے بذریعہ مرمت اُنکی تجدید جزئی لازم آتی ہی اور آخر کار بوجہہ اندراس وہ ایسے بیکار ہوجاتے ہیں کہ عمل پیدایش میں اپنا کام نہیں دیسکتے اور مصالحہ میں داخل ہوجاتے ہیں بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ اگر کوئی آفت ارضی یا سماوی نہ آجاے تو راس‌المال کے کلیہ تجدید کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی مگر اُسکو بنا رکھنے کے لیئے گاہ گاہ یا باوقات معینہ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہی مثلاً بندر یا نہر جو ایکبار بن جاے تو پھر اُسکو مثل کلوں کے دوبارہ بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی اِلا اُس صورت میں کہ اُسکو کوئی دیدہ و دانستہ خراب کرڈالے یا آفات

ارضی و سماوی سے آسمیں خلل راہ پاے مگر اُسکی شکست و ریخت کی درستی میں برابر خرچ پڑتا ہی کان کے جاری کرنے کا خرچ دوبارہ نہیں پڑتا مگر جو اُسمیں سے پانی نہ نکالا جاے اور پانی نکالنے کے خرچ کا کوئی متحمل نہو تو وہ جلد بیکار ہوجاتی ہی بدرجہ غایت قایم رہنے والی صنف راس‌المال مستقر کی وہ ہوا کرتی ہی جسمیں زمین یا کسی اور عامل طبیعی پر اِس غرض سے روپیہ صرف کیا جاتا ہی کہ اُسمیں پیدا کرنے کی قوت زیادہ ہو جاے جھیلوں کو زیر زمین نالیاں بناکر خشک کرنا یا سمندر سے زمین کا نکالنا اور آسکی حفاظت کے لیئے بندباندھنا یہہ سب ایسی اصلاحیں ہیں کہ دایم رہ سکتی ہیں مگر نالیوں اور بندکی شکست و ریخت کے درست کرنے میں روپیہ صرف ہوتا رہتا ہی علی‌ہذا زمین میں ایسی کھادوں کا ملانا جو ہمیشہ آسمیں بنے رہیں اور اُسکی صفات کو باعتبار اثر ہوا اور پانی کے بدل ڈالیں اِسی قسم کی اصلاح میں داخل ہی مگر معلوم رہے کہ اِن صورتوں میں بھی واسطے بقاے قوت اصلاح کے کبھی کبھی گو بمقدار قلیل روپیہ خرچ ہوتا ہی یہہ ساری اصلاحیں افزونی بدل یعنی پیداوار کا باعث ہوتی ہیں اور بعد مجرا دینے خرچ مرمت وغیرہ کے اِس افزودہ پیداوار میں سے پس انداز رہتا ہی اور یہہ پس‌انداز آس راس‌المال کا عوض ہوا کرتا ہی جو اصلاح کے بر روے کار لانے میں بہ وہلہ اول مستغرق ہوتا ہی یہہ عوض مدام جاری رہتا ہی بخلاف آسکے عوض آس راس‌المال کا جو کلوں کے بنانے میں مستغرق کیا جاتا ہی بعد بیکار ہونے کلوں کے موقوف ہوجاتا ہی جس زمین میں بطریق صدر قوت پیدایش کی زیادہ ہوجاتی ہی اُسکی قیمت بھی بمقدار قوت افزودہ کے بازار میں زیادہ ہوتی ہی اور اِسی خیال سے ایسا تصور کیا جاتا ہی کہ جو راس‌المال اُسمیں مستغرق ہوتا ہی وہ افزودہ قیمت میں زمین کے موجود رہتا ہی مگر اِس خیال سے کہ غلطی سرزد نہو واضح راے ناظرین اوراق کیا جاتا ہی کہ راس‌المال مذکور بھی مثل دیگر

راس‌المال کے خرچ ہوجاتا ہی کیونکہ وہ تو پرورش اور پرداخت میں اُن مزدوروں کے جنھوں نے اصلاح بر روے‌کار لائے اور شکست اور ریخت میں اُن آلات کے جنسے اُنھوں نے اپنا کام انجام دیا صرف ہوگیا مگر اِتنی بات ہی کہ وہ پیدا کے کام میں صرف ہوا اور اُسنے ایک نتیجہ پایدار باقي چھوڑا یعني زمین کو زیادہ پیدا کرنے کي قوت دي ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ قوت افزودہ خود قوت زمین اور اُس راس‌المال کا نتیجہ ہی جو زمین مذکور میں مستغرق ہوا ہی مگر چونکہ راس‌المال واقعي صرف ہوگیا اور اب استرداد اُسکا ممکن نہیں اِس نظر سے یہہ قوت افزودہ اُسي قوت سابقہ میں زمین کے شامل ہوگي جو اُسکو اپني ذات سے سابق حاصل تھي پس ظاہر ہی کہ جو عوض اُسکے استعمال بے آگے کو حاصل ہوگا وہ اُن قوانین پر موقوف نہوگا جنپر عوض محنت اور راس‌المال کا موقوف ہوتا ہی بلکہ اُن قوانین پر جنکے بموجب عوض عاملان طبیعي سے حاصل ہوتا ہی اور اِن قوانین کو انشاالله ہم مقالہ دوم کے سولھویں باب میں بتفصیل بیان کرینگے *

٢ راس‌المال متعدي اور راس‌المال مستقر مقدار پر خام پیداوار ملک کے اپنا اپنا اثر بطریق جداگانہ کرتے ہیں راس‌المال متعدي چونکہ ایکبارگي استعمال سے زائل ہوجاتا ہی یا مالک کے قبضہ سے نکل جاتا ہی اِس لیئے جو پیداوار اُسکي ایکبارگي استعمال سے حاصل ہوتي ہی وہي ایک مخزن ہی کہ جس سے راس‌المال مذکور کا جبر ہو اور مالک کو نفع بھي ملے پس لازم آتا ہی کہ پیداوار مذکور اِتني ہو کہ دونوں باتوں کا بدل کافي کرسکے یعني ایکبار کے استعمال کا محاصل مقدار میں مساوي ہونا چاہیئے اُس راس‌المال کے جو صرف ہوا معہ افزوني کے بمقدار نفع مگر راس‌المال مستقر کي صورت میں یہہ قید لازم نہیں کیونکہ آلات اور ادوات میں ایکبار کے استعمال سے زوال کلي راہ نہیں پاتا پس ضرور نہیں کہ راس‌المال مستقر کے ایکبار کے استعمال سے جو پیداوار

حاصل ہو اُس سے کل راس‌المال مذکور کا عوض ہوجاے اگر آلات اور ادوات کے ہر دفعہ کے استعمال سے اِس قدر عوض ملتا جاے کہ خرچ مرمت کا نکل آئے اور اُنکے نقصان جزئی کا جبر ہوجاے اور اُنکی کل لاگت کا انتفاع حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی بیان صدر سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اگر راس‌المال مستقر میں بکہی راس‌المال متعدی کے افزایش کی جاے تو اُس سے براے چندے محنت کرنے والوں کا نقصان ہوگا اور یہہ نتیجہ باعتبار کلوں کے ہی صادق نہیں آتا بلکہ باعتبار اُن جمیع اصلاحوں کے جنمیں راس‌المال مستغرق ہوتا ہی یعنی جنمیں صرف ہوجانے کے سبب سے راس‌المال اِس لایق نہیں رہتا کہ محنتیوں اور مزدوروں کی پرورش کوسکے فرضکرو کہ ایک شخص اپنی زمین کے تردد کا آپ اہتمام کرتا ہی اور سال بھر میں دو ہزار من غلہ سے مزدوروں کی کہ کھیتی کا کام کرتے ہیں پرورش کرتا ہی اور کہ اُن کی محنت سے سال کے اختتام پر دو ہزار چار سو من غلہ پیدا ہوتا ہی یعنی کل راس‌المال پر فیصدی بیس من نفع رہتا ہی یہہ بھی فرض کرو کہ چار سو من غلہ سے وہ اپنی حاجات رفع کرتا ہی اور دو ہزار من سے کہ اُس کا اصلی راس‌المال ہی کھیتی کا کام جاری رکھتا ہی اب فرض کرو کہ اِس شخص نے اپنے نصف راس‌المال سے اپنی زمین کی اصلاح دایمی کی اور نصف مزدور سال بھر تک اِس کار میں اصلاح کے مصروف رہے اور کہ بعد ختم ہونے سال کے اُسکو زمین کے تردد کے واسطے صرف نصف مزدوروں کی ضرورت رہی اور کہ باقی نصف راس‌المال کو اُسنے مثل سابق کے زمین کے تردد میں صرف کیا پس ظاہر ہی کہ سال اول میں مزدوروں کی حالت میں بجز اِسکے اور کچھہ فرق نہ آئیگا کہ نصف حسب دستور سابق اُجرت تو پائینگے مگر بجاے عمل ہاے کاشتکاری کے زمین کی اصلاح کرینگے مگر سال آخر پر زمیندار کے پاس مثل سابق کے دو ہزار من غلہ کا راس‌المال نہوگا صرف ایکہزار من غلہ بطریق معمولی عوض میں اُس کے راس‌المال کے پیدا ہوگا یعنی

اُس کو اب صرف ایک ہزار من غلہ اور اُس اصلاح پر دست رس ہوگی جو اُس کی زمین میں ہوئی ہی اگلے سال اور سال ہاے ما بعد میں وہ صرف نصف مزدوروں سے کام لیگا اور قوت سابق کی نصف مقدار کو اُنمیں صرف کریگا اگر اصلاح پائی ہوئی زمین کم مقدار محنت سے دوہزار چارسو من غلہ موافق سابق کے پیدا کرے تو مزدوروں کے نقصان کا جلد جبر ہوجاے کیونکہ ممکن ہی کہ زمیندار اُس نفع کثیر سے جو اُس کو حاصل ہو پس انداز کرے اور اُس کو راس المال میں بڑھائے اور زیادہ محنتیوں کو کام سے لگائے مگر ممکن ہی کہ ایسی صورت پیش نہ آئے مثلاً فرض کرو کہ اصلاح جو زمین میں ہوئی ہی بلا صرف کثیر براے دوام بنی رہیگی اب اگر زمیندار کو بجاے دو ہزار چار سو من غلہ کے صرف ایک ہزار پانچ سو من غلہ حاصل ہو تو اُسکو اصلاح سے نفع تام پہنچ جٔیگا کیونکہ اِس صورت میں پیداوار مذکور سے اُسکے ہزار من راس المال کا عوض ہوجائیگا اور بجاے فیصدی بیس من کے پچیس من فیصدی کا کل راس المال متعدی اور مستقر پر نفع ملیگا پس عیاں ہی کہ اِسصورت میں یہہ اصلاح حق میں زمیندار کے بہت نافع اور حق میں مزدوروں کے بہت مضر ہوگی اب فرض کرو کہ اصلاح نے موافق فرض کے نتیجہ نہیں دیا یعنی اُس کے سبب سے تعداد میں مزدوروں مطلوبہ سابق کے کچھہ کمی نہوئی مگر اُس کے ذریعہ سے بہ صرف محنت سابقہ زیادہ پیدا ہونے لگی اور یہہ بھی فرض کرو کہ محنت مذکور کے ذریعہ سے جسقدر اب زیادہ پیدا ہوتا ہی اُسکی ضرورت بھی ہی اور اُسکے مول لینے کے لیئے خریدار بھی موجود اِس صورت میں زمیندار کو تعداد میں مزدوروں کی تخفیف نہوگی اور اُنکی اُجرت بمقدار سابق دینی پڑیگی اب یہہ اُجرت کہاں سے آئی اُس کے پاس پہلا دو ہزار من راس المال اب نہیں ہی ایک ہزار من تو اصلاح میں خرچ ہوگیا اور یہہ ہزار من کسی نہج سے محنتیوں کی پرورش نہیں کرسکتا اگر زمیندار چاہے کہ پہلی کے موافق مزدوروں کو

کام سے لگائے اور اُن کو پہلے ہي کے موافق اُجرت بھي دے تو لازم آتا هی کہ یا تو وہ هزار من غلہ کسي سے قرض لے یا کسي اور مخزن سے اِس طرف کھینچ لائے اور کمي کو پورا کرے یہہ هزار من یا تو باندازِ اپني مقدار کے کسي اور کار میں محنتیوں کي پرورش کرتے ہونگے یا آن سے اُن کي پرورش کرنے کا اِرادہ هوگا وہ نئي پیدایش کا ثمرہ نہیں هیں وہ تو ایک کارخانہ سے جہاں ایک قسم کے محنتیوں کي پرورش هوتي تھي دوسرے کارخانہ میں جہاں دوسرے قسم کے محنتیوں کي پرورش هوگي منتقل هوجائینگي اور اُنکے ذریعہ سے گو زمیندار اپنے راس‌المال متعدي کي کمي کا جبر کرلیگا مگر کل ملک کے مجموع راس‌المال متعدي میں جو کمي هوئي هی اُس کا جبر نہوگا جو صاحب فرماتے هیں کہ کلوں کے استعمال سے محنت کرنے والوں کا کسیطرح نقصان نہیں هوتا اُنکي بڑي دلیل یہہ هی کہ کلیں بوجہہ گھٹانے خرچ پیدایش کے اجناس کو اِس قدر ارزاں کر دیتي هیں کہ اُنکي مانگ بدرجہ غایت بڑہ جاتي هی حتی کہ اجناس مذکور کے بنانے کے واسطے زیادہ محنتیوں کي ضرورت پیش آتي هی مگر همارے نزدیک یہہ دلیل اُتني سنگین نہیں هی جتني یہہ لوگ اُسے سمجھتے هیں قول اِن صاحبوں کا بلا شبہہ اکثر صورتوں میں صحیح هوتا هی کیونکہ کچھہ شک نہیں هی کہ جتنے کاتب چھاپہ کي کلوں کے جاري هونے سے بیکار هوگئے اُنکي نسبت سے حرف جمانے والے اور چھاپنے والے اور کاتب وغیرہ چھاپہ خانوں میں کہیں زیادہ باکار هیں علی‌هذا تعداد اُن مزدوروں کي جو روئي کي کلوں میں اب کام کرتے هیں اُن کاریگروں کي تعداد سے بدرجہا بیش هی جو سابق کتائي اور پارچہ بافي کا کام کرتے تھے اِن مثالوں سے یہہ بات ظاهر هی کہ علاوہ اُس کثیر راس‌المال مستقر کے جو اِن کارخانوں میں مستغرق هو رها هی اُنمیں راس‌المال متعدي کا بھي بہت خرچ هی مگر جو یہہ راس‌المال اور کارخانوں سے کھنچ آیا هو یا عوض اُس راس‌المال کا جو کلوں کے بنانے میں خرچ هوا اُس نئي بچت سے نہ کیا

گیا ہو جو بوجہہ اصلاح ہوئي بلکہ ملک کے راس‌المال عام سے تو فرمائیئے
کہ راس‌المال کے ایک کارخانہ سے دوسرے کارخانہ میں منتقل ہونے سے
مزدوروں کا کیا فائدہ ہوا جو نقصان آنکو بوجہہ مبدل ہونے راس‌المال
متعدي کے راس‌المال مستقر میں ہوا ہی آسکا جبر بذریعہ منتقل ہونے
باقي کے راس‌المال متعدي کے پرانے کارخانوں سے کسي نئے کارخانہ میں
کس طرح ہوسکتا ہی ہمارے نزدیک ساري دلیلیں جو واسطے ثابت کرنے
اِس امر کے پیش ہوتي ہیں کہ کلوں کے استعمال یا راس‌المال کو اصلاح
دایمي میں مستغرق کرنے سے براے چندے مزدوروں کا بنظر مجموع کچھہ
نقصان نہیں ہوتا خالي از غلطي نہیں جس کارخانہ خاص میں کلیں
مستعمل ہوتي ہیں آنمیں مزدوروں کا نقصان ہوتا ہی یہہ امر تو سب
بلا حجت تسلیم کرتے ہیں اور یہہ عیاں بھي ہی مگر بعض صاحب ایسا
فرماتے ہیں کہ اگر ایک کارخانہ میں مزدوروں کے واسطے کام نہ رہا تو
اِس سے کیا نقصان ہوتا ہی آنکے لیئے دوسرے کارخانوں میں اُتنا ہي کام
نکل آتا ہی کیونکہ جب ایک جنس خاص کے صرف میں بوجہہ ارزاني
بچت ہوتي ہی تو آسکے ذریعہ سے اہل صرف اور اجناس کو زیادہ صرف
کرتے ہیں اور اِس سبب سے اور قسم کي محنت کي مانگ زیادہ ہوجاتي
ہی یہہ تقریر بظاہر معقول نظر آتي ہی مگر ہم ابواب ماسبق میں
ثابت کر آئے ہیں کہ وہ حلیہ راستي سے معرا ہی کیونکہ مانگ اجناس
کي محنت کي مانگ سے جداگانہ ہی اِسمیں کچھہ شک نہیں کہ اہل
صرف کو بصورت ارزاني بعض اجناس صرف کے اور اجناس کے صرف
کرنے کي استطاعت حاصل ہوتي ہی مگر اِس استطاعت سے اجناس
مذکور پیدا نہونگي وہ تو اُسي وقت پیدا ہونگي کہ راس‌المال موجود ہو
اصلاح گو کسي کارخانہ سے راس‌المال کو اپنے اندر نہ کھینچ لے وہ کسي
راس‌المال مستغرق کو مستخلص نہیں کرتي پس فرضي افزایش پیدایش
اور باکار مزدوروں کي اور اجناس کے کارخانوں میں قوہ سے بفعل نہ آئیگي

اور بعض اہل صرف کی مانگ کی افزونی اور لوگوں کی مانگ کی کمی سے ہم پلہ ہوجائیگی یعنی اُن اجناس کی مانگ نہ رہیگی جنکو مزدور کہ بوقوع اصلاح بیکار ہوگئی سابق صرف کرتے تھے اول تو اِن بیکار مزدوروں کی پرورش نہوگی اور اگر ہوئی تو دو طریق سے یعنی یا بذریعہ رفاہیت یا خیرات مگر اِن دونوں صورتوں میں وہ اُس قوت سے حصہ لینگے جو سابق بہ تمامہ اور لوگ خرچ کرتے تھے *

۳ تاہم اُس طریق پر نظر کر کے کہ جسکے بموجب در حقیقت عمل ہوتا رہتا ہی ہمکو یقین نہیں آتا کہ عمل پیدایش کی اصلاحیں منفعت کرنے والوں کے حق میں باعتبار اُنکے مجموع کے کبھی چند روز کے لیئے بھی باعث مضرت کا ہوتی ہیں اگر یہہ اصلاحیں دفعتاً بدرجہ غایت بروے کار آتیں تو البتہ باعث مضرت ہوتیں کیونکہ اِس صورت میں جزو کثیر راس المال کا جو اُنمیں مستغرق ہوتا ضرورتاً ملک کے راس المال متعدی سے کھنچ آتا مگر یہہ اصلاحیں بتدریج بروے کار آتی ہیں اور بہت کم ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ اُن کے وقوع میں لانے کے لیئے راس المال متعدی اور کارخانوں سے جہاں وہ پیدایش کے کام میں لگا ہو کھینچ لیا جاے یہہ اصلاحیں در حقیقت اُس انتفاع سے کی جاتی ہیں جو سال بسال کارخانہ داروں کو ہوا کرتا ہی ہمارے نزدیک ایک بھی مثال شاید ایسی نہ ملیگی جس میں راس المال مستقر بدرجہ غایت بڑہ جاے اور راس المال متعدی اُسی نسبت سے زیادہ نہو کم مایہ ملکوں میں پیدایش کے عمل کے اندر اصلاحیں کثرت سے نہیں ہوتیں مستغرق کرنا راس المال کا زمین میں بامید حصول عوض دایمی کے یا کام لینا کل ہاے بیشقیمت سے درحقیقت یہہ معنی رکھتا ہی کہ بامید نفع آیندہ حال میں نقصان اُٹھایا جاے اور دلالت کرتا ہی اول تو مال کی حفاظت کامل پر دوم کاروبار صنعت کی چستی پر سوم مال جمع کرنے کی خواہش با اثر پر جس جماعت

میں دولت روز بروز بڑھتی جاتی ہی اُس کے لیئے اِن دونوں باتوں کا ہونا ضروریات سے ہی اگرچہ حسب بیان صدر محنت کرنے والوں کا نقصان صرف اُسی صورت میں نہوگا کہ جب راس‌المال مستقر بکمی راس‌المال متعدی بڑھایا جاے بلکہ اُس صورت میں بھی کہ راس‌المال مذکور کی کثرت اسقدر زیادہ اور جلد کی جاے کہ وہ اُس افزایش کی مانع آئے جو آبادی میں ہوا کرتی ہی مگر معلوم کہ رہے عمل درآمد میں کبھی ایسی صورت پیش نہیں آتی کیونکہ کوئی ملک ایسا نہیں ہی کہ جس کا راس المال مستقر اُس نسبت سے زیادہ بڑھے جو راس‌المال مذکور اور راس‌المال متعدی میں ہوا کرتی ہی جو راس‌المال پرانے کارخانوں میں لگا ہوتا ہی اُس کی مقدار کثیر کو مستخلص کرنا اور اُسکو کسی کارخانہ جدید میں لگانا آسان امر نہیں ہی اِس میں بڑی مشکلیں پیش آتی ہیں اور انہیں مشکلوں کے سبب سے راس‌المال متعدی کو کوئی اس‌قدر سرعت اور کثرت سے اصلاحوں میں مستغرق نہیں کرتا کہ محنت کرنیوالوں کی پرورش معمولی میں خلل راہ پائے قطع نظر اس سے بالفرض اگر اصلاحیں تھوڑے دنوں کے لیئے ملک کی پیداوار اور راس‌المال متعدی کی مقدار کو کم بھی کردیں تاہم ممکن نہیں کہ بامتداد زمانہ وہ دونوں کی افزونی مقدار کا باعث نہوں یہہ اصلاحیں راس‌المال کے عوض کو زیادہ کرتی ہیں اور اِس افزونی سے یا تو اہل راس‌المال کو بوجہہ کثرت منافع یا خریداروں کو بوجہہ ارزانی اجناس فایدہ ہوتا ہی ہر دو صورت میں ایک رقم بچت کی ایسی وجود پاتی ہی جس سے سرمایہ جمع ہوسکتا ہی اور دستور ہی کہ جب نفع زیادہ ہوتا ہی تب اہل نفع کو جمع کرنے کی طرف زیادہ رغبت ہوتی ہی جو مثال ہمنے پہلے فرض کی تھی اُسمیں اصلاح کا یہہ نتیجہ ہوا تھا کہ بجاے دو ہزار چار سو من غلہ کے مقدار پیداوار کی ایک ہزار پانسو من سال رہ گئی تھی مگر نفع اہل

راس‌المال کا چار سو من سے پانسو من ہو گیا تھا اب اگر یہہ ایکسو من فاضل پس‌انداز کیا جاے تو ظاہر ہی کہ مدت چند سال میں اُس ہزار من کا عوض ہوجائیگا جو راس‌المال متعدی سے اصلاح زمین میں پہنچ گیا تھا جس کارخانہ میں اصلاح کی جاتی ہی اُسمیں ضرور کاروبار بڑھایا جاتا ہی اور یہہ افزونی کاروبار کی کارخانہ‌دار کے لیئے بڑی ترغیب واسطے اِس امر کے ہوتی ہی کہ وہ اپنے راس‌المال کو بڑھاے چونکہ ہر کارخانہ میں اصلاح ایک ہی دفعہ نہیں کی جاتی بلکہ بتدریج اِسلیئے جزو کثیر اُس راس‌المال کا جو آخرکار اصلاح مذکور میں صرف ہوتا ہی اُس نفع سے لگتا ہی جو خود اصلاح مذکور سے بتدریج حاصل ہوتا ہی عمل پیدایش کی اصلاحوں میں جو میلان واسطے جمع کرانے زیادہ مال کے اور بذریعہ اُسکے آخرکار بڑھانے مقدار پیداوار کے ہی وہ بوقت ظاہر ہونے اِس امر کے اور بھی اظہر ہوجائیگا کہ راس‌المال کے اجتماع اور زمین کے پیداوار کی افزونی کی حدود معین ہوا کرتی ہیں کہ جنپر پہنچ جانے کے بعد پھر افزونی پیداوار کی بالضرور موقوف ہوجانی چاہیئے مگر عمل پیدایش کی اصلاحیں اور لحاظوں میں اُن کا کچھہ ہی نتیجہ ہو ان حدود میں سے ایک یا دونوں کو بعید تر کردیتی ہیں راستی اِن اقوال کی کی بحثہاے مابعد میں بہت وضاحت کے ساتھہ ظاہر ہوجائیگی اور معلوم ہوجائیگا کہ مقدار کو راس‌المال کے جو کسی ملک میں جمع ہوجاتا ہی یا جمع ہوسکتا ہی اور مقدار کو پیداوار کی جو وجود پاتی ہے یا پاسکتی ہی ایک نسبت خاص اُس حالت سے ہنر پیدایش کی جو ملک مذکور میں ہوا کرتی ہی اور کہ ہر اصلاح گو اوایل میں چند روز کے لیئے راس‌المال متعدی اور پیداوار کی مقدار کو گھٹا بھی دے مگر مآل کار میں اُنکی مقدار کو اتنا بڑھاتی ہی کہ کسی اور صورت میں اُتنی افزونی ممکن نہیں اور یہی ہی قطعی جو اب اُن اعتراضوں کا جو نسبت اجزاے کلوں کے پیش کیئے جاتے ہیں جو دلیل واسطے اثبات اِس امر کے

یہاں سے نکلتی ہی کہ کلوں میں محنت کرنے والوں کو آخرکار حال کی حالت جماعت میں بھی نفع پہنچتا ہی بعد ازیں قطعی نظر آنے لگیگی مگر یہہ امر سرکار کو ذمہ داری سے انسداد یا خفیف کرنے اُس خرابی کے بری نہیں کرسکتا جو اِس منبع مآل کار کے انتفاع سے حال کی نسل کو پہنچے یا جسکے پہنچنے کا احتمال ہو اگر کلوں یا مفید کارخانوں میں راس المال کبھی ایسی سرعت سے مستغرق کیا جاے کہ اُسکے سبب سے راس المال متعدی میں جو مزدوروں کی پرورش میں صرف ہوتا ہی خلل عظیم راہ پائے تو حاکموں پر واجب ہی کہ ایسی تدابیر اختیار کریں جنسے سرعت مذکور میں اعتدال برروے کارائے اصلاحیں ہرچند بنظر مجموع محنتیوں کی کمی پرورش کا باعث نہیں ہوتیں مگر چونکہ وہ اُن کی کسی جماعت خاص کو ہمیشہ بیکار کردیتی ہیں اِسلیئے اِن خاص محنتیوں کی اغراض پر جو اپنے ہمعصروں اور نسل آیندہ کے فائدہ کے لیئے نقصان اُٹھاتے ہیں حاکم کو نظر رکھنی عین اِنصاف ہی *

اب پھر راس المال مستقر اور راس المال متعدی کے فرق کی طرف رجوع کی جاتی ہی واضحرہے ناظرین اوراق ہو کہ ساری دولت جو پیدایش میں لگتی ہی راس المال میں داخل ہی مگر بعض حصص راس المال کے ایسے ہیں کہ اقسام مذکورالصدر میں سے کسی قسم کی بھی تعریف اُن کی نسبت صادق نہیں آتی مثلاً سامان طیار جو کسی کارخانہ دار کے گودام میں بلا فروخت پڑا ہو ہرچند بنظر اُس کام کے جو اُس سے آخرکار انجام پائیگا وہ راس المال ہی مگر ابھی عمل میں راس المال نہیں کیونکہ وہ عمل پیدایش میں نہیں لگا ہی اُسکو یا تو بیچنا چاہیئے یا اُسکا معاوضہ اور اشیاے مساوی القیمت سے کرنا چاہیئے ابھی تو وہ نہ راس المال مستقر ہی نہ راس المال متعدی مگر آخرکار یا راس المال مستقر بنیگا یا راس المال متعدی یا دونوں میں انقسام پائیگا دستکار اپنے سامان طیار کے ایک حصہ سے مزدوروں کی اُجرت ادا کریگا

دوسرے حصہ سے اُس مصالحہ کا جو جو سامان مذکور کے بنانے میں پہلے صرف ہوچکا هی اور مابقی سے آلات یا کلیں بنائیگا یا پرانے آلات کي مرمت کریگا مگر کس کام میں کتنا حصہ صرف ہوگا یہہ امر موقوف هی اوپر صورت حال اُسکے پیشہ اور ضرورت وقت کے یہہ بهي یاد رکهنے کي بات هی کہ جو حصہ راس المال کا بہ هیئت تخم اور مصالحہ کے صرف هوتا هی اُس کا عوض گو خلاف راس المال مستقر کے فوراً پیداوار اول سے کیا جاتا هی مگر بمعاملہ با کار کرنے محنتیوں کے اُس کا وهي حال هی جو راس المال مستقر کا یعني صرف ہوجانا کسي شی کا بہ هیئت مصالحہ اُسي نہج سے باعث کمي پرورش مزدوروں کا ہوتا هی جس طرح سے خرچ هونا روپیہ کا کلوں میں جو راس المال فی الحال اُجرت میں مزدوروں کے صرف ہوتا هی اگر اُس سے مصالحہ خرید کیا جاے تو اس سے مزدوروں کے حق میں وهي مضرت پہنچیگي جو بصورت منتقل کرنے اُسکے راس المال مستقر میں پہنچتي مگر ایسي صورت عمل میں کبهي پیش نہیں آتي جو اصلاحیں عمل پیدایش میں کي جاتي هیں اُنکا مبلان عموماً یہہ ہوا کرتا هی کہ جو بیج اور مصالحہ کسي شی خاص کے بنانے یا پیدا کرنے میں لگتا هی اُس میں کفایت هو پس اِس مخزن سے محنتي لوگوں کے حق میں مضرت پہنچنیکا خوف نہیں هی *

باب هفتم

درباب اسی کے کہ عاملان پیدایش کي قوت پیدایش کے مدارج کس امر پر موقوف هیں

۱ اب هم نے لوازم پیدایش کے بیان عام سے فراغت پائي اور دریافت کرچکے کہ وہ تین قسم مفصلہ ذیل میں داخل هوسکتے هیں یعني محنت اور راس المال اور مادہ اور قواے عاملہ کہ جن کو طبیعت مہیا کرتي هی انمیں سے محنت اور مادہ لوازم ضروري هیں کیونکہ بدون اُنکے

هرگز کام نہیں چلتا پیدایش میں قواے عاملہ سے مدد لے سکتے ہیں پس وہ معاون ہیں لوازم ضروري نہیں راس‌المال اصل میں پیداوار محنت هی پس اُس کا دخل عمل پیدایش میں به نفس‌الامر بمنزله دخل محنت کے هی هیئت غیر صریح میں تاهم اُس کے جداگانه بیان کرنے کي کم ضرورت نہیں هی کیونکه پہلے سے صرف کرنا محنت کا بغرض وجود میں لانے راس‌المال کے جو من بعد کسي صناعت کے انجام دینے میں صرف هو اُسي قدر ضروري هی جتنا که صرف کرنا محنت کا خود اُس صناعت میں راس‌المال کا جزو کثیر صناعت میں صرف یہه اعانت کرتا هی که مزدوروں کو جو اُسے انجام دیتے هیں بقید حیات رکھتا هی اور جزو ماباقی یعني آلات اور مصالحه اُس کي اعانت صریح اُس نہج سے کرتا هی جس طرح ماده اور عاملان طبیعي *

اب هم دوسرے معامله کي طرف جو اس فن میں فخیم هی توجهه کرتے هیں یعني بیان کرتے هیں که عاملوں کي قوت پیدایش کے مدارج کس پر موقوف هیں ظاهر هی که اُن کي قوت میں باعتبار ازمنه اور مقام کے بہت اختلاف راه پاتا هی یعني اُبادي اور وسعت زمین کي ایک هي مقدار سے ایک ملک زیاده پیدا کرتا هی اور دوسرا کم اور بعض اوقات ملک خاص ایک زمانه میں زیاده اور ایک زمانه میں کم پیدا کرتا هی مثلاً اس اعتبار میں جو انگلستان کو کسي قطع سے ملک روس کے جو وسعت و آبادي میں اُس کي برابر هو مقابل کریں یا خود انگلستان کي آج کي حالت کو اُس کي پہلي حالت سے مقابل کرکے دیکھیں تو بہت اختلاف پایا جاویگا جن اسباب سے یہه اختلاف مقدار پیداوار میں صورت ظهور کي پکڑتا هی اُن میں سے بعض مستتر هیں اور بعض عیاں اور اِن اسباب میں سے چند کو هم یہاں بیان کرتے هیں *

۲ واضح راے ناظرین اوراق هو که زیاده پیداواري کا سب سے بڑا سبب ظاهري وه هی جس کو موافقت طبیعت کہتے هیں اِس موافقت

کي بہت سي قسمیں ھیں اُن میں سے زرخیزي زمین کي بہت بڑي ھی
اور اِس زرخیزي کے بھي مدارج مختلف ھیں چنانچہ صحراے عرب سے
میدان ھاے گنگ تک مختلف مدارج زرخیزي کے پائے جاتے ھیں زمین
کي زرخیزي کي نسبت سے آب و ھواے سازگار زیادہ بکار آمد ھی بعض
ملک ایسے ھیں کہ اُن میں نوع انساني بود و باش کرسکتي ھی مگر
برودت کي زیادتي کے سبب سے زراعت نشوونما نہیں پاتي اور وھاں کے
لوگوں کو حالت گلہ باني سے نکلنا اور کاشتکار بنا نصیب نہیں ھوتا بعض
ملکوں میں بہتاثیر آب و ھوا ایک قسم کا غلہ پیدا ھوتاھی دوسري قسم کا
پیدا نہیں ھوسکتا بعض بلاد میں گیہوں پیدا ھوتا ھی مگر کثرت رطوبت
اور قلت حرارت سے اُس کي فصل کامل نہیں ھوتي علی ھذا طبقات
معتدل میں وہ اقسام نباتات کے نشو و نما پاتے ھیں جنکي بالیدگي و
بارآوري طبقات سرد یا حارہ میں ممکن نہیں آب و ھوا کي مداخلت
صرف کشتکاري ھي میں نہیں ھوتي بلکہ اور بہت سے عملوں میں
پیدایش کے مثلاً عمارات میں اکثر دیکھنے میں آتا ھی کہ ایک قسم کي
آب و ھوا کي تاثیر سے مکانات جلد بوسیدہ اور مرمت طلب ھوجاتے
ھیں بخلاف اِس کے دوسري قسم کي آب و ھوا میں ھزاروں برس تک
اُن کو آسیب نہیں پہونچتا عملہاے دستکاري میں تاثیر آب و ھوا کو
بہت دخل ھی مثلاً آب و ھواے کشمیر کو صناعت میں شال کے جو
نرمي وھاں کي شال میں ھوتي ھی وہ دوسرے مقام کي شال میں ھرگز
نہیں ھوتي ھی ھرچند شال بافان نور پور اور امرتسر اور فرنگستان نے
بہت سعي کي مگر کشمیر کي شال کي برابر شال نہ بناسکے جنوبي حصہ
میں فرنگستان کي جو شوخي رنگت کي کپڑہ کو حاصل ھوتي ھی وہ
ھرگز اُس کپڑہ کو حاصل نہیں ھوتي جو انگلستان میں کہ جہاں ھمیشہ
آفتاب زیر ابر رھتا ھی بنایا جاتا ھی دوسرا اثر آب و ھوا کا یہہ ھی کہ وہ
پیدا کرنے والوں کي اشیاے حاجات میں فرق لاتي ھی مثلاً گرم ملکوں میں

نوع انساني سيدهے سادهے مکانات میں بآسایش بسر کرسکتي هی کپڑا بهي تهوڑا درکار هوتا هی یہاں کے لوگوں کو واسطے بقاے حیات کے ایندهن کي ضرورت نہیں هوتي اور غذا بهي تهوڑي درکار هوتي هی بخلاف اِسکے سرد ملکوں میں جب تک اچهے محفوظ مکان جنمیں آگ جلتي هو اور گرم کپڑے اور غذاے کثیر جو جسم کو تغذیہ پہنچائے اور حرارت غریزي کو انتعاش دے نہوں حیات اُن کي ممکن نہیں پس جو محنت سرد ملکوں میں واسطے مہیا کرنے حاجات ضروري کے درکار هوتي هی اُس کي ضرورت گرم ملکوں میں نہیں هوتي جو گرم ملک کے باشندے آرام طلب اور نسل بڑهانے پر آمادہ نہوجائیں تو اشیاے حاجات کے فراهم لانے میں جسقدر محنت کي اُن کو بچت هو اُسکو کسي اعلی شغل میں صرف کرسکتے هیں *

علاوہ زرخیزي زمین اور تاثیر آب و هوا کے بافراط موجود هونا معدنیات کا موقع کے مقاموں پر جہاں سے اُن کو بہ آساني نکال سکیں داخل موافقت طبیعي هی مثلاً انگلستان میں پتهر کے کوئلہ کي کهانیں جنکے سبب سے ناموافقت آب و هوا کا جبر کافي هوگیا هی. اور چونکہ یہہ کهانیں لوهے کي کانوں کے متصل واقع هوئي هیں اِسلیئے وهاں کے صناعوں کو عمل پیدایش میں بڑي آساني حاصل هی پہاڑي اضلاع کي کمي زرخیزي کا جبر کافي عامل طبیعي پانے سے کہ بافراط موجود هوتا هی هوجاتا هی *

موافقت طبیعي کي جمیع صورتوں میں سے واقع هونا کسي بستي کا کنارہ پر سمندر کے جہاں اچهے بندر هوں یا کنارہ پر کسي ایسے دریا کے جسمیں کشتي اور جهاز رواں هوسکتے هوں بہت هي نافع اور کارآمد هی اِس میں شک نہیں کہ یہہ موافقت صرف خرچ باربرداري میں تخفیف کرتي هی مگر جو غور سے دیکها جاے تو یہہ امر بڑي کفایت کا باعث هوتا هی اور عمدگي اِس موافقت کي اُسوقت بخوبي ذهن نشین هوتي

ھی جب اِس امر پر فکر کی جاتی ھی کہ معاوضہ کو پیدایش میں کتنا دخل ھی اور کسی کام کو بانٹ کر انجام دینے میں کتنی آسانی ھوتی ھی یہہ موافقت طبیعی بسا اوقات زمین کی کم پیداواری کا جبر کافی و وافی کردیتی ھی اور اور قدرتی نقصانوں کے بدل کا باعث ھوتی ھی خصوصاً اُس زمانہ میں کہ جب نوعِ انسانی نے بذریعہ علم و ھنر کوئی کسبی ذریعہ آمدورفت و انتقال مال و اسباب کا ذریعہ طبیعی سے فایق تر ایجاد نہیں کیا تھا زمانہ قدیم میں وھی بستیاں آسودہ نہیں تھیں جنکے پاس زمین افراط سے یا زیادہ زرخیز تھی بلکہ وہ بستیاں آسودہ تھیں جنکو بوجہہ عدم زرخیزی زمین کے اِس امر کی ضرورت شدید پیش آئی کہ قریب سمندر یا دریا سے بذریعہ تجارت تمتع کافی اُتھائیں *

۳ موافقت طبیعی کے بیان کو اب ھم زیادہ طول نہیں دیتے اگر اور اسباب ایک سے رھیں تو اِس موافقت کی عمدگی اسقدر عیاں ھی کہ اُس سے کسی کو انکار نہیں مگر تجربہ سے ثابت ھی کہ یہہ موافقت حق میں اھل جماعت کے مثل منصب اور درجہ کے حق میں کسی فرد خاص کے وہ فائدہ تام نہیں دیتی جسکے دینے کی اُسمیں قدرت و گنجایش ھی *

جن ملکوں کی آب و ھوا سازگار اور زمین زرخیز ھو کچھہ ضرور نہیں کہ وھاں کے باشندے سب سے زیادہ دولتمند اور صاحب اقتدار ھوں بلکہ اکثر ایسا ھوتا ھی کہ بنظر مجموع وہ کم مایہ ھوتے ھیں گو اِس افلاس میں شاید اوروں سے زیادہ آسودہ اور فارغ البال ایسے ملکوں میں بقاے حیات کے لیئے اِسقدر کم اشیاء کی ضرورت ھوتی ھی کہ غربا کو نان نفقہ کی طرف سے چنداں وسواس نہیں ھوتا اور جس آب و ھوا میں صرف زندہ رھنا بمنزلہ ایک راحت کے تصور کیا جاتا ھی وھاں سستی میں پڑا رھنا لوگوں کے نزدیک عین لطف زندگی اور عیش مغتنم ھی یہاں کے لوگوں میں جوش کے وقت کمال چستی اور چالاکی آ جاتی ھی مگر

استمسن کے ساتھہ محنت کرنا اُن کا شیوہ نہیں اور چونکہ اُن کو معاملات استقبال کا چنداں فکر نہیں ہوتا اِسلیئے اچھے قوانین انتظام کے قایم کرنمیں وہ دل نہیں لگاتے اور بوجہہ فقدان حفاظت ثمرہ محنت محنت کرنے کی غرض اور بھی ضعیف ہوجاتی ہی معلوم رہے کہ بہ کامیابی اِنجام دینا عمل پیدایش کا زیادہ تر موقوف ہی اوپر اوصاف عاملان اِنسانی کے نہ اوپر اُس صورت حال کے جسمیں وہ محنت کریں اور قاعدہ ہی کہ ظہور قوت جسمانی اور روحانی کا موقوف ہی مشکلات پر نہ آسانی پر اور یہی سبب ہی کہ جن قبایل نے دیگر قبایل کو زیر کرکے اپنا محکوم بنایا ہی اور اُن سے اپنے فایدہ کے لیئے محنت لی ہی اُنہوں نے مدرسہ سختی اور تنگ حالی میں تربیت پائی تھی اِن قبایل میں سے اکثر شمالی طبقات کے جنگلوں میں جہاں اُن کو طرح طرح کی صعوبتیں اور مشکلیں اُتھانی پڑتی تھیں بودوباش رکھتے تھے یونانیوں اور رومیوں کی صورت میں قدرتی مشکلیں نہ تھیں مگر اُنھوں نے قوانین جنگی اِسطرح کے مقرر کیئے تھے کہ اُن سے مشکلیں پیدا ہوئی تھیں اور جب سے بوجہہ بدلنی صورت حال بستی ہاے جدید کے یہہ قانونی مشکلیں نرہیں تب سے ملک ہاے جنوبی میں کوئی قوم فتاحوں کی پیدا نہں ہوئی جنگ و پیکار کی چالاکی محنت کی چستی اور فکر و خوض کی عادت یہہ ایسی صفات ہیں کہ وہ اُنہیں بدنصیب قوموں میں پائی جاتی ہیں جو طبقات شمالی میں کہ جہاں آب و ہوا سازگار نہیں بودوباش رکھتی ہیں پس عیاں ہی کہ زیادہ پیداواری کے اس باب میں سے دوسرا بڑا سبب یہہ ہی کہ محنت زیادہ چستی سے انجام دی جاے اِس چستی سے ہماری یہہ مراد نہیں ہی کہ محنت کبھی کبھی زیادہ جہد سے انجام دی جاے بلکہ باستقلال اور قاعدے سے ہندوستان کے بھیل اور ملک اُمریکا کے شمالی طبقہ کے جنگلی آدمی کبھی کبھی ضرورت کیوقت جتنی محنت بلا کرنے شکایت کے اپنے اوپر اُتھاتے ہیں یا ایسے موقع پر جتنا نان

کے اپنے قواے جسمي اور نفسي سے یہہ لوگ کام لیتے ہیں اُتني محنت اور مشقت کوئي اور شخص اپنے اوپر گوارا نہیں کرتا مگر جس وقت ضرورت مذکور یعني تقاضاے حاجات ضروري سے تھوڑي دیر کے لیئے بھي مہلت ملتي ھی ایسي سستي اور کاھلي اُن کو گھیرتي ھی کہ اُس میں وہ ضرب‌المثل ہیں اشخاص یا اقوام بوقت تقاضاے سخت کسي غرض کے جو محنت بہت خوشي سے اپنے اوپر گوارا کرسکتے ہیں اُسکے مدارج میں چنداں فرق نہیں ھوتا مگر جو محنت بغرض کسي منفعت آیندہ کے یا مواقع معمولي پر کام کو جہد کامل سے انجام دینے میں اُٹھاني پڑتي ھی اُس کے مدارج میں اُن کے اندر بڑا اختلاف ھوتا ھی یعني بعض افراد یا اقوام کي عادت ھوا کرتي ھی کہ وہ محنت کو ہر حالت میں باستقلال تمام انجام دیتے ہیں بعض کا عمل اِس کے خلاف ھوتا ھی تاکہ نوع اِنساني میں کوئي بڑي اصلاح وجود پائے اُس میں کچھہ قدر اِس صفت استقلال کا ھونا ضروریات سے ھی وحشي قوم کو دانشمند بنانے کے لیئے ضرور ھی کہ اُس کو کسي نئي چیز کا شوق دلایا جاے اور اُسکو اِسپر آمادہ کیا جاے کہ شي مذکور کے حاصل کرنے کے لیئے وہ محنت و مشقت کریں کچھہ ضرور نہیں کہ یہہ نئي خواهش اعلی رتبہ کي ھو البتہ وہ ایسي ھوني چاھیئے کہ طالب کو اُس کے حصول میں محنت نفساني اور جسماني کو باستقلال انجام دینے پر برانگیختہ کرسکے اگر حبشیاں جمیکا اور ڈیمیرارا بعد رھائي کے بند غلامي سے صرف حوایج ضروري کے حصول پر قانع رھتے اور طبقات حارہ میں جہاں آبادي تھوڑي اور زمین زرخیز افراط سے ھوا کرتي ھی جتني تھوڑي محنت بقاے حیات کے لیئے کوني ضرور ھی اُس سے زیادہ اپنے اُوپر گوارا نہ کرتے تو غلامي کي حالت سے زیادہ بدتر حالت میں گرفتار ھوجاتے گو یہہ حالت اُن کے نزدیک ناخوش نہوتي اُن میں چونکہ شوق اچھے لباس اور زیور کا پیدا ھوگیا تھا اِسلیئے اُمید تھي کہ وہ محنت کرنے پر آمادہ

ہوجائیگنے ہو چند یہہ شوق ایسا نہیں ہی کہ اُس کي تقویت کو کوئي پسند کرے کیونکہ اکثر قوموں میں بجاے دولت بڑھانے کے وہ باعث افلاس ہوا ہی مگر شاید اُن حبشیوں کي صورت میں سواے شوق مذکور کے کوئي اور غرض ایسي وجود نرکھني تھي کہ اُنکو واسطے انجام دینے محنت کے باستقلال تمام مایل کرتي اور اُن میں خوشي سے محنت کرنے کي عادات ڈالتي جس عادت سے آیندہ کسي عمدہ شغل میں کام لیسکتے ہیں مگر اِنگلستان میں اِس امر کي حاجت نہیں ہی کہ لوگوں کو دولت پیدا کرنے کي رغبت دلائي جاے وہاں کے آدمیوں کو صرف یہہ سکھانا چاہیئے کہ دولت سے کیا کام لے سکتے ہیں اور اُن کے دلوں میں اُن باتوں کے شوق کے دلانے کي ضرورت ہی جو دولت سے حاصل نہیں ہوتیں یا جنکے حصول کے لیئے دولت کي ضرورت نہیں ہو اصلاح واقعي جو اُنکي طبیعت میں کي جاے چاہیے وہ اُن کي خیالات کو بلند کرے چاہیے صرف اُن کي رغبت ہاے حال کي اشیاء کي کیفیت واقعي کو اُن کے ذہن نشین کرے بالضرور اُن کے جوش کو واسطے حصول دولت کے اعتدال پر لائیگي مگر اِسکي ضرورت نہیں کہ اصلاح مذکور اُنکي طبیعت سے اُس صفت کو کہ اُن کا جوہر ہی رایل کردے یعني اُن کي اِس عادت کو کہ جس کام کو ہاتھہ میں لیتے ہیں اُسکیو سعي اور جہد کامل سے انجام دیتے ہیں دور کردے وسط مطلوبہ ایسي چیز ہی کہ اُس کے دریافت کا طریق لوگوں کو بہت کم معلوم ہوا ہی آدمي جب محنت کریں اُن کو چاہیئے کہ اُس کو قواے جسماني اور نفساني کي جہد کامل سے اِنجام دیں مگر جو محنت کرنے سے صرف حصول زر و مال مقصود ہو تو دن میں جتني ساعت اور ماہ میں جتنے دن اور سال میں جتني ماہ یہہ محنت کم کي جاے اُتنا ہي بہتر ہی *

۳ تیسري چیز جو اہل جماعت کي محنت کے پیدا کرنے کي قابلیت کو تعین کرني ہی علم و ہنر ہی جو جماعت مذکور کے مزدوروں

یا اُن لوگوں میں شایع ہو جو مزدوروں سے کام لیتے ہیں سب جانتے ہیں کہ تیز دستی ہے اُن لوگوں کی جو صرف معمولی کام انجام دیتے ہیں اور ذکاوت ہے اُن کی جو کسی ایسے کام کو اِنجام دیتے ہیں کہ جسمیں عقل کو زیادہ دخل ہو اور علم سے کیفیت قوت ہاے طبیعی اور خواص اشیاء کے جو کار محنت میں اعانت کرتے ہیں قوت پیدایش کی محنت میں زیادہ ہوجاتی ہی اور یہہ امر اتنا ظاہر ہی کہ حاجت توضیح یا تمثیل کی نہیں رکھتا کون نہیں جانتا کہ کسی جماعت کی محنت کی قوت پیدایش موقوف ہی علم و ہنر پر اُس جماعت کے اگر ہنر ہاے صنعت کاری میں اصلاح کیجاے اور مادہ ور قوت ہاے طبیعی سے بطریق بہتر کاروبار محنت میں کام لیا جاے تو مقدار معین محنت سے زیادہ مقدار پیداوار کی حاصل ہوتی ہی اصلاح کے ابواب میں سے ایک تو یہہ ہی کہ آلات اور ادوات ایجاد کیئے جائیں آنسے محنت میں کفایت اور مقدار پیداوار میں افزونی ہوتی ہی اور اُن کے ذریعہ سے کار ہاے صناعت میں وہ زور لگا سکتے ہیں جو کسی اور صورت میں لگانا ممکن نہیں اور اُن کی اعانت سے ایسے عمل انجام پاتے ہیں جنکا صرف ہاتھہ کی اِستعانت سے اِنجام پانا ممکن نہیں ہوتا بہت سے کام تو ایسے ہیں کہ بلا اعانت آلات کے ہرگز انجام نہیں پاسکتے مثلاً جو پانی کھدانوں میں کثرت سے جمع ہوجاتا ہی اُس کا اخراج بلا اعانت آلات دخانی کے ممکن نہیں اور ظاہر ہی کہ درصورت نہونے اِن آلات کے یہہ کھدانے چند روز کی کھدائی کے بعد بیکار ہوجائیں بغیر جہاز اور کشتیوں کے دریا اور سمندر سے عبور کرنا کیونکر ممکن ہی بلا آلات درختوں کو کون قطع کرسکتا ہی یا پہاڑوں کو کاٹ سکتا ہی بلا اعانت ہل اور بکھر وغیرہ کے زراعت کا بروے کار آنا ممکن نہیں غرض کہ باعانت سیدھے سادھے اور موٹے آلات کے کار ہاے صناعت کا انجام دینا ممکن ہوجاتا ہی اور من بعد آلات مذکور میں اصلاحوں کے بروے کار آنے سے کار ہاے مذکور خوبی اور اسلوبی سے انجام پاتے ہیں اور قطع نظر اِس انتفاع کے آلات کی اصلاحوں سے محنت میں

بڑي بچت هوتي هی اور یهہ بچت دوسرے کام میں صرف هوسکتي هی
ناظرین اوراق یهہ نہ سمجھیں کہ علم سے عمل پیدایش میں صرف یہي
مدد ملتي هی کہ کلیں اور آلات اُس کي بدولت استعمال میں آتے هیں
یهہ بات تو ابھي ظاهر هونے لگي هی کہ کلوں سے فن زراعت میں علاوہ
اصلاح هل اور بکھر وغیرہ آلات کے اور بھي کام نکل سکتا هی مگر بڑي بڑي
اصلاحیں جو اِس فن میں هوئي هیں اُن کا اثر خود زمین اور اشجار پر
هوا هی مثلاً پہلے دستور تھا کہ بعد تردد چند سال کے زمین کو ایک دو
سال کے لیئے اُفتادہ رکھتے تھے تاکہ اُس کي قوت بحال هوجاے مگر علم سے
یهہ بات پائي گئي کہ بجاے اُفتادہ رکھنے کے جو زمین پر بدل بدل کر فصلیں
بوئي جائیں تو اُس کي قوت نہ گھتیگي یا اُس میں اقسام و انواع کي
کھاد ملانے سے کمي قوت کا جبر هوجائیگا اور اُس کي طبیعت بدل جائیگي
علم کے زور سے دلدل اور تر زمینوں کو زراعت کے قابل بنا سکتے هیں علم
نے یهہ بات سکھائي کہ جو زمین کو خوب زیر و زبر کرکے اُس میں دور
دور درخت لگائے جائیں تو وہ خوب زور پاتے هیں علیٰ هذا علم کے زور
سے جو اصلاحیں اور ایجادیں فنون دستکاري اور تجارت میں هوتي هیں
اُن کا یهہ نتیجہ هوتا هی کہ وقت میں بچت هوتي هی اور محنت اور
راس المال کا ثمرہ جلد حاصل هوتا هی بعض اصلاحیں اِس قسم کي هوتي
هیں کہ اُن سے مصالحہ میں کفایت هوتي هی *

۵ علم کي افزوني کو اهل جماعت کي دولت کے بڑھانے میں جو
دخل هی اُس کي تمثیل اور توضیح کي چنداں ضرورت نہیں کیونکہ
جاهل سے جاهل پر اُس کي کیفیت بمشاهدہ مثال هاے روشن مثل ریلوے
اور جہاز هاے دخاني کے کھل گئي هی مگر جو امر لوگوں کے خیال میں
ابھي تک نہیں آتا اور جسکو وہ تسلیم نہیں کرتے یهہ هی کہ اهل جماعت
میں عموماً جتنا علم زیادہ پھیلتا هی اُتني هي عمل پیدایش میں کفایت
هوتي هی بوجہہ کم هونے قوت مدرکہ اور فقدان سلیقہ کارروائي اکثر

مزدور اپنے نفع و نقصان کا انداز کامل نہیں کرسکتے اور اُن کے انتظام خانگی میں آثار بد تمیزی مشاهدہ ہوتے ہیں اور خلل کلی راہ پاتا ہی بہ تقاضا انہیں اسباب کے یہہ آدمی بجز انجام دینے ادنی قسم کی محنت کے اور کسی لایق نہیں ہوتے اور ظاہر ہی کہ ثمرہ اُن کی محنت کا اُس پیداوار کی مقدار کی نسبت سے بہت کم ہوگا جو ذکی اور سلیقہ شعار مزدور اُسی مقدار محنت سے پیدا کرسکتے ہیں اور یہاں سے اظہر ہی کہ مدبر جماعت کو عوام کی تعلیم کی طرف توجہہ کامل کرنی ضروریات سے ہی تربیت پائے ہوئے کاریگروں کی عادتیں ہر لحاظ میں بہتر ہوا کرتی ہیں وہ سلیم الطبع اور پرهیزگار ہوتے ہیں اشغال معقول میں مصروف اور اچھی صحبت کے طالب رہتے ہیں اپنے بندوبست خانگی اور اپنے مالکوں کے کاروبار میں کفایت پر نظر رکھتے ہیں اور اسوجہہ سے صداقت اور امانت کی صفات سے موصوف ہوتے ہیں واضح رہے ناظرین اوراق رہے کہ محنت کرنے والوں کی صفات عقلی کو جسقدر اُنکی محنت کے با اثر کرنے میں دخل ہوتا ہی اُتنا ہی اُن کی صفات اخلاقی کو بھی اُس میں دخل ہی یہہ تو سب جانتے ہیں کہ بے اعتدالیوں کے سبب سے محنت کرنے والوں کے قوائے جسمی اور عقلی میں فتور کلی راہ پاتا ہی اور اُن کی عادات ناهموار اور غیر مستقل کی جہت سے اُن کا کام چستی اور مداومت کے ساتھہ جاری نہیں رہ سکتا مگر یہہ امر غور کرنے کے لایق ہی کہ اُن کی محنت کے ثمرہ کی مقدار کل کا حصر کسقدر اُن کے معتبر اور راست کار ہونے پر موقوف ہی جو محنت فی الحال اِس امر کی نگرانی میں صرف ہوتی ہی کہ محنتی اپنا پورا کام انجام دیں یا اِس امر کے امتحان میں کہ اُنھوں نے اپنے کام کو موافق قرار کے انجام دیا یا نہیں درحقیقت پیدایش کے کام میں صرف نہیں ہونے پاتی وہ تو ایسے خارجی کام میں لگتی ہی جسکی ضرورت محض مزدوروں کی بددیانتی کے سبب سے پیش آتی ہی ساری ظاہری تدبیریں ہر اسنہ

اور نگہبانی کے اپنے عمل میں کامل نہیں کیونکہ ہرچگہہ اُجرت پاتے والے محنتیوں کی مقرری عادت ہی کہ جب محافظوں کو ذرا بھی غافل پاتے ہیں کام میں سستی کرجاتے ہیں اگر افراد انسانی ایک دوسرے پر اعتماد کرسکیں تو کوئی صیغہ اُن کی مہمات کا ایسا نہیں کہ جسمیں اِس اعتماد کا نفع ساری نہو اور اِس نفع کی فروعات میں سے ہرچند کفایت ایک ادنی فرع ہی مگر اُس کی مقدار کا انداز کرنا قیاس سے باہر ہی لوگوں کی بد دیانتی کے سبب سے دولت ملکی میں جو نقصان ظاہر ہی راہ پاتا ہی اُسی کو ذرا غور سے دیکھیئے کہ کسقدر ہوتا ہی ہر دولتمند بستی میں ایک گروہ بدمعاشوں کا ہوا کرتا ہی جو لوٹ مار اور دم بازی وغیرہ حیلوں سے اپنی بسر کرتا ہی اِس گروہ کے آدمیوں کی تعداد صحیح دریافت کرنی آسان نہیں مگر کوئی شبہہ نہیں کہ ایسے آدمی بہت ہوتے ہیں اول تو اُنکی پرورش کا سارا بار صریح محنت ملکی پر پڑتا ہی قطع نظر اس سے اہل پولس اور عدالت ہاے دیوانی اور فوجداری اور محبس وغیرہ کی ضرورت انہیں حضرات کی بدولت پیش آتی ہی اور اُن میں جو خرچ پڑتا ہی اُس کا بار انہیں کے سبب سے اہل جماعت کو اُٹھانا پڑتا ہی وکلا اور مختار اور اہل قوانین جنکو بڑی بڑی تنخواہیں ملتی ہیں انہیں لوگوں کی بد دیانتی کے سبب سے پرورش پاتے ہیں جس انداز سے اہل جماعت میں دیانت و ایمانداری بڑھتی جاتی ہی اُسی انداز سے اِن اخراجات میں بچت ہوتی ہی یہہ تو بچت صریح ہی جو لوگوں کی ایمانداری کے سبب سے ہوتی ہی اِس کے علاوہ اگر مزدور حسب قرار داد اپنے کام کو ایمانداری سے انجام دیں تو اہل جماعت کو منفعت کثیر اور تین طریق سے ہوتی ہی یعنی اول تو صورت مفروض میں ہر قسم کی محنت کی پیداوار میں صریح افزونی ہوتی ہی دوم حفاظت اور نگہبانی میں جو وقت اور روپیہ صرف ہوتا ہی اُسمیں کفایت ہوجاتی ہی سوم محنت کے کاروبار کے جاری کرنے اور پھیلانے

میں لوگوں کي همت بڑھتي ھی کسي کام کو ملکر انجام دینا آسي انداز سے ممکن الوقوع ھی جس انداز سے لوگوں کو ایک دوسرے کي دیانت اور امانت پر اعتبار اور بھروسا ھوتا ھی بعض قوموں کو کاروبار محنت کے انجام دینے کي استعداد تامہ حاصل ھوتي ھی مگر ایسے ایماندار آدمیوں کي قلت کي وجہہ سے اُنکو تحصیل اور خرچ کرنے زرھاے کثیر کا اختیار بلا دغدغہ سونپا جاے' کاروبار مذکور کو وسعت کے ساتھہ انجام دینے میں طرح طرح کي دقتیں پیش آتي ھیں بعضي قوموں کي اجناس کے مول لینے میں تاجروں کو بدیں وجہہ تامل ھوتا ھی کہ اُن کي طرف سے اِس امر کا اِطمینان نہیں کہ وہ اپني جنس کو نمونہ کے مطابق بنائینگی جنس کو نمونہ کے مطابق نہ بنانایا بنظر انتفاع اجناس میں میل کردینا یا پراني جنس کو بہ تغیر رنگ اور ھیئت کے نیا بناکر بیچنا یہہ ایسے فریب ھیں کہ مآل کار اُن کا اچھا نہیں وہ اعتبار کو ساقط کرتے ھیں اور باب تجارت کو بند کردیتے ھیں بخلاف اِسکے اعتبار اور ساکھہ کے کامل عیار رھنے کے سبب سے کاروبار محنت میں نفع تام پہنچتا ھی جہاں لوگوں کے آپس میں اعتبار ھوتا ھی صبح سے شام تک لاکھوں روپیہ کا سودا سلف اور لین دین ھوجاتا ھی اور بایع اور مشتري میں سے کوئي بھي دست آویز نہیں لکھتا نہ اُس کے کبھي لکھانے کا کسیکو خیال آتا ھی پس خیال کرنا چاھیئے کہ ایسي جگہہ خود لوگوں کي دیانت داري کے سبب سے پیدا کرنے والوں اور لینے دینے والوں کو بوجہہ کفایت وقت اور خرچ کے سال بھر میں کتنا نفع پہنچتا ھی *

۴ عاملان پیدایش کي قوت پیدایش کا تعین کرنے والے اسباب غیر صریح میں سے حفاظت سبب جلیل ھی اور حفاظت سے ھماري وہ حمایت کامل مراد ھی جو افراد مدینہ کو پہنچتي ھی خواہ بادشاہ کي طرف سے خواہ برخلاف ظلم و بدعت بادشاہ کے اور یہہ قسم ثاني بہت بکار آمد ھی کیونکہ جب مالداروں کو یہہ دغدغہ ھو کہ عمال

سرکار بدعت اور تظلم کے ہر حیلہ سے اُن کے مال کو غصب کرلینگے تو اُمید نہیں کہ کوئی آدمی اپنے قوت سے زیادہ پیدا کرے ملک ایشیا کے بہت سے طبقات زر ریز جو ایک زمانہ میں آباد اور مالدار تھے اب مفلوک اور خستہ حال ہیں اور وجہہ مسلم اِس خرابی اور خستہ حالی کی بجز اِس کے اور کچھہ نہیں کہ وہاں کے لوگوں کو سرکار اور عمال سرکار کی بدعت اور سختت گیری سے پناہ نہیں جہاں ایسا ظلم ہوتا ہی وہاں آدمی پیدا کے کام میں دل نہیں لگاتے اُنکی چستی اور چابکدستی سب جاتی رهتی ہی اور نہایت زر ریز زمین بےتردد کشتکاری پڑی رهتی ہی سرکار یا عمال کی طرف کی بدعت پیدا کرنے والوں کی همت کو مطلق پست کردیتی ہی کیونکہ اور ظالموں اور غارتگروں کی بدعت سے محفوظ رهنے کی اُمید هوسکتی ہی مگر حاکم کی بدعت سے اماں نہیں زمانہ قدیم میں یونانیوں کو اور زمانہ اوسط میں اهل اٹلی کو وہ امن حاصل نہیں تھا جسکو اِس زمانہ کے آدمی امن تصور کرتے ہیں اُس زمانہ میں یہہ قومیں غیر منتظم تھیں اور صدها طرح سے اُنکو اپنی جان اور مال کی طرف سے خدشہ اور اندیشہ دامنگیر رهتا تھا مگر چونکہ وہ آزاد تھیں اور سرکار باختیار خود یا باعانت قوانین اُنپر ظلم نہیں کرسکتی تھی اِس لیئے اُنھوں نے اپنے قوت بازو اور همت ذاتی سے اپنے دشمنوں کا تدارک کافی اور وافی کیا اور اُنکی محنت نے نتیجہ تامہ دیا اور جب تک وہ آزاد رهیں اُنکی دولت روز بروز پڑهتی گئی تسلط روم نے ساری لڑائیوں اور فسادات خانگی کو ملک کے دور کردیا اور رعایا کو پہلے وقت کی نا ایمنی سے نجات دی مگر چونکہ اُس نے طریقہ غصب اختیار کیا اور ہر طرح سے ملک سے روپیہ کھینچا رعایا درجہ بدرجہ یہاں تک پست همت اور مفلس هوگئی کہ آخر کار فتاحان و حوش سیرت نے جو آزاد تھے اُسکو بہ آسانی زیر کرلیا رعایاے مذکور نہ لڑتی اور نہ محنت کرتی کیونکہ لڑنے اور محنت کرنے کی غرض وجود نرکھتی تھی یہاں سے

ظاہر ہی کہ جس انداز سے محنت کرنیوالا اپنی محنت کے ثمرہ سے مستفیض ہوسکیگا اسی انداز سے اُسکی محنت عمل پیدایش میں باثر ہوگی اور جمیع قوانین اِنتظام اسی انداز سے معاون محنت ہوسکتے ہیں جس انداز سے وہ اِس اصل کو قایم کریں کہ محنت کرنے والا حتی الوسع باندازِ اُس پیداوار کے منفعت اُٹھائے جسکو وہ اپنی محنت سے وجود میں لائے معلوم رہے کہ سارے قوانین اور دستورات جو بہ نقصان عوام ایک گروہ خاص کو فائدہ پہونچائیں یا ایک گروہ کو اہل مدینہ کے اپنی منفعت کے لیئے محنت کرنے سے باز رکھیں یا محنت کرنیوالے کو اپنی محنت کے ثمرہ سے مستفیض نہونے دیں علاوہ اور وجوہ ناشایستگی کے خاص اِس وجہہ سے مذموم ہیں کہ وہ مخالف اصول کفایت ہیں کیونکہ کل افراد مدینہ کی محنت سے جسقدر پیدا ہوسکتا ہی اتنا وہ پیدا نہیں ہونے دیتے *

باب ہشتم

درباب عمل بہ اتفاق کے

۱ جو اسباب محنت کے قوت پیدایش بڑھاتے ہیں اُنمیں سے ہمنے ابھی تک ایک سبب کو مطلق بیان نہیں کیا چونکہ سبب مذکور خود ہی عظیم ہی اور اُسکی بحث چند حجتوں کو حاوی اِس لیئے مناسب معلوم ہوا کہ اُسکو ایک باب جداگانہ میں بیان کریں واضح راے ناظرین اوراق ہو کہ سبب مذکور عمل بہ اتفاق ہی یعنی اتفاق کرنا اشخاص متعدد کا اوپر انجام دینے کسی کام کے اِس عمل بہ اتفاق کی ایک شق پر جسکو ہم تحلیل محنت سے موسوم کرینگے اکثر اہل فن نے بہت توجہہ کی ہی اور واقعی شق مذکور توجہہ کرنے کے لایق ہی مگر نہ اِسقدر کہ اُسی کو اصل اصول تصور کرلیا جاے اور دیگر شقوں کو اُس قاعدہ عام کی جسکی تحلیل محنت ایک شق ہی نظر انداز کیا جاے اگر ایسا کیا جائیگا تو غلط فہمی سے جزو کو اوپر کل کے

معمول کرنا هوگا کیونکه تحلیل محنت ایک شق هی اُسی مسئله اصولی کی جسکو هم عمل به اتفاق کے نام سے موسم کرتے هیں اِس جگهه مناسب معلوم هوتا هی که تحلیل محنت کی تعریف کریں واضح هو که صنعت کسی شی کی اکثر کئی عملوں اُسان کو مشتمل هوا کرتی هی مثلاً سوئی بنانے میں اول لوهے کا تار کهینچنا هوتا هی پهر اُسکے تکڑے تکڑے کرنے پڑتے هیں پهر اُن تکڑوں کے سرے بنانے هوتے هیں پهر هر تکڑے کا ناکا بنایا جاتا هی اور علی‌هذا القیاس پس سوئی بنانے کے کل عمل کی تحلیل کرنا اور هر سادہ عمل پر ایک شخص خاص کو تعین کرنا اس کو اصطلاح اِس فن میں تحلیل محنت کهتے هیں کیونکه اِس طریق سے محنت کرنا بمنزله اِس امر کے هی که گویا کل محنت کے تحلیل کی اور اُس کے هر جزو کو ایک شخص کے هاتهه سے انجام دلایا بعد انفراغ کے اِس تعریف سے واضحراے ناظرین اوراق کیا جاتا هی که عمل به اتفاق کی دو قسمیں جداگانه هیں ایک تو وہ جسمیں اشخاص متعدد ایک هی کام کے اِنجام دینے میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے هیں دوسری وہ جسمیں اشخاص متعدد مختلف کاموں کو جدا جدا انجام دیکر ایک دوسرے کی اعانت کرتے هیں ایک قسم کو مفرد اور دوسری کو مرکب کهه سکتے هیں جو فایدہ اول قسم کے اِتفاق سے پیدا هوتا هی اُس کی مثال یهه هی که جب دو شکاری کتے باهم متفق هوکر شکار کے پیچهے دوڑتے هیں تو وہ اُن چار کتوں کی نسبت سے زیادہ شکار مارتے هیں جو بانفراد درپے شکار جهد کرتے هیں هزاروں عمل هاے مفرد میں جو جهد اِنسانی سے انجام پاتے هیں بوای‌العین مشاهده هوتا هی که جب دو آدمی باتفاق عمل کرتے هیں تو اُن کی جهد کا نتیجه اُس نتیجه سے کهیں زیادہ هوتا هی جو چار شخصوں کے بانفراد جهد کرنے سے مرتب هوتا هی اُتهانے میں بهاری بوجهه کے یا قطع کرنے میں درختوں کے یا چیرنے میں تختوں کے یا کهینے میں کشتی کے اور اِسی

قسم کے اور ہزاروں عملوں میں اِس امر کي ضرورت هی کہ بہت سے آدمي ایکھي زمانہ میں اور ایکھي جگہہ اور ایک هي طریق سے باتفاق کام کریں جنگلي آدمي نہایت سیدھے عملوں کے انجام دینے میں بھي ایک دوسرے کي اعانت نہیں کرتے اور نتیجہ اِسکا یہہ هوتا هی کہ وہ وحوش سے بہتر نہیں هوتے بلکہ بعض لحاظوں میں اُن سے بدتر اگر کسي کارخانہ کے آدمي سیدھے کاموں میں ایک دوسرے کي اعانت کرنے سے دفعتاً باز رهیں تو جو فائدہ عمل بہ اتفاق مفرد سے مترتب هوتا هی اُسکي عظمت فوراً ظاهر هوجاے لا تعد صنعتوں میں نتیجہ محنت کا ایک حد خاص تک باندازِ اُس اعانت کے پیدا هوتا هی جو محنت کرنے والے ایک دوسرے کي کیا کرتے هیں اور مدینہ میں اول مرتبہ اصلاح کا یہي هی کہ عمل بہ اتفاق انجام پائے دوسرا مرتبہ اصلاح کا یہہ هی کہ اهل مدینہ میں سے ایک گروہ اِس امر پر اتفاق کرے کہ اپني حاجت سے زیادہ غذا پیدا کرے اور دوسرا گروہ اِس امر پر کہ اپني حاجت سے زیادہ کپڑا بناوے اور جس قدر کپڑا اُسکي حاجت سے زیادہ هو اُسکا معاوضہ گروہ اول کي غذاے فضول سے کرلے جو دونوں گروہ کے مجموع غذا اور مجموع کپڑے کي مقدار اُنکي حاجت سے زیادہ هوگي تو دونوں گروہ بذریعہ معاوضہ راس المال پر دست رس رکھہ سکینگے اور اپني اپني صناعت میں بوسیلہ راس المال مذکور کے زیادہ محنتیوں کو کام سے لگا سکینگے پس اِس طریق کي کار روائي سے عمل باتفاق مفرد کے ساتھہ عمل باتفاق مرکب ضم هوجاتا هی ایک صورت میں بہت سے آدمي ایک کار خاص کے انجام دینے کے اندر ایک دوسرے کي اعانت کے لیئے اتفاق کرتے هیں اور دوسري صورت میں بہت سے آدمي ایک دوسرے کي اعانت بذریعہ بانٹ لینے صنعتوں کے کیا کرتے هیں اِن دونوں قسموں کي اعانت میں ایک بڑا فرق هی اور وہ یہہ هی کہ قسم اول سے هر شخص اعانت کرتے وقت واقف هوتا هی بخلاف اِسکے قسم ثاني کا علم بہت کم اشخاص

کو ہوا کرتا ہی اور سبب اِس فرق کا بآسانی معلوم ہوسکتا ہی جب بہت سے آدمی ایک ہی زمانہ میں ایک ہی جگہہ ایک ہی کام کو انجام دیتے ہیں اُنکو بلا اشتباہ اِس امر کا یقین کامل ہوجاتا ہی کہ ہم ایک دوسرے کی اعانت کرتے ہیں مگر جب اشخاص یا گروہ ہاے متعدد بہ اوقات و بمقامات مختلف صنعت ہاے مختلف کے انجام دینے میں مصروف ہوتے ہیں اُنکو اعانت ایک دوسرے کی اُتنی وضاحت سے مرئی نہیں ہوتی جتنی کہ صورت اول میں اُسکے مرئی ہونے کے لیئے کئی قواے دماغی کو کام دینا چاہیئے *

اہل مدینہ کی صورت حالیہ میں ایک گروہ بھیڑوں کو پالتا ہی دوسرا گروہ اُنکی اُون کو کتائی کے لیئے صاف کرتا ہی تیسرا گروہ اُس اُون کو کات کے سوت بناتا ہی چوتھا سوت سے کپڑا بناتا ہی پانچواں اِس کپڑے کو رنگتا ہی چھٹا اِس رنگین کپڑے سے انگہ طیار کرتا ہی اور اُن بہت سے حمالوں اور تاجروں اور کارخانہ داروں اور خردہ فروشوں کا تو کچھہ حساب ہی نہیں جنکا ہر درجہ میں عملہاے مذکور کے سلسلہ طویل سے کام پڑتا ہی ہر شخص اِن متعدد آدمیوں میں سے بلا علم اور معرفت سابقہ عمل اخیر یعنی انگہ بنانے میں ایک دوسرے کی اعانت کرتا ہی اور ناظرین اوراق کے ذہن نشین رہے کہ صرف اتنے ہی آدمی جو اُوپر مذکور ہوئے ہیں عمل اخیر کے انجام دینے میں باتفاق عمل نہیں کرتے کیونکہ اِن اشخاص کو غذا اور دیگر اشیاے حاجات کی ضرورت دامنگیر ہوتی ہی اور جب تک اُنکو یہہ توقع کامل نہو کہ اور آدمی اُنکے لیئے اشیاے مذکور بنائینگے تب تک ممکن نہیں کہ وہ اپنا سارا وقت عملہاے متعدد میں سے کہ جنسے آخر کو انگہ طیار ہوتا ہی صرف ایک ہی عمل کے انجام دینے میں صرف کریں ہر شخص جسنے پیدا کرنے میں غذا کے یا بنانے میں مکانات کے واسطے اِن متعدد پیدا کرنے والوں کے اعانت کی ہی اُس نے نفس الامر میں بلا علم اور معرفت اپنی

محنت کو اُنکي محنت کے ساتھہ انکہ بنانے کے عمل میں ضم کیا ھی *

ھر روز دیکھنے میں آتا ھی کہ جو گروہ اپني حاجت سے زیادہ غذا پیدا کرتا ھے وہ اپني جنس زاید کا معاضہ دوسرے گروہ سے جو اپني حاجت سے زیادہ کپڑا بناتا ھی کرلیتا ھی اب ھم کہتے ھیں کہ وقوع میں آنا اِس معاوضہ کا مبني ھی اوپر اُس اتفاق کے جو اِن دونوں گروہ میں در حقیقت وجود رکھتا ھی گو پہلے سے اُسکا قرار داد نہیں ھو جاتا اگر اِن دونوں گروہ میں بوجہہ بعد مسافت یا میلان طبیعت جدائي واقع ھوجاے تو ممکن نہیں کہ وہ کل عمل کو پیدایش غذا اور کپڑے کے دو جزو جداگانہ میں تقسیم کرسکیں *

۲ حرفت اور صناعتوں کے تقسیم پانے سے عمل پیدایش پر بڑا اثر ھوتا ھی جب خاص گروہ خاص چیزوں کے بنانے میں ہمہ جہت مصروف ھوتے ھیں تو اِس اِنتظام سے صرف یہي نتیجہ پیدا نہیں ھوتا کہ ھر قسم کي جنس مقدار میں زیادہ پیدا ھوتي ھی بلکہ نفع اِس اِنتظام کا اِس سے بدرجہا زیادہ ھوتا ھی کیونکہ جو ایسا اِنتظام نہو تو شاید چند ھي جنس پیدا ھوسکیں فرض کرو کہ چند قبایل ایسے ھیں کہ ھر ایک اُن میں کا ایکہي طرح سے باکار ھی یعني ھر قبیلہ اپنے قطع پر زمین کے آباد ھی اور اُس زمین سے بذریعہ اپني محنت کے اپني قوت پیدا کرتا ھی اِس صورت میں چونکہ سب قبایل اپني اپني قوت آپ پیدا کرینگے پس اُن میں سے اگر کوئي قبیلہ اپنے قوت سے زیادہ پیدا کرے تو اِس زیادہ قوت کا کوئي طالب نہوگا اور لامحالہ ھر قبیلہ کو اِس امر کي ضرورت پیش آئیگي کہ سواے قوت کے اپنے دیگر اشیاے حاجات کا بھي آپ ھي بندوبست کرے اور اُس کو اپنے ھي ھاتھہ سے بنائے اِس صورت میں اگر زمین زرخیز ھوگي اور آبادي کثرت سے نہ بڑھیگي تو شاید عورات سوت کات کر کپڑا بنینگي اور اھل قبیلہ کے لیئے لباس پہنائینگي اور تقسم حرفت کا

یہہ اول درجہ ہوگا اور قبایل کے زن ومرد ملکر شاید کسی قسم کا مکان بھی طیار کرینگے مگر ممکن نہیں کہ بجز رسمی غذا کہ جسکا بوجہہ اختلاف فصلوں کے ٹھکانا نہوگا اور رسمی کپڑے اور سیدھے سادھے مکانات کے وہ کوئی عمدہ چیز بنا سکیں اور جو کچھہ بنائینگے اُس کے طیار کرنے میں اُن کو کمال ہی سعی اور جانفشانی کرنی پڑیگی اُن کی قوت زمین سے قوت پیدا کرنے کی بوجہہ رسمی ہونے آلات کشتکاری کے بہت ہی محدود ہوگی واسطے بنانے اجناس عیش و آرام کے اُنکو اِس امر کے ضرورت پیش آئیگی کہ اپنا وقت زیادہ صرف کریں اور بعض اوقات اپنے مقام سے اور مقاموں کو جائیں اِس لیئے محنت کے اقسام متنوعہ سے چند ہی قسم اُن میں وجود پذیرگی اور جو وجود پائینگی وہ عمل میں کامل نہونگی نہ صرف اِس وجہہ سے کہ اُن کے آلات محنت رسمی ہیں بلکہ اِس جہت سے کہ بعد پیدا کرلینے اُس مقدار کے جو قبیلہ کی ضرورت کے واسطے کفایت کرے زمین یا محنت سے زیادہ پیدا کرنے کے لیئے بشرطیکہ افراد قبیلہ میں افزایش نہو کوئی غرض وجود نہیں رکھتی اب فرض کرو کہ ایسا معاملہ پیش آیا کہ جسنے صورت حال کو اِس بستی کے درحقیقت بدل دیا یعنی فرض کرو کہ ایک گروہ اہل حرفہ کا مع آلات اور اِس قدر غذا کے جو ایک سال کے لیئے کفایت کرے اِس بستی میں دوسری جگہہ سے آکر آباد ہوگیا اور ایسے زیور اور ایسی چیزیں کارآمد بنانے لگا جنکے پہنے اور برتنے کا ذوق اہل بستی کو ہی یہہ بھی فرض کرو کہ قبل از ختم ہونے ذخیرہ غذا کے اِن دستکاروں نے مقدار کثیر اپنے اجناس کی طیار کرلی اور اِس امر کے خواہاں ہوئے کہ اُن کا معاوضہ غذا سے کرکے اپنے ذخیرہ باقیماندہ کو بڑھائیں اب ہم کہتے ہیں کہ اِس صورت میں بستی کے زمینداروں کی کفایت کی صورت بدل جائیگی اُن کو اب موقع ملا ہی کہ عیش و آرام کی اشیاء کو حاصل کریں کیونکہ پہلے زمانہ میں جب اُنکی گذر اُن کی ذات کی محنت اور سعی پر موقوف تھی جن چیزوں کو

وہ نہ بنا سکتے تھے اُنکو اب اِن اہل حرفت سے لے سکتے ہیں بشرطیکہ اپنی محنت سے نسبت سابق کے زیادہ قوت اور دیگر اشیاے حاجات پیدا کریں اب وہ اِس امر پر برانگیختہ کیئے جاتے ہیں کہ اپنی محنت کی قوت پیدایش کو بڑھائیں جن اشیاے آرام پر اُنکو اوایل میں دست رس ہوگی اُن میں سے شاید آلات ہونگے قطع نظر اِس سے اُن کو اب اِس امر کی غرض ہی کہ اپنی محنت کو زیادہ جہد سے انجام دیں اور ایسی تدابیر اختیار کریں جن سے اُنکی محنت عمل میں زیادہ با اثر ہوجاے اور بذریعہ اِن تدبیروں کے وہ اپنی زمین سے اِس قدر زیادہ قوت پیدا کرینگے کہ اہل حرفت کی ضرورت کے لیئے کافی ہو اور اُسکی عوض میں اُنکو اشیاے عیش و آرام مل سکیں یہہ نئے اہل حرفہ اہل بستی کی زراعتی پیداوار فاضل کے لیئے مانگ پیدا کرتے ہیں اور اُن کے آباد ہونے سے کل بستی صرف بانداز اُسی سامان کے زیادہ دولتمند نہیں ہوتی جو وہ آپ بناتے ہیں بلکہ بمقدار اُس قوت کے بھی جو درصورت نہ آباد ہونے اُنکے نہ بنائی جاتی اِس مسئلہ اور مسئلہ سابق میں کہ مانگ اجناس کی بمنزلہ مانگ محنت کے نہیں ہوتی کچھہ مخالفت نہیں ہی کیونکہ صورت مفروض میں کشتکاروں کی محنت کے لیئے کام موجود تھا بوجہہ مانگ اشیاے حاجات اِن نئے اہل حرفہ کے کچھہ نئے کاشتکاروں کی پرورش نہیں ہوئی اِس مانگ نے البتہ یہہ نتیجہ پیدا کیا کہ کاشتکاروں کو اِس امر پر آمادہ کردیا کہ وہ زیادہ جہد سے محنت انجام دیں اور زیادہ جہد سے محنت کرنے کی ایک نئی غرض کو اُس نے وجود دیا اور نہ یہہ نئے آباد ہونے والے اہل حرفہ کسی نہج سے اپنی پرورش اور باکار ہونے میں کاشتکاروں کی مانگ کے زیر بار احسان ہیں کیونکہ ایک سال کی قوت اُن کے پاس موجود تھی وہ اہل بستی کے پہلو بہ پہلو آباد ہوکر اُن کے موافق زمین سے اپنی قوت ضروری پیدا کرلیتے تاہم ظاہر ہی کہ پیدا کرنے والوں کے ایک گروہ کے قریب اگر دوسرا گروہ جو گروہ اول کی

نسبت سے کوئي غیر چیز پیدا کرتا ہو موجود ہو تو اِس سے پیدا کرنے والوں کي قوت پیدایش پر بڑا اثر ہوتا ہی ایک قسم کي محنت کي پیداوار کا مبادلہ دوسري قسم کي محنت کي پیداوار کے ساتھہ ہوجانا یہہ ایک ایسي قوت ہی کہ اگر وہ وجود نہ رکھتي تو دنیا میں بہت کم محنت وجود پاتي جب کسي جنس کے لیئے نئي پینٹھہ کہل جاتي ہی اُس کي جہت سے جنس مذکور مقدار میں زیادہ پیدا ہونے لگتي ہی تو یہہ افزوني پیدایش کچھہ ضرور نہیں کہ بہ کمي پیدایش اور اجناس کے بر روے کار آئے وہ اکثر پیداوار جدید اور اُس محنت کا نتیجہ ہوا کرتي ہی جسکو در صورت نہ کہلنے پینٹھہ کے کوئي انجام نہ دیتا یا یہہ افزوني بوجہہ اعانت کے جو محنت کو اصلاحوں یا اکثر آدمیوں کے ملکر باتفاق کام کرنے سے پہنچتي ہی بر روے کار آتي ہی اور یہہ اصلاحیں اور معاونت ہرگز صورت ظہور کي نہ پکڑتیں اگر زیادہ پیدا کرنے کي غرض وجود نرکھتي *

۳ بحث ماسبق سے ظاہر ہی کہ جب تک کسي ملک میں مردمان شہري کي آبادي زیادہ نہو یا اُس کي عوض میں کسي دوسرے ملک کي آبادي کے واسطے غلہ وغیرہ محاصل کشتکاري برآمد نکیا جاے تب تک ملک مذکور میں زراعتي پیداوار کي کثرت نہوگي مردمان شہري سے ہماري مراد وہ آدمي ہیں جو زراعت نہیں کرتے مگر اہل مدینہ کي اعانت کے لیئے قصبات یا شہروں میں بودوباش اختیار کرکے صناعتوں کے انجام دینے میں مصروف رہتے ہیں زمانہ سابق میں غیر آباد ملکوں کے آباد کرنے کا یہہ طریقہ تھا کہ چند کنبوں کو پہلو بہ پہلو آباد کرتے اور ہر کنبہ اپنے اپنے حصہ کي زمین پر آباد رہ کے اپني اپني حاجات کا آپ ہي بندوبست کرتا ہرچند بصورت زر ریز ہونے زمین اور ساز گار ہوے آب و ہوا کے اہل بستي کو رسمي اشیاے حاجات پر قدرت ہوتي مگر یہہ طریق کسي حال میں واسطے تکثیر پیداوار اور جلد ترقي

پکڑ جانے بستي کے سازگار نہیں تھا حال کے زمانہ میں مدبروں نے بستی بسانے کا یہہ طریق اختیار کیا ھی کہ ابتداھي سے بستي کے اندر کچھہ مزارع اور کچھہ اھل حرفہ آباد کرتے ھیں مزارعین گاوں میں اور اھل حرفہ بفاصلہ ھاے مناسب شہروں میں آباد کیئے جاتے ھیں اور اھل حرفہ شہروں میں آباد ھوکے حرفت و دستکاري کو انجام دیتے ھیں اور یہہ شہر واسطے فروخت پیداوار فاضل کاشتکاروں کے حکم پہنچانے کا پیدا کرتے ھیں پس اِس طریق کے بندوبست سے تقسیم حرفوں کی بروے کار آتي ھی اور ھر قسم کي پیداوار میں افزوني ھوتي ھی مزارعین کو اشیاے عیش و آرام پر اور اھل حرفہ کو قوت پر بہ آساني قدرت حاصل ھوتي ھی علاوہ اور اسباب کے نہونا مردمان شہري کا بقدر حاجت ھندوستان سے ملک میں محنت کي قوت پیدایش کو محدود رکھتا ھی اِس ملک میں زمیندار چھوٹي چھوٹي جائداد رکھتے ھیں اور اِن جائدادوں کا تردد یا تو بذات خود کرتے ھیں یا آسامیوں سے کراتے ھیں تاھم بہت سي صورتوں میں محنت بہ اِتفاق انجام پاتي ھی کیونکہ دیہاتي دستور ایسے منضبط ھیں کہ جن کاموں کے لیئے محنت باتفاق انجام دینے کي ضرورت اشد ھی اُن کاموں کے پورا کرنے کے لیئے یہہ لوگ آپس میں اتفاق کرتے ھیں اور جن کاموں کے لیئے دستورات مذکور سے اِنتظام نہیں ھوا ھی اُن کي درستي کے واسطے خود سرکار ھمت کرتي ھی یعني اپنے خزانہ سے روپیہ لگاکر اور لوگوں کو فراھم لاکر تالاب اور نہریں اور سڑکیں وغیرہ جنکے بغیر کام نہیں چلتا بنواتي ھی مگر طریقہ زراعت اور آلات کشاورزي ایسے خراب ھیں کہ باوجود زر ریز ھونے زمین اور سازگار ھونے آب و ھوا کے زمین سے پیدا بہت تھوڑي ھوتي ھی اِسي زمین سے بلا بدلنے طریقہ جائداد ھاے خورد کے اتني زیادہ قوت پیدا ھوسکتي ھی کہ آبادي حال سے کہیں زیادہ آدمیوں کي پرورش کے لیئے کفایت کرے مگر اِسکے لیئے اُس ترغیب کي ضرورت ھی جو شہري بستیوں کي جہت سے بصورت آساني

ھونے آمدورفت کے مابین شہر اور پرگنات کے پیدا ھوتي ھی ھندوستان کي شہري آبادي † میں افزایش نہیں ھوتي اور وجہہ اِسکي یہہ ھی کہ اِس ملک کے کاشتکار اول تو قناعت پیشہ ھیں اور چند ھي اشیاے حاجات کے طالب دوم اُن کو اپنے حاکموں کي طرف سے دغدغہ رھتا ھی اور عمال اور سپاہ کي طرف سے آزار پہنچتا ھی اور اِس لیئے یہہ لوگ شہریوں کي اشیاے مصنوعي کے برتنے کا حوصلہ نہیں کرتے اِس صورت میں ممکن نظر آتا ھی کہ ھندوستان میں سب سے پہلے اجناس خام مثل روئي اور افیون اور نیل اور شکر وغیرہ کي زراعت اِس وجہہ سے زیادہ ھو کہ اُن کي مانگ فرنگستان اور چین میں زیادہ ھی اور پیدا کرنے والے اجناس مذکور کے اُس قوت سے پرورش پائینگے جو اُن کے باقي ھم پیشہ پیدا کرینگے اور چونکہ قوت فاضل کي مانگ پیدا ھو جاویگي تو کہیتي کرنے والے غالب ھی کہ بتدریج واسطے برتنے اشیاے مصنوعي فرنگستان کے مایل ھونگے یا اُنکي طبیعت کو واسطے برتنے اشیاے مصنوعي ھندوستان کے رغبت ھوگي

---

† کم ھونا شہري آدمیوں کا ھندوستان میں خود ھي اِس کتاب کے متن میں تسلیم کیا گیا ھی اور اِس میں بھي شک نہیں کہ نکاسي اجناس خام مثل روئي اور نیل اور افیون اور شکر وغیرہ کي روز بروز زیادہ ھوتي جاتي ھی نسبت زمان سابق کے اجناس مذکور کي زراعت کي اب کثرت بہت ھی بلکہ بعض مقامات میں اُن کي زراعت بہ کمي زراعت غلہ کے بڑھتي جاتي ھی مگر آبادي شہري آدمیوں یعني اھل حرفہ کي زیادہ نہوئي اور نہ ھمارا اُس کے بڑھنے کي اُمید ھی کیونکہ اکثر اشیاے حرفت از قسم پارچہ و سامان آھني وغیرہ بوجہہ ارزاني ولایت سے چلا آتا ھی اور اِس ملک کے سارے کارخانہ ٹوٹ گئے اور ٹوٹتے چلے جاتے ھیں غرضکہ شہري بستیاں جو پہلے ھی کم تھیں اور بھي کم ھوتي جاتي ھیں اگر یہہ ھي حال رھا اور اھل ھند حرفت میں صناعان فرنگستان سے سبقت نہ لیگئے اور اُن کي نسبت سے اشیاے مصنوعي کو عمدہ اور سستا نہ بنا سکے تو ظاھر ھی کہ یہاں کے لوگوں کو بجز بیوپار اور زراعت کے اور کوئي وسیلہ حصول معاش اور دولت کا حاصل نرھیگا اور چونکہ غلہ بچند وجوہ روز بروز گران ھوتا جاتا ھی قدر زمین کي البتہ زیادہ ھوجائیگي اور باشندوں کو اِس ملک کے ھرچند آرام طلب اور تن آسان اور پست ھمت ھیں ضرورتاً کھیتي کے کام میں زیادہ جہد کرني پڑیگي *

اور اِن اشیاے کے بنانے کے لیئے ہندوستان میں زیادہ دستکاروں کي آبادي کي ضرورت پیش آئیگي *

۳ یہاں تک ہمنے حرفتوں کي تقسیم کا بیان کیا ہی اور یہہ ایک صورت معونت یا محنت باتفاق انجام دینے کي ہی کہ جسکے بغیر کاروبار محنت میں کچھہ بھي ترقي نہیں ہوسکتي مگر جب یہہ تقسیم حرفتوں کي اچھي طرح سے قایم ہوجاتي ہی اور یہہ دستور عام ہوجاتا ہی کہ ہر اہل حرفہ اور بہت سے آدمیوں کے لیئے ایک جنس خاص مہیا کرے اور دوسرے اہل حرفہ اُسکے دیگر اشیاے حاجات کو اُسکے لیئے سرانجام کریں تب وہي اسباب جو حرفتوں کي تقسیم کا باعث ہوتے ہیں اِس امر کے بھي مقتضي ہوتے ہیں کہ اصل تقسیم کو زیادہ وسعت دیجاے یعني تجربہ سے یہہ بات معلوم ہوتي ہی کہ محنت کي قوت پیدایش اُسي نسبت سے زیادہ ہوتي ہی جس نسبت سے تقسیم مذکور زیادہ وسعت پکڑتي ہی یعني اوایل میں خاص گروہ خاص صنعتوں کے عملوں کو انجام دینے لگتے ہیں اور پھر عمل خاص کي تحلیل کي جاتي ہی اور ہر عمل مفرد ایک فرد خاص سے متعلق ہوتا ہی اور بتدریج وہ صورتیں قایم ہوتي ہیں جنکو تحلیل محنت سے موسوم کرتے ہیں مثلاً ایک عمل مرکب آلپین بنانے کا اٹھارہ مفرد عملوں میں تحلیل ہوتا ہی اور ہر عمل مفرد کا سرانجام ایک شخص خاص سے متعلق ہوتا ہی مثلاً ایک آدمي لوھے کا تار کھینچتا ہی دوسرا تار کو سیدھا کرتا ہی تیسرا اُسکے تکڑے کرتا ہی چوتھا اِن ٹکڑوں کے سرے بناتا ہی پانچواں اِن تکڑوں کے سروں کو اِسلیئے ریت کے درست کرتا ہی کہ اُنپر توپي بیٹھائي جاے توپي بنانے میں تین جداگانہ آدمي تین جداگانہ عمل انجام دیتے ہیں توپي بیٹھانے کے لیئے ایک جداگانہ آدمي کي ضرورت پیش آتي ہی آلپینوں کو اوجلانا ایک اور آدمي سے متعلق ہی بعد اوجلانے کے پوڑیوں میں بہ ترتیب جما کے رکھنا یہہ بجاے خود ایک جداگانہ کام ہی اور علیٰ ہذا القیاس ایک چھوتي

سے کارخانہ میں آلپین بنانے کے صرف دس آدمي کام کرتے تھے اُن میں سے بعض کو دو بعض کو تین عمل انجام دینے پڑتے تھے ہرچند یہہ آدمي مفلس تھے اور اُن کے آلات غیر کامل مگر جب وہ ملکر جہد کرتے دن بھر میں چھہ سیر آلپین بناتے ایک سیر میں تخمیناً آٹھہ ہزار آلپین ہوتي ہیں پس دن بھر میں یہہ دس آدمي باتفاق عمل کرنے سے اڑتالیس ہزار آلپین بناتے یعني في کس چار ہزار آٹھہ سو مگر جو ہر شخص اِن دس آدمیوں میں سے بلا اعانت ایک دوسرے کے بانفراد کل عمل مرکب کو اپنے اپنے ہاتھہ سے انجام دیتا اور اُسنے پہلے سے تعلیم نہ پائي ہوتي تو شاید دن بھر میں وہ بیس آلپیں کے بنانے پر بھي قادر نہوتا اسي نہج سے زباني گنجفہ بنانے والوں کي معلوم ہوا کہ ہر گنجفہ بعد انجام پانے ۷۰ عمل ہاے مفرد کے کام دینے کے لایق ہوتا ہی اور ان عملوں میں سے ایک ایک عمل بجاے خود ایک ایک گروہ اہل حرفت کا پیشہ ہوسکتا ہی *

اگر کسي کارخانہ میں گنجفہ بنانے کے ستر عامل نہوں تو وجہہ اِس کي یہہ ہوگي کہ کارخانہ مذکور میں تحلیل صنعت اپني غایت کو نہ پہنچي ہوگي اور ایک ہي عامل کو دو یا تین یا چار عمل جداگانہ انجام دینے پڑتے ہونگے نتیجہ اِس تحلیل کا بہت بڑا ہی جیسا مثال آیندہ سے واضح ہوگا ایک کارخانہ میں گنجفہ بنانے کے تیس عامل دن بھر میں پندرہ ہزار پانسو ورق طیار کرتے تھے یعني از روے حساب ایک ایک عامل دن بھر میں پانسو ورق سے زیادہ بناتا تھا اگر ہر عامل کو سارے عمل آپ ہي انجام دینے پڑتے تو باوجود چابک دستي اور مہارت کامل کے شاید وہ دو ورق سے زیادہ دن بھر میں نہ بنا سکتا اور تیس کاریگر بجاے بنانے پندرہ ہزار پانسو ورق کے دن بھر میں ساٹھہ ورق بناتے

گھڑي بنانے میں ایکسو دو عمل مفرد انجام دینے پڑتے ہیں اور ہر عمل پر ایک ایک لڑکا تعلیم پانے کے لیئے مقرر ہوسکتا ہی یہہ لڑکا بعد گذرجانے ایام شاگردي کے صرف اُسي ایک عمل کے انجام دینے پر قادر ہوگا ممکن

نہیں کہ بعد پورا کردینے زمانہ شاگردي کے وہ کسي دوسرے عمل کو بلا تعلیم انجام دے سکے *

اِن ایک سو دو کاریگروں میں سے فقط ایک کاریگر جو جمیع پرزوں کو ترتیب دیتا هی اِس لایق هوتا هی کہ سواے اپنے عمل مخصوص کے دوسرے عملوں کو بهي انجام دے *

۵ جوں سببوں کي جهت سے تقسیم حرفت یا بانٹ لینا کاموں کا محنت کو عمل میں زیادہ با اثر کردیتا هی اُن میں سے بعض بدیہہ هیں اور هر چند اُن کي توضیح اور تمثیل کي حاجت نہیں مگر تاهم اُن کو شرح اور بسط سے بیان کرنا مناسب معلوم هوتا هی واضح رہے ناظرین اوراق هو کہ بموجب قول ایک اهل فن کے جسکو سب نے موجد تسلیم کیا هی یہہ اسباب تین هیں اول افزوني تیز دستي کي جو هر عامل کو حاصل هو جاتي هی دوم کفایت اُس وقت کي جو ایک کام کو چهوڑ کے دوسرے کام میں مصروف هونے کے اندر ضایع جاتا هی سوم ایجاد هونا بہت سي کلوں اور آلات کا جنکے ذریعہ سے محنت آسان هوجاتي هی اور ایک آدمي کئي آدمیوں کا کام انجام دے سکتا هی ان میں سے افزوني تیز دستي کي جو هر عامل کو حاصل هو جاتي هی اظہر هی مگر لازم نہیں کہ جو شی بار بار بنائي جاے وہ اچهي بهي بنے بہتر بننا کسي شی کا موقوف هی اوپر ذهانت اور سلیقہ اور دل سے کام کرنے کاریگر کے یہہ بات تو ضرور هی کہ جب کوئي شی بار بار بنائي جاتي هی اُس کا بنانا آسان هوجاتا هی بار بار کي کثرت اور مشق سے اعضا قوت پکڑ جاتے هیں اعصاب مضبوط هوجاتے هیں بند نرم پڑجاتے هیں اور قواے نفسي زیادہ کامل هوکے هار اور ماندگي کو کم مانتے هیں جو چیز آساني سے بن سکتي هی احتمال قوي هی کہ اچهي بهي بنے اور جلد بننے میں تو اُسکے کچهہ شبہہ نہیں جو چیز پہلے دیر میں بنتي تهي بعد مشق جلد بننے لگي هی اور جو پہلے دیر میں درستي کے ساتهہ طیار

ہوتی تھی وہ بعد مشق جلد اُسیقدر درستی سے بنجاتی ہے اور یہہ مسئلہ جسقدر عملہاے جسمانی میں صادق آتا ہی اُتنا ہی عملہاے نفسانی میں راست پڑتا ہی ایک طفل نابالغ بعد مشق کامل کے ایک لمبی فرد کی رقموں کو اُس سرعت سے جمع کرلیتا ہی کہ گویا اُسکو الہام ہوتا ہی اور بولنا یا پڑھنا کسی زبان کا روانی سے ایک مثال وشی ہی عملہاے جسمانی میں سے ناچنا اور کثرت کرنا اور بجانا باجوں کا اِس امر کی اظہر مثالیں ہیں کہ کسی عمل کو بہ تکرار انجام دینے سے روانی اور آسانی حاصل ہوجاتی ہی دستکاری کے مفرد اور آسان عملوں میں یہہ نتیجہ اور بھی جلد پیدا ہوتا ہی جس سرعت کے ساتھہ بعض عمل بعض دستکاروں کے انجام پاتے ہیں وہ اِس قدر حیرت انگیز ہیں کہ اگر آنکھہ سے نہ دیکھیں تو ہرگز اعتبار نہ آئے جس انداز سے تحلیل محنت کی زیادہ کامل ہوتی ہی اُسیقدر یہہ تیز دستی بہ آسانی حاصل ہوتی ہی اگر ایک ہی آدمی کو عملہاے متعدد انجام دینے پڑیں اور ہر عمل کو بہ نوبت ہاے کافی وہ انجام ندے سکے تو ظاہر ہی کہ اُسکی تیزدستی درجۂ کمال کو نہ پہونچیگی تحلیل محنت کا صرف اتناہی فائدہ نہیں ہی کہ عامل کو آخر کار اپنے کام کے انجام دینے میں زیادہ قدرت و قوت حاصل ہوجاتی ہی بلکہ فائدہ مذکور اِس نفع کو بھی حاوی ہی کہ عامل کو اپنے ہنر کے سیکھنے میں وقت اور مصالحہ کی بچت ہوتی ہی ہر ہنر کے سیکھنے میں ہر حالت کے اندر کچھہ قدر وقت اور مصالحہ رایگاں جاتا ہی اگر ہر عامل کو ضرورتاً کسی عمل مرکب کے ہر جزو کو سیکھنا پڑے تو ظاہر ہی کہ وہ بہ نسبت اُس عامل کے زیادہ وقت اور زیادہ مصالحہ خراب کریگا جو صرف ایک ہی عمل مفرد کو سیکھے دوسرا فائدہ جو بعض اہل فن نے تحلیل محنت کا نشان دیا ہی اُس کے بیان میں ہمارے نزدیک اُنھوں نے مبالغہ کیا ہی وہ فرماتے ہیں کہ تحلیل محنت کے ذریعہ سے وقت میں اِتنی کفایت ہوتی ہی کہ نظر

اول میں اُسکا اندار نہیں ہوسکتا ممکن نہیں کہ کوئی آدمی ایک قسم کے کام کو چھوڑ کے دوسرے کام میں جو دوسرے مقام پر اور دوسری قسم کے آلات سے انجام پاتا ہو بہت جلد مصروف ہوسکے مثلاً قصباتی جولاہہ جو کسی چھوٹے کہیت کا تردد کرتا ہو اگر آلہ نساجی کو چھوڑ کے کہیت کو جاے اور پہر کہیت سے آلہ مذکور کی طرف میل کرے تو ظاہر ہی کہ اُسکا بہت وقت ضائع جائیگا اِسمیں شک نہیں کہ جب دونوں پیشے ایک ہی کارخانہ میں انجام پاسکینگے تو نسبتاً تہوڑا وقت تلف ہوگا مگر تاہم بجاے خود نقصان وقت بہت ہوتا ہی ہر آدمی ایک کام کو چھوڑ کے دوسرے کام میں مصروف ہونے کے پہلے دم لینے کو ادہر اُدہر منڈلاتا پہرتا ہی اور جب کسی نئے کام کو ہاتھہ لگاتا ہی تو تہوڑے عرصہ تک اُسمیں دل اُسکا نہیں لگتا اور اتنا زمانہ ضایع صرف ہوتا ہی عادت منڈلانے اور بےپروائی اور بیدلی سے کام کرنے کی جو قصباتی کاریگروں میں بوجہہ بار بار بدلنے کام اور آلات کے پڑ جاتی ہی اُنکو اِسقدر سست اور کاہل کر دیتی ہی کہ ضرورت کے وقت بہی وہ چستی سے کام نہیں کرسکتے انتہی کلامہ ـــــ اب ہم کہتے ہیں کہ یہہ تقریر کہ بوقت موجود ہونے کسی غرض محنت کرنے کے کاریگران قصباتی چستی سے کام نہیں کرسکتے مبالغہ سے خالی نہیں کوئی کاریگر باغبان سے زیادہ اپنے کام اور آلات کو جلد جلد نہیں بدلتا اب سوال کیا جاتا ہی کہ کیا باغبان چستی سے کام نہیں کر سکتا بہت سے اعلی کاریگروں کو مختلف عمل مختلف قسم کے آلات سے انجام دینے پڑتے ہیں اِسمیں شک نہیں کہ یہہ کاریگر اپنے کام کو اُس سرعت اور روانی سے انجام نہیں دے سکتے جس تیزی اور روانی سے کسی کارخانہ کا کاریگر اپنے ایک عمل مفرد کو انجام دیتا ہی مگر کاریگران مذکور سواے تیز دستی کے اور لحاظوں میں کاریگران باہنر اور صاحبان جد و جہد ہوتے ہیں اہل فن میں سے ایک اور صاحب فرماتے ہیں کہ جو آدمی کچہہ مدت سے کسی کار خاص کے انجام دینے میں مصروف

رہتا ہی اُسکے ہاتھہ پیر اور دل و دماغ ممکن نہیں کہ کسی دوسرے کام کو یکا یک بطریق کامل انجام دے سکیں جو اعضا باکار رہتے ہیں وہ ایام کثرت اور ورزش میں ملایم پڑ جاتے ہیں اور جو بیکار رہتے ہیں وہ ایام تعطل میں تن جاتے ہیں اور یہی سبب ہی کہ کام بدلتے ہی نیا کام چستی سے انجام نہیں پاتا قطع نظر اِس سے جو اعضا باکار رہتے ہیں اُن میں عادی ہوجانے کی جہت سے زیادہ کوفت اور ماندگی اُٹھانے کی اِستعداد پیدا ہوجاتی ہی جو حال قوائے جسمانی کا ہی وہی قوائے نفسانی کا بھی ہوتا ہی اوایل میں کسی نئے کام کے اندر اِتنی کامل توجہہ نہیں ہوسکتی جتنی چند روز کی کثرت کے بعد ہوسکتی ہی عملہاے پے در پے میں مختلف آلات سے کام لینا یہہ ایک اور باعث ہی اتلاف وقت کا اگر آلات سیدھے ہوں اور تبدیلی عمل کی بکثرت نہو تو کم وقت ضایع جائیگا مگر بہت سے عملوں کے آلات بہت نازک ہوا کرتے ہیں اور کام لینے کے مقابل اُنکو بہت صحت سے درست کرنا پڑتا ہی اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ اُنکے درست کرنے میں زیادہ وقت لگتا ہی اور اُس سے کام لینے میں نسبتاً کم اِتنے کلام سے مسود اوراق کو اِن معاملات کی راستی سے اِنکار نہیں مگر یہہ حجت البتہ ہی کہ اُنکے نقیض بھی چند معاملہ ہیں جنکو قایل نے فروگذاشت کیا ہی واضح ہو کہ اگر ایک قسم کی جسمی یا نفسانی محنت دوسری قسم کی جسمانی یا نفسانی محنت سے جداگانہ ہی تو اِسی جداگانہ ہونے کی جہت سے ایک قسم کی محنت کرنے کے زمانہ میں وہ قوائے جسمانی اور نفسانی آرام پائینگے جو دوسری قسم کی محنت میں باکار ہوتے ہیں اور اگر کوئی نیا کام اوایل میں چستی سے انجام نہیں پاسکتا تو اِسکے ساتھہ یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کار سابق بھی مدت دراز تک بلا آرام دینے قوائے جسمانی اور نفسانی کے جاری نہیں رہ سکتا اور تجربہ سے عیاں ہی کہ بہت بوجھہ کوفت اور ماندگی کے قطعی بیکار رہنے کی ضرورت پیش

اتنی هی اس وقت کار کو بدل دینے سے ایک طرح کی آسودگی حاصل هوجاتی هی اور هر شخص عملهاے مختلف کے انجام دینے میں زیادہ دیر تک محنت کو سکتا هی بہ نسبت اسکے کہ ایک هی کام کو جم کر انجام دے مختلف حرکتوں میں مختلف قواے جسمانی اور نفسانی کا کام پڑتا هی جب ایک قسم کی قوتیں باکار رهتی هیں مابقی آرام پاتی هیں اختلاف کاموں کا همت کو تقویت دیتا هی اور همت کا قایم رهنا عملهاے جسمانی اور روحانی کے لیئے سازگار هی اِن معاملات میں مختلف آدمیوں کا مختلف حال هوتا هی بعض ایک هی کام کو دیر تک انجام دینے کی استعداد رکھتے هیں اور کام کے بدلنے کی استعداد اُن میں نہیں هوتی اُنکو دل سے کام میں مصروف هونے کے اندر زیادہ دیر لگتی هی یعنی اُنکے قواے دیر میں مستعد کار هوتے هیں اور جب یہہ آمادگی اُنکو حاصل هوجاتی هی وہ کام کو چھوڑنا نہیں چاهتے بلکہ بہ نقصان صحت اُسکو انجام دیئے جاتے هیں بعض باقتضاے طبیعت ٹھنڈے هوتے هیں اور دیر میں کام سے لگتے هیں اور بعد مصروف هوجانے کے دیر تک اُسی میں مصروف رهنا پسند کرتے هیں بعض گرم اور تیزخو هوتے هیں یعنی کام کو جلدی کرنے لگتے هیں اور صبر کے ساتھہ اُسمیں دیر تک مصروف رهنے کی تاب نہیں لاتے مگر معلوم رهے کہ اِن اُمور میں گو تقاضاے طبیعت کو دخل هی مگر عادت کو اُسکی نسبت سے زیادہ دخل هوتا هی ایک کام کو چھوڑ کے دوسرے کام میں فوراً مصروف هوجانے کی عادت مثل دوسری عادتوں کی طفولیت میں کسب سے حاصل هوسکتی هی اور جب یہہ عادت هوجاتی هی تو کام کے بدلنے کے وقت سستانا اور دم لینا جیسا کہ بعض اهل فن نے بیان کیا هی صورت ظہور کی نہیں پکڑتا اور فقدان شوق و جہد نہیں هوتا اور محنت کرنے والا اُس تازگی اور همت کے ساتھہ هر جزو پر اپنے کام کے مستعد هوجاتا هی جو بصورت قایم رهنے کے ایک هی کام پر مدت مدید سے

زیادہ دیر تک اسمیں باقی نہیں رہتی مگر اِسمیں شک نہیں کہ کام کو متواتر بدلنے میں اُس کوفت اور ماندگی کی نسبت سے زیادہ ماندگی لاحق ہوتی هی جو ایک هي کام پر برابر جمے رهنے سے حاصل هوتي هی تقسیم محنت کا تیسرا فائدہ جسکو بعض اهل فن نے نشان دیا هی واقعي کچھہ قدر وجود رکھتا هی کیونکہ جو ایجاد کسي خاص عمل میں محنت کي بچت و کفایت کا باعث هو غالب هی کہ وہ اُسي شخص کو سوجھیگي جو اُس عمل کو انجام دیتا هوگا اور احتمال اُسکے سوجھنے کا اُسي انداز سے زیادہ هوگا جس انداز سے عامل عمل مذکور اُسپر زیادہ فکر کرتا هوگا اور اُسکو علی الاتصال انجام دیتا هوگا جب کسي آدمي کے دل کو مختلف کاموں کي طرف تعلق هو تو غالب نہیں کہ وہ ایک کام میں بھي اصلاح عملي کو بر روے کار لا سکے مگر یاد رکھنا چاهیئے کہ اِسمیں بھي جتنا ذکاوت اور جودت طبیعت کو دخل هی اُتنا حرفت خاص میں مصروف هونے کو دخل نہیں اور جو تحلیل محنت اِس غایت کو پہنچائي جاے کہ اُس کے سبب سے ذکاوت نشو و نما نہ پاسکے تو اُس سے نسبت اِس معاملہ خاص کے بجاے نفع پہنچنے کے نقصان پہنچیگا یہہ بھي کہہ سکتے هیں کہ ایجاد کا کچھہ هي باعث هو مگر جب وہ ایکبار بر روے کار آ جاتي هی تو زیادہ با اثر هونا محنت کا عمل میں نتیجہ خود اُس ایجاد کا هوتا هی نہ تحلیل محنت کا *

تحلیل محنت کے فایدوں میں سے یہہ بھي ایک بڑا فایدہ هی کہ اُس کي جہت سے جس کام پر جس قسم کي محنت لگاني چاهیئے اُس قسم کي لگا سکتے هیں اور اِس سے صرف پیدایش میں بڑي بچت اور کفایت هوتي هی ظاهر هی کہ کسي صناعت خاص کے عملہاے متعدد کے سلسلہ میں مختلف عملوں کے انجام دینے کے واسطے مختلف قسم کي محنت وقوت جسماني کي ضرورت پیش آتي هی پس عمل پیدایش اُسي صورت میں بہ کفایت و کامیابي انجام پائیگا جب هر عمل

ہر موافق آسکي ضرورت کے محنت جسماني و نفساني صرف کيجائيگي اگر ضرورت سے زیادہ صرف کي جائیگي تو صریح نقصان ہوگا *

سوئي بنانے کے کام میں مختلف عملوں کے انجام دینے کے واسطے اسقدر مختلف مدارج کے با ہنر کاریگروں کي ضرورت پیش آتي ہی که اُن کي اُجرت دھائي آنه روز سے تین روپیه روز تک ہوتي ہی اب ہم کہتے ہیں که جو کاریگر سب سے بڑي اُجرت پاتا ہی اگر وہی سارے عملوں کو سوئي بنانے کے انجام دے تو کچھه حصه اسکے وقت کا نقصان کے ساتھه صرف ہوگا اور بہه نقصان بقدر اُس فرق کے ہوگا جو تین روپیه اور دھائي آنه میں ہی اور بہه نقصان اُس نقصان کے علاوہ ہی جو بوجهه مقدار میں کم پیدا ہونے شي مصنوعي کے بروے کار آئیگا اگر محنت کي تبادیل نه کي جاے تو لامحاله کل عمل اعلی کاریگر کو انجام دینا پڑے اور صرف پیدایش بدرجہا زیادہ ہوجاے اور مقدار جنس مصنوعي کي کم *

تبادل محنت کے ذریعه سے یہه فایده حاصل ہوتا ہی که ہنر اور محنت سے جسقدر تمتع تہاي ممکن ہوتي ہی اُتني اُٹھائي جاتي ہی اور اُس کے علاوہ یہه ایک اور فایده ہی که آلات سے جتنا کام لیسکتے ہیں اُتنا لیا جاتا ہی ایک اہل فن نے کیا خوب لکہا ہی که اگر کسي آدمي کے پاس وہ سارے آلات ہوں جو کئي پیشوں میں کام آتے ہوں تو کم سے کم اُن میں سے تین ربع ہمیشه بیکار رہینگے پس اگر کوئي جماعت ایسي ہو که اُس کے ہر فرد کے پاس یہه سارے آلات موجود ہوں اور ہر فرد باري باري سے اُن سارے حرفتوں کو انجام دیتي ہو جنمیں یہه آلات کام آتے ہیں تو بہتر ہوگا که کل جماعت مختلف ٹکڑیوں میں منقسم ہوکے ہر ٹکڑي ایک ایک قسم کے آلات بانٹ لے اور ہر ٹکڑي ایک صناعت خاص کو انجام دے اِس انتظام سے کل جماعت اور ہر فرد کو جماعت کی کئي طرح سے منفعت حاصل ہوگي اول چونکه جمیع آلات ہمیشه کام میں

مستعمل ہونگے جو روپیہ اُن کی فراہمی میں صرف ہوا ہی اُسکا عوض زیادہ ملیگا دوم اِس افزونی عوض کے ذریعہ سے مالک اپنے آلات کو کامل کرسکینگے اور اِن دونوں باتوں سے یہہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ واسطے فراہمی حاجات آیندہ اہل جماعت کے بہتر بندوبست ہوسکیگا *

۲ جمیع اہل فن کا اِس امر پر اتفاق ہی کہ تحلیل محنت کی مانگ کی مقدار پر موقوف ہوا کرتی ہی اگر سوئی بنانے کے عمل مرکب کو دس عمل بسیط میں تحلیل کرنے سے ہر روز اڑتالیس ہزار سوئی طیار ہوسکیں تو عمل مذکور کی تحلیل اِس غایت تک اُسی صورت میں قرین صلاح اور باعث کفایت ہوگی کہ اڑتالیس ہزار سوئی روز فروخت ہوجائیں جو صرف بقدر چوبیس ہزار کے ہو تو تحلیل محنت اُسی درجہ تک نافع ہوگی کہ جس سے چوبیس ہزار سوئی روز طیار ہوں پس یہہ ایک اَور طریق ہی کہ جس سے افزونی مانگ کسی شی کی اُس محنت کو عمل میں زیادہ با اثر کردیتی ہی جو شی مذکور کے بنانے میں صرف ہوتی ہی اور مانگ کی مقدار کئی سببوں سے کم ہوسکتی ہی مثلاً قلت سے آبادی کے یا لوگوں کے متفرق مقاموں میں آباد ہونے سے یا سڑکوں اور دیگر وسایل آمد و رفت کی کمی سے یا لوگوں کے افلاس سے یعنی اِس جہت سے کہ وہ اپنی محنت مجموع کے وسیلہ سے کم پیدا کرتے ہیں اور زیادہ اجناس کے صرف کرنیکی استطاعت نہیں رکھتے سستی اور کاہلی اور بےہنری اور عدم معونت لوگوں کو صرف میں لانے سے اشیاے مصنوعی کے باز رکھتی ہی اور اِسی سبب سے اشیاے مذکور کے پیدا کرنے والوں کو موقع نہیں ملتا کہ وہ اپنے کارخانوں کو بڑھائیں اور جہاں تک ممکن ہی محنت کی تحلیل کریں پہلے زمانہ میں جن مقاموں میں مانگ تھوڑی تھی آدمی سے اُسی مقام کے آدمیوں میں محنت کی گرم بازاری ہوئی جو بوجہہ آباد ہونے کے کنارہ پر سمندر یا کسی دریاے عظیم کے اپنی اشیاے صناعت کو ملک

ھاے دور و دراز میں کنارہ کنارہ بحر یا دریا کے فروخت کرسکتے تھے مگر جب دنیا میں دولت کی عموماً افزونی ھوتی ھی اور اُس کے ساتھہ تجارت کی آزادی فن جہازرانی کی اصلاح سڑکوں اور نہروں اور سڑکہاے آھنی کی درستی بر روے کار آتی ھی تب ھر قوم کی محنت کی قوت پیدایش میں افزوی ہوا کرتی ھی کیونکہ ایسے زمانہ میں ھر مدینہ اپنی صناعت ھاے خاص کی اشیا کو دور دور کے مدینوں میں فروخت کرسکتا ھی اور اُن کے بنانے میں ضرورتاً طریقہ تحلیل محنت کو وسعت دینی پڑتی ھی بہت سی صورتیں ایسی ھیں کہ خاصۂ صناعت کی جہت سے تحلیل محنت کو اُنمیں بہت گنجایش نہیں مثلاً عمل کاشتکاری میں تحلیل محنت کی اِسقدر گنجایش نہیں جتنی کہ عملہاے دستکاری میں کیونکہ ممکن نہیں کہ ایک آدمی ھمیشہ ھل چلایا کرے اور دوسرا ھمیشہ تخم ریزی کیا کرے اور تیسرا ھمیشہ کھیت کاٹنے میں مصروف رہ سکے جو مزدور کاشتکاری کے ایک ھی عمل مفرد کو انجام دیگا وہ لامحالہ سال میں گیارہ مہینے بیکار رھیگا ایک ھی آدمی جمیع عملوں کو کاشتکاری کے باری باری سے انجام دےسکتا ھی اور اسپر بھی سال بھر میں کئی مہینے بیکار رہ سکتا ھی واسطے وجود میں لانے کسی بڑی اصلاح کے کاشتکاری میں اِس امر کی ضرورت پیش آتی ھی کہ بہت سے آدمی ملکر کام کریں مگر اِن بہت سے آدمیوں میں سے سواے چند اشخاص کے جو سر براہ ھوتے ھیں مابقی عموماً ایک ھی کام کو انجام دیتے ھیں مثلاً نہر بے اسکے طیار نہیں ھوسکتی کہ بہت سے آدمی اُس کے بنانے پر اتفاق کریں مگر بجز منصرم کے اور سب کھودائی کا کام انجام دیتے ھیں ایسی صورت میں ایک جماعت محنتیوں کی ایک ھی قسم کے کام کے انجام دینے پر اتفاق کرتی ھی تحلیل محنت کی بروے کار نہیں آتی*

باب نہم

درباب انجام پانے عمل پیدایش کے اوپر میزان کبیر و صغیر کے

۱ باب ماسبق سے عظمت معونت یعنی اتفاق کرنے اشخاص متعدد کے واسطے انجام دینے کسی کام کے ظاہر ہوچکی اب ہم کہتے ہیں کہ اُسی عظمت کا یہہ بھی ظاہری نتیجہ ہی کہ بہت سی صورتوں میں پیدایش بڑی میزان پر انجام پانے کی جہت سے عمل میں زیادہ با اثر ہوجاتی ہی درحالیکہ اتفاق کرنا بہت سے آدمیوں کا گو کہ یہہ اتفاق مفرد ہی ہو واسطے خوب با اثر کرنے عمل محنت کے ضروریات سے ہی تو یہہ بھی ضرور ہی کہ میزان اُس کام کی جسمیں محنت کی جاوے اِسقدر بڑی ہو کہ اُسکے انجام دینے کے واسطے بہت سے محنت کرنے والے فراہم کیئے جائیں اور راس المال بھی اِسقدر کثیرالمقدار ہونا چاہیئے کہ وہ اُن محنت کرنے والوں کی پرورش کے لیئے کفایت کرے اور اِس میزان اور راس المال کے بڑے ہونے کی اُس صورت میں اور بھی زیادہ ضرورت ہی کہ جب بوجہہ وسعت مانگ اور صفت کام یعنی صناعت کے تحلیل کرنا محنت کا بدرجہ غایت ممکن ہو جسقدر زیادہ کام ہوگا اُسیقدر محنت کی تحلیل ہوسکیگی اور کارخانوں کے عظیم ہوجانے کے اسباب میں سے یہہ بھی ایکنا بڑا سبب ہی جس صورت میں کارخانہ کے بڑھانے سے نسبت سابق کے محنت کی زیادہ تحلیل نہووے تاہم اُسکو اُس درجہ تک بڑھانے میں کفایت ہی کہ ہر عامل کو کارخانہ کے اُسکا کام مخصوص کرنے کے لیئے پورا ملے ایک صاحب نے اِس معاملہ کی خوب توضیح کی ہی وہ فرماتے ہیں قولہ ,, اگر کلوں سے دن رات برابر کام لیا جاے اور یہی طریق اُن کو بہ کفایت استعمال میں لانے کا ہی تو ضرور ہی کہ کوئی آدمی خاص اِس لیئے مقرر کیا جاے کہ بدلی کے وقت

وہ مزدوروں کو کارخانہ کے اندر آنے اور وہاں سے باہر جانے دے اب چاہے ایک آدمی اندر آئے اور یا باہر جاے یا بیس آدمی دربان کے آرام میں تو دونوں صورتوں میں یکساں ہرج پڑیگا اور جو تکلیف اُسکو ایک مزدور کے سبب سے اُتھانی پڑیگی وہی بیس کے سبب سے کبھی کبھی اِس امر کی ضرورت پیش آئیگی کہ کارخانے کی کلوں کو درست کیا جاے یا اُن کی مرمت کی جاے اور یہہ مرمت اور درستی بہ نسبت کل سے کام لینے والوں کے وہ کاریگر زیادہ اسلوبی سے کریگا جسکو کل بنانے میں مہارت ہوگی اور چونکہ بدرستی کام دینا اور دیر تک کام کے لایق بنا رہنا کلوں کا موقوف ہی اِسپر کہ جوہیں اُن میں نقصان راہ پائے وہیں اُس کی رخنہ بندی کیجاے اِس لیئے اگر کار خانہ میں کوئی کاریگر نگرانی کے لیئے حاضر بنا رہے اور نقصان کے ظاہر ہوتے ہی چستی سے اُس کی اصلاح کردے تو ظاہر ہی کہ جو خرچ بوجہہ ٹوٹنے پھوٹنے اور گھسنے کلوں کے لاحق ہوتا ہی اُس میں بڑی کفایت ہوگی مگر جس کارخانہ میں ایکھی[1] سیدھی سادھی کل کام دیتی ہو اُس میں ایک کاریگر کو واسطے انجام دینے اِس کار خاص درستی اور مرمت کے مقرر کرنا باعث زیرباری ہی پس یہاں سے ایک اور صورت پیدا ہوئی جسکا یہہ میلان ہی کہ کارخانہ بڑھایا جاے یعنی اُس میں اتنی کلیں ہونی چاہئیں کہ جنکی مرمت اور درستی میں ایک کاریگر کا سارا وقت صرف ہو اور جو اِس مقدار سے تعداد کلوں کی زیادہ ہوجاے تو وہی خیال کفایت اِس ضرورت کی اِشارت کریگا کہ تعداد کلوں[1] کی دو چند یا سہ چند کرنی چاہیئے تاکہ دو یا تین کاریگر مرمت[1] کے کام میں مصروف رہ سکیں جس صورت میں کسی کاریگر کے کام کا ایک حصہ صرف محنت جسمانی کے انجام دینے پر مشتمل ہوتا ہی جیساکہ نساجی یا اُسی قبیل کے دیگر عملوں میں تو اہل کارخانہ کے ذہن میں یہہ امر جلد خطور کرتا ہی کہ کار مذکور کے حصہ مسطور کو کل دخانی سے انجام دلانا چاہیئے تاکہ وہی ایک پہلا کاریگر

یعنی نساج دو یا تین آلات نساجی کی گرداوری کرسکے اور چونکہ ہم فرض کرتے ہیں کہ اِس کارخانہ دار نے ایک یا کئی عالمان یا عمل کو کلوں کے ملازم رکھا ہوگا پس اِس کارخانہ میں اتنی کلیں نساجی کی جاری ہوسکتی ہیں کہ سارا وقت اِن عالمان یا عمل کا اُن کی اور کل دخانی کی مرمت اور درستی میں صرف ہو بتدریج کارخانہ اِسقدر بڑھ جاتا ہی کہ خرچ چراغان ایک رقم کثیر ہوجاتی ہی اور چونکہ کارخانہ سے ایسے آدمی تعلق رکھتے ہیں کہ وہ رات بھر جگتے رہتے ہیں اور علی الاتصال آسکی سربراہی کرسکتے ہیں اور عالمان یا عمل بھی کلوں کی درستی کے لیئے موجود ہوتے ہیں پس افزود کرنا ایک ایسی کل کا جس سے بذریعہ گاز کارخانہ روشن رہے اُس کی وسعت کا باعث ہوتا ہی اور بوجھہ کم کرنے خرچ روشنی اور دور کرنے جونکھوں آتش زدگی کے افزودگی کل مذکور کی اشیاے مصنوعی کی لاگت گھٹانے میں مدد دیتی ہی قبل اِس کے کہ کارخانہ اِس درجہ کو ترقی کے پہنچ جاے اس امر کی ضرورت پیش آئی ہوگی کہ ایک دفتر محاسب اور محرروں کا قایم کیا جاے تاکہ مزدوروں کی اجرت محنت سے چوکائی جاے اور آنکی حاضری غیر حاضری لکھی جاے اور کارخانہ کے گماشتگان خرید و فروخت سے خط و کتابت جاری رہے اِن محاسبوں اور محرروں کو جو تکلیف اور محنت تھوڑے مزدوروں اور گماشتوں کے حساب کتاب رکھنے میں پڑتی ہی اُس سے کچھہ ہی زیادہ محنت اور تکلیف سے وہ بہت سے مزدوروں اور گماشتوں کا حساب کتاب رکھہ سکتے ہیں اگر کارخانہ دو چند ہوجاے تو شاید کچھہ قدر تعداد محاسبوں اور محرروں اور گماشتوں کی بڑھانی پڑیگی مگر کسی حال میں دونی نہ کرنی ہوگی کارخانہ میں جس قدر افزایش کام کی ہوگی اُتنا ہی کل کام سابق کی نسبت سے کم محنت سے انجام پائیگا اِنتھی کلامہ" پس عموماً خرچ کارخانہ کا کسی نوع سے بمقدار افزونی کام کے زیادہ نہیں ہوتا مثال کے لیئے ہم یہاں آن

عملہاے متعدد کا ذکر کرتے ہیں جنکو ہم ہر روز بذریعہ ایک بڑے کارخانہ کے جو ڈاک خانہ کے نام سے موسوم ہی انجام پاتے دیکھتے ہیں فرض کرو کہ بڑے شہر کی ڈاک کا کل کام بجاے اسکے کہ ایک صدر کارخانہ میں انجام پاتے پانچ یا چھہ مقابلہ کی کمپنیوں میں تقسیم ہی اِس صورت میں ہر کمپنی کو ضرورتاً تخمیناً اُسی قدر ملازم نوکر رکھنے پڑینگے جتنے فی الحال صدر کارخانہ میں کل کام کو انجام دے رہے ہیں چونکہ ہر کمپنی کو اِس امر کا بندوبست کرنا پڑیگا کہ شہر کے ہر حصہ کی چٹھیات مجریہ اور موصولہ آن میں جمع اور تقسیم کی جائیں اِس لیئے اُنکو ہر کوچہ و بازار میں اپنے چٹھی رساں بھیجنے پڑینگے اور اگر اپنے کام کو درستی سے انجام دینا چاہینگے تو دن بھر میں اُنکو اُتنی ہی دفعہ اپنے آدمی روانہ کرنے پڑینگے جتنی دفعہ فی الحال صدر کارخانہ سے جایا کرتے ہیں قطع نظر اِس سے اِن کمپنیوں کو شہر کے ہر حصہ میں اپنے اپنے دفتر معہ عملہ کے واسطے فراہمی چٹھیات کے کھولنے پڑینگے اور اِسکے مزید اُن بہت سے اعلیٰ درجہ کے کار پردازوں کی ضرورت پیش آئیگی جو ماتحت کے لوگوں کی نگرانی کریں اور اِسمیں صرف یہی بات نہیں ہی کہ اِن اعلیٰ درجہ کے کار پردازوں کی تنخواہ کا زیادہ خرچ اُٹھانا پڑیگا بلکہ شاید یہہ ضرورت پیش آئیگی کہ بحالت مجبوری کم لیاقت کے کار پردازوں کے ملازم رکھنے پر قناعت کی جاے اور اِس سبب سے مطلب اصلی یعنی کمال کارخانہ حاصل نہو بڑی میزان پر عمل پیدایش کے انجام دینے سے جو فائدے حاصل ہوتے ہیں اُنکا پلہ بمقابل اُن فوائد احتیاط کامل اور جز رسی کے جو چھوٹے کارخانوں میں مشاہدہ ہوتے ہیں گراں سنگ ہی یا نہیں اِسکا تصفیہ بصورت بلا مزاحمت ہونے رقابت کے مابین پیدا کرنے والوں کے ایسی صحیح ترازو سے ہوسکتا ہی جو کبھی خطا نہیں کرتی جب ایک ہی کارکے چھوٹے اور بڑے کارخانے ہوں تو وہی کارخانہ اپنی شی مصنوعی کو اوروں کی نسبت سے سستا بیچ سکیگا جو بہت

کفایت ارز وارے سے عمل پیدایش کو انجام دیتا ہوگا اور قاعدہ مقرري هی که سستا بیچنے کي قدرت همیشه اِس سبب سے حاصل هوتي هی که محنت اپنے عمل میں زیادہ باأثر هو اور محنت کے عمل میں زیادہ با اثر هوجانے سے جب وہ اِس وجہہ سے ظہور کرے که حرفت کي تحلیل زیادہ کي گئي یا ایسا عمدہ انتظام اختیار کیا گیا که جسکے ذریعه سے کاریگروں کے هنر سے تمتع وافي اُٹھہ سکے یہہ مراد هوتي هی که اُسي پہلي مقدار سے محنت کے اب زیادہ پیداوار حاصل هوتي هی اور نه صرف یہہ که وهي پہلي مقدار پیداوار کي کم محنت سے پیدا هو اور یہہ پیدا کرنے کي قابلیت کي افزوني جو محنت کو حاصل هوتي هی صرف پس انداز هي کي مقدار میں افزوني نہیں کرتي بلکه پیداوار خام کي مقدار کو افزوں کر دیتي هی اگر کسي شی کي مقدار افزودہ کي طلب نهو اور کچھہ حصه مزدوروں کا اِس وجہہ سے بیکار هوجاے تو وہ حصه بهي راس المال کا مستخلص هوجاتا هی جو اُن مزدوران بیکار کي سابق پرورش کرتا تها اور اُنکو کام سے لگائے تها اور عام پیداوار ملک کي بوجہہ اِن لوگوں کے کسي اور کام میں لگنے کے زیادہ هوجاتي هی کارخانجات کے عظیم هوجانیکے اسباب میں سے دوسرا سبب جاري کرنا ایسي تراکیب کا هی جنکے لیئے کل هاے بیشقیمت کي ضرورت پڑتي هی کل هاے بیشقیمت کے لیئے راس المال خطیر چاهیئے اور کوئي کارخانه دار راس المال خطیر نہیں لگاتا اِلا باراده بنانے اور بامید بیچنے اُس سارے مال اور سامان کے جو کل سے بن سکتا هی پس بوجوہ صدر جس جگہہ قیمتي کلیں استعمال میں آئینگي اُس جگہہ بالضرور عمل پیدایش بڑي میزان پر انجام پائیگا مگر معلوم رهے که سستا بیچنے کي قدرت اِس صورت میں آتني بے خطا کسوٹي اِس امر کي نہیں هوسکتي جتني پہلي صورت میں هوئي تهي که کلوں کے استعمال کا نتیجه باعتبار مقدار کل پیداوار جماعت کے اچھا هو کیونکه سستا بیچنے کي قدرت صرف اسي پر موقوف نہیں هی که پیداوار

کي مقدار زيادہ هوجاے بلکہ اِس پر کہ اُس کي مقدار کو جو نسبت
لاگت سے هی وہ زيادہ هوجاے يعني لاگت گهٹ جاے اور حسب بيان
مندرجہ باب ماسبق ممکن هی † کہ مقدار پيداوار کسي شی کي نسبتاً
لاگت کے زيادہ هوجاے مگر مجموع پيداوار ملک کي مقدار ميں کمي راہ
پاۓ کيونکہ بوقت استعمال ميں آنے کلوں کے ايک حصہ راس المال
متعدي کا جو بدام خرچ ميں آتا اور از سرنو پيدا هوتا رهتا تها راس المال
مستقر ميں بدل جاتا هی اور اُس کے بحال رکهنے کے ليئے خرچ سالانہ
تهوڑا پڑتا هی پس ظاهر هی کہ تهوڑي هي مقدار پيداوار کے واسطے کرنے
جبر اِس سالانہ خرچ اور اُس باقي رهے هوئی راس المال متعدي
کارخانہ دار کے جو کام ميں لگتا هی کفايت کريگي پس عيان هی کہ
اِستعمال کلوں کا کارخانہ دار کے حق ميں باعث انتفاع هوسکتا هی اور
اُس کو سستا بيچنے کي قدرت دے سکتا هی مگر ضرور نهيں کہ وہ
خواہ مخواہ مقدار کو کل پيداوار اهل جماعت کي بڑها دے بلکہ احتمال
هی کہ بجاے بڑهانے کے گهٹا دے يهہ سچ هی کہ کل سے بني هوئي چيز
سستي هوجاتي هی اور سستا هوجانے کي جهت سے وہ مقدار ميں زيادہ
فروخت هوتي هی کيونکہ کل کے استعمال سے جو نقصان باعتبار مجموع
مدينہ کے هوتا هی وہ صرف کاريگروں کے گروہ پر پڑتا هی اور يهہ کاريگر بڑے
خوبدار اشياے مصنوعي کارخانہ جات دستکاري کے نهيں هوتے هر چند شی
خاص جو کل مستعملہ کے ذريعہ سے بنائي جاتي هی اُسکے کارخانہ کو ترقي
هوتي هی مگر ياد رکهنا چاهيئے کہ يهہ ترقي اُسيوقت هوتي هی کہ مدينہ
کي راس المال عام سے کچهہ حصہ کهنچ کے اِس کارخانہ خاص ميں لگا هی
اور اُس کمي راس المال متعدي کا بدل کرديا هی جو کل ميں لگ کے
متعدي سے مستقر هوگيا اگر اِس کارخانہ خاص کے کاريگر بيکار نهوجائيں تو
سبب اِس کا يهہ هوگا کہ بلاے بيکاري باقيماندہ کاريگروں ميں مدينہ کے تقسيم

† ديکهو باب ششم صفحہ ۱۱۹

ہوجائیگی اور جو اِس کارخانۂ خاص کے کاریگروں میں سے کچھہ کاریگر کچھہ بھی پیدا نکرینگے اور خیرات سے پرورش پائینگے تو مقدار کل پیداوار ملک کی اُس زمانہ تک گھٹتی رہیگی کہ نئی پس انداز سے نیا راس المال فراہم آئے اور اُن کو کام سے لگائے اور جو کاریگران مدینہ کی حالت اِس امر کی اجازت دے کہ وہ تھوڑے دنوں کے لیئے کم اُجرت پر بسر کریں اور جو کاریگر کل کے استعمال میں آنے سے بیکار ہوگئے ہیں وہ سابقی کارخانوں میں کام سے لگ جائیں تو اُن کی محنت کچھہ پیدا کریگی اور مدینہ کی مقدار پیداوار کل میں جو کمی ہوئی تھی اُسکا یہہ پیداوار جبر کردیگی مگر مزدوران مدینہ کو جو نقصان پہنچا ہی اُسکا کچھہ بدل نہوگا † یہہ کیفیت ہم پہلے بھی بیان کرچکے ہیں اور اُسکی تکرار سے اِس جگہہ ہماری یہہ غرض ہی کہ راستی اِس قول کی لوگوں کے دلوں پر جم جاے کہ یہہ امر لازم نہیں آتا کہ پیدایش کے کسی طریق خاص سے خواہی نخواہی کل مدینہ کی محنت کا ثمرہ بدینوجہہ مقدار میں زیادہ ہوجاے کہ اُس کے سبب سے کوئی شی خاص سستی بک سکتی ہی اکثر ایک نتیجہ دوسرے نتیجہ کے ساتھ مرئی ہوتا ہی مگر ایک کا دوسرے کے ساتھہ ظہور کرنا لازم نہیں آتا یعنی یہہ ضرور نہیں ہی کہ جب کوئی شی خاص سستی بکی تو کل پیداوار ملک بھی اُس کے سبب سے خواہ مخواہ زیادہ ہوجاے نہ بڑھنا کل پیداوار ملک کا مقدار میں بوقت سستا بک سکنے کسی شی خاص کے ایک صورت احتمالی ہی اور عمل درآمد میں اُس کا وجود بہت کم اِس مسئلہ کے قایم کرنے کے لیئے جو دلیلیں ہم دے چکے ہیں یا آگے کو بہ تفصیل دینگے اُن کی ہم نہ یہاں تکرار کرتے ہیں اور نہ اُن کی طرف اشارت *

کسی کام کو بڑی میزان پر انجام دینے کی جہت سے محنت میں جو بچت ہوتی ہی اُس کا جزو کثیر اُس بچت کو مشتمل ہوتا ہی

† دیکھو باب ششم فقرہ ۲ صفحہ ۱۱۹

جو خود اهل راس‌المال کي محنت میں هوتي هی مثلاً اگر سو پیدا کرنے
والے قلیل قلیل راس‌المال سے جدا جدا ایک هي حرفت انجام دیں تو
غالب هی کہ هر کارخانہ کي گرداوري میں هر کارخانہ دار کا سارا وقت
صرف هوجاے اور اُسکو مہلت کافي کسي اور کام کي طرف توجہہ کرنے کي
نہ ملے بخلاف اِس کے اگر ایک هي دستکار اِن سارے کارخانہ داروں کے
راس‌المال پر قابض هو تو باستعانت دس بارہ مزدوروں کے وہ سب کے کام
کو انجام دے سکیگا اور اُس کو اور کاموں کي طرف توجہہ کرنے کے لیئے
مہلت بهي ملیگي البتہ یہہ سچ هی کہ جو آدمي تهوڑا راس‌المال رکهتے
هیں وہ علاوہ گرداوري کے عموماً خود بهي کچهہ حصہ اپنے کام کا انجام
دیتے هیں بخلاف آنکے جس شخص کے پاس راس‌المال کثیر هوتا هی
وہ جمیع حصص کو اپنے کام کے اپنے ماتحت کے لوگوں پر چهوڑتا هی مثلاً کم
مایہ کاشتکار خود هل چلاتا هی تهوڑے سرمایہ کا دوکاندار آپ دوکان پر
بیٹهہ کر اپنے کام کو کچهہ قدر انجام دیتا هی اور نساج قلیل‌البضاعت
اپ هي آلہ نساجي سے کام لیتا هی مگر معلوم رهے کہ اکثر صورتوں میں یہہ
جامعیت باعث عدم کفایت هوتي هی کیونکہ جب ایک شخص خاص
کي ذات میں یہہ دونوں کام گرداوري اور صناعت کے جمع آئینگے تو اِس کا
یہہ نتیجہ هوگا کہ اگر افسر کارخانہ کو گرداوري کي لیاقت هوگي تو اُس کا
کچهہ قدر وقت حرفت کے انجام دینے میں ضایع جائیگا اور جو اُسمیں
گرداوري کي لیاقت نہوگي صرف استعداد عاملہ هوگي تو وہ سربراهي کے
کار کو اچهي طرح سے انجام نہ دیگا *

راقم اوراق اِس بچت کو اُتنا عظیم تصور نہیں کرتا جتنا اور لوگوں نے
اُسے تصور کیا هی مگر اِسمیں کچهہ شک نہیں هی کہ تهوڑے تهوڑے متعدد
راس‌المالوں کي گرداوري میں اُس محنت کي نسبت سے زیادہ محنت
لگتي هی جو بڑے راس‌المال کي سربراهي میں پڑتي هی اور بعوض اِس
محنت کثیر کے کم مایہ پیدا کرنے والوں کو البتہ یہہ بدل کافي ملتا هی

کہ وہ اپنے دل کے آپ مختار رہتے ہیں اور کسي کے ملازم اور تابع نہیں ہوتے *

مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ اِس آزادي کو عزیز سمجھتے ہیں تو اُن کو اُس کے لیئے نقصان بھي اُٹھانا پڑیگا کیونکہ اُن کو اپني اجناس کو اُس گري ہوئي قیمت پر بیچنا پڑیگا جو بوجہہ رقابت بڑے بڑے کارخانہ داروں کے صورت ظہور کي پکڑتي ہی اور ممکن نہیں کہ یہہ لوگ ہمیشہ اپني اجناس کو گري ہوئي قیمت پر بیچیں اور معاش پیدا کریں اِس ناکامیاب لڑائي کے دیر تک قایم رکھنے سے یہہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ بتدریج اُنکا راس المال قلیل ضایع ہوجائیگا اور آخرکار یہہ لوگ یا تو اُجرت پر کام کرنے والوں میں شامل ہوجائینگے یا بھیک مانگینگے اور اپني پرورش کے لیئے اوروں کے دست نگر ہونگے غرض کہ مدینہ کي افراد باوقار کے جرگہ سے زایل ہوجائینگے *

۴ بڑي میزان پر عمل پیدایش کے انجام دلانے میں اِس امر سے بڑي مدد ملتي ہی کہ چندہ کي چھوٹي چھوٹي رقموں کے ذریعہ سے ایک رقم کثیر راس المال کي فراہم لائي جاے یعني ایک کمپني ساجھے داروں کي قایم کیجاے جو فایدے اِس قسم کي کمپني کے قایم کرنے سے حاصل ہوتے ہیں وہ بہت عظیم اور بے شمار ہیں *

اول تو بعض کاموں کے انجام دینے کے لیئے اتنا راس المال کثیرالمقدار مطلوب ہوتا ہی کہ بڑے سے بڑا دولتمند بھي اُس کے سرانجام کا متکفل نہیں ہوسکتا مثلاً ممکن نہیں کہ ایک شخص خاص اپني ذات کے سرمایہ سے ریل کي سڑک کلکتہ سے لاہور تک بنالے بنانا تو دور رہا بعد طیاري اُس کو شاید جاري بھي نہ رکھہ سکے البتہ سرکار یہہ دونوں باتیں کرسکتي ہی اور جس ملک میں ہنوز باتفاق عمل کرنے کے قاعدہ کي ابتدا ہوتي ہی وہاں سرکار ھي ایسے کاموں کو انجام دلا سکتي ہی کہ جنمیں راس المال کثیر کے صرف کي ضرورت ہو کیونکہ سرکار لوگوں سے جبراً

بذریعہ محصول کے روپیہ تحصیل کرکے سرمایہ مطلوب فراہم کرسکتی ہی اور اُس کو بڑے بڑے کاموں کے انجام دینے کی عادت بھی ہوتی ہی مگر باقتضاے اُن اسباب کے جنسے اکثر آدمی تھوڑے بہت واقف ہیں اور جو بعد ازیں بہ تفصیل بیان کیئے جاوینگے سرکار کا دخل کاروبار محنت میں بصورت موجود ہونے کسی اور ذریعہ کارروائی کے ہرگز قابل پسند نہیں *

دوم بعض کام ایسے ہیں کہ افراد کے ہاتھہ سے اُن کا سرانجام ہونا تو دشوار نہیں مگر افراد اُن کو اُس مداومت اور پھیلاؤ کے ساتھہ انجام نہیں دیسکتیں جسکی بوجہہ روز بروز ترقی پکڑنے مدینہ کے ہردم زیادہ ضرورت پیش آتی ہی اشخاص فرداً فرداً اتنی استعداد رکھتے ہیں کہ انگلستان سے ہر ولایت کو جہاز واسطے پہنچانے چٹھیات اور مسافروں کے روانہ کریں اور قبل از قایم ہونے کمپنیوں کے یہہ کام اسی طرح انجام پاتا تھا مگر جب بوجہہ افزونی آبادی اور کاروبار اور بھی زیادہ ہوجانے و سایل آداے خرچ کے عوام الناس گاہ گاہ کے مواقع روانگی پر قناعت نکریں اور اِس امر کے خواہاں ہوں کہ بلا خطا کسی مقام کو دن میں دو دفعہ اور کسی مقام کو ہفتہ میں ایک بار کاغذ روانہ ہوں اور کسی مقام کو جہاز دخانی بڑے قد و قامت اور لاگت کے تواریخ معین پر ہر مہینے میں دوبار جایا کریں تو ظاہر ہی کہ اُن کو اِس امر کا اطمینان دلانے کے لیئے کہ سلسلہ ایسے عملہاے کثیرالخرچ کا بلا ہرج و مرج جاری رہیگا اتنا راس المال کثیرالمقدار چاہیئے کہ کوئی فرد خاص اُس کے سرانجام کی متکفل نہوسکے قطع نظر اِس سے اور صورتیں ایسی ہیں کہ ہر چند ایک کار خاص تھوڑی یا اوسط مقدار سے راس المال کے انجام پاسکتا ہی مگر جمع کرنا زر کثیر کا حصہ داروں سے واسطے سو انجام اُس کام کے اِس نظر سے مصلحت ہوتا ہی کہ زر مذکور بطور ضمانت کے کام دے اور عوام الناس کو اِس امر کا اعتبار رہی کہ روپیہ ادا کرنے کے اقرار بخوبی وفا کیئے جائینگے اور یہہ ضرورت خصوصاً اُس وقت پیش آتی ہی کہ کار مذکور اس قسم کا ہو کہ

بہت سے آدمي اپنے روپیہ کو کارخانہ کے حوالہ کرنے میں وسواس نکریں جیسا کہ مہاجني یا بیمہ کي کوتھي میں صورت پیش آتي ھی ان دونوں کارخانوں کے لیئے ساجھے کي پونجي سے کام چلانے کا طریق بہت موافق ھی *

ساجھے کي پونجي کے کارخانہ کو جن مراتب میں کسي شخص کے ذاتي سرمایہ کے کارخانہ پر شرف ھی آن میں سے چند اوپر مذکور ھوئے مگر جو اس معاملہ کي دوسري جانب پر نظر کي جاتي ھی تو معلوم ھوتا ھی کہ جو شخص اپنا ذاتي کارخانہ رکھتا ھی اور اپني ذات سے اُسکي گردآوري کرتا ھی آسکي کارروائي کو ساجھے کے کارخانہ کي کارروائي پر بہت سي باتوں میں شرف ھی اور آن میں سے بڑي بات یہہ ھی کہ کارخانہ کے کامیاب ھونے میں خود منصرم کي بڑي غرض ھوتي ھی ساجھے کي کمپني کا کاروبار عموماً تنخواہ پانے والے نوکروں کے ذریعہ سے انجام پاتا ھی حتے کہ ارباب کمیٹي جو بدانست عوام انتظام کي سربراھي کرتے ھیں اور جنکے اختیار میں واقعي منصوبان کارخانہ کي بحالي و بر طرفي ھوا کرتي ھی آن کي غرض بھي کارخانہ کي کامیابي سے صرف آسیقدر متعلق ھوتي ھی جتنفي کہ آن کي ذات کي پانتي آس میں ھوتي ھی اور یہہ پانتي بلکہ آنکے گھر کي ساري جمع پونجي بمقابل کل راس‌المال کارخانہ کے بہت ھي قلیل ھوتي ھی اور اِس کے علاوہ آن کو کارخانہ کي نگراني کے سوا اپنے نفع و نقصان کے خیال سے بہت سي اِسي قسم یا اِس سے زیادہ ضرورت کي مہمات میں توجہہ کرني پڑتي ھی غرضکہ ملازمان کارخانہ کے علاوہ کسي اَور کي کوئي بڑي غرض کارخانہ کي بہتري سے متعلق نہیں ھوتي اور تجربہ اور مثلوں سے کہ وہ بھي نظر حقیقت بیں میں بیان تجارب عوام‌الناس ھیں ثابت ھی کہ نوکروں کي کار روائي بمقابل ذاتي سعي اور دلسوزي اور دردمندي اُن لوگوں کے جنکي غرض متعلق ھو کچھہ قدر نہیں رکھتي اور کہ جب نوکروں سے کام لیا جاے تو

اِس امر کي کہ'ل هي ضرورت هی کہ مالک کي آنکهہ کارخانہ پر برابر بني رهی تاکہ کوئي کار و بار محنت بکامیابي تمام انجام پائے دو صفات جداگانہ کا فراهم آنا ضروریات سے هی اول وفاداري دوم گرم جوشي جب کسي کارخانہ کا کام خاص قواعد میں منضبط هوسکتا هی تو اُس کے منصرموں کو باوفا رکهنا ممکن هی کیونکہ توڑنا قواعد کا ایسا کام نہیں هی کہ اُس کے ارتکاب میں آدمي کا ایمان نہ کانپے اور اُسکا دل اُسکو ملامت نکرے قطع نظر اِس سے خیال موقوفي منصرموں سے تعمیل قوانین کراسکتا هی مگر واسطے جاري رکهنے کسي بڑے کارخانہ کے بکامیابي صدها باتوں کي ضرورت پیش آتي هی اور چونکہ اُنکي پہلے سے تعریف کرني محال هی اِس لیئے ممکن نہیں کہ اُنکو قبل از وقوع داخل فرایض خاص اور واضح کے کیا جاے انمیں سے اول تو یہہ بڑي بات هی کہ منصرم کا دل همیشہ کارخانہ میں لگا رهی اور وہ همیشہ ایسي تدبیریں سوچا کرے جن سے نفع زیادہ یا خرچ کم هو اب کیسے اُمید هوسکتي هی کہ تنخواہ پانیوالے ملازم دوسرے کے فائدہ کے لیئے اتني سعي اور دلسوزي اپنے اوپر گوارا کرینگے کار و بار اِنساني میں بہت سي مثالیں واسطے قایم کرنے راستي اِس قول کے شاهد عادل هیں ذرا ساري جماعت پر حاکموں اور وزیروں کي نظر کرو جو کام اُنکو سپرد هی سب کاموں سے نہایت دلچسپ هی اور خاطر کو پرانگیختہ کرنیوالا اُنکي حکمراني سے ملک کو جو رنج و راحت یا نفع و نقصان پہونچتا هی اُس میں وہ خود بهي شریک هیں اور اُنکا حصہ اِس رنج و راحت و نفع نقصان کا خفیف نہیں هی اور عوام‌الناس کے بهلا یا بُرا کہنے سے جو نیک نامي یا بدنامي پیدا هوتي هی اُس سے اُن کے دلوں پر برابر اثر پیدا هوتا هی مگر دنیا میں ایسے مدبر بہت هي کم هیں جنکي طبیعت میں سستي اور بے پروائي کا غلبہ ان اغراض کے اثر کي نسبت سے زیادہ نہو ایسے آدمي بہت تهوڑے هیں جو عوام‌الناس کي بہتري کي تجویز نکالیں یا اُن پر قبل اِس کے توجہہ کریں کہ زیادہ بیکار رهنا خود اُنکے آزار کا سبب هوجاے یا جنکے

پیش نظر اِس سے زیادہ کوئي اَوْر مطلب عالي هو کہ لوگوں کے دکھانے کے لیئے ظاهر میں هاتهہ پیر هلائےجائیں تاکہ الزام عام سے بچے رهیں جس کسي نے سرانجام کار کے لیئے کبھي کسي آدمي کو نوکر رکھا هوگا آسکو اِس امر کا خوب اِمتحان هوگیا هوگا کہ ملازم اُجرت کي مقدار کے برابر محنت نکرنے میں وهاں تک سعي کرتے هیں کہ موقوف نہ کیئیجائیں هر کنبہ دار خواہ چھوٹا هو خواہ بڑا جسکے هاں قواعد منضبط نہیں عموماً اِس امر کي شکایت کرتا هی کہ نوکروں کو مالک کے نفع و نقصان کا هرگز خیال نہیں هوتا هر شخص یہي کہتا هی کہ دنیا میں ایماندار نوکر نہیں ملتا نوکر کو مالک کے نفع و نقصان کا اُسیوقت خیال هوتا هی کہ جب بوجهہ انجام دینے کسي خدمت خاص کے تا مدت مدید اور پہونچنے راحت کے فریقین کو آقا اور نوکر میں ایک نوع کي گرویدگي اور اغراض کي وحدت پیدا هوجاتي هی *

ساجھے کے کارخانہ کي برائیوں میں سے ایک اور برائي جو عموماً سب بڑے کارخانوں میں مشاهدہ هوتي هی یہہ هی کہ ایسے کارخانوں میں انتفاع قلیل اور بچت خفیف کا کچھہ خیال نہیں رهتا راس‌المال کثیرالمقدار اور بڑے کاموں کي سر براهي میں خصوصاً اُسوقت کہ منصرموں کي ذاتي غرض چنداں متعلق نهو چھوٹي رقمیں بمنزلہ صفر کے تصور کي جاتي هیں اور یہہ کہا جاتا هی کہ وہ اِس لایق نہیں کہ اُن کے لیئے وہ تکلیف اُٹھائي جاے جسکے بغیر اُنکي طرف توجهہ کرنا ممکن نہیں پس فیاضي اور کشادہ دلي کي نیک نامي بہت سستے طریق سے عدم التفات کي جزئیات پر حاصل هوتي هی مگر یاد رکھنا چاهیئے کہ چھوٹي چھوٹي رقمیں انتفاع اور اخراجات کي جب بہ تکرار حساب میں آئینگي ایک رقم کثیر نفع و نقصان کي بن جائینگي مثل مشهور هی کہ قطرہ قطرہ دریا هوتا هی اور بوندوں بوندوں تالاب بھرتا هی اِس حال سے اهل راس‌المال عمل در آمد میں بخوبي واقف هوتے هیں اور اسي

جہت سے وہ اپنے کارخانوں کا ایسے قاعدہ سے انتظام کرتے ہیں کہ اگر منصرموں کي نظر آسپر بني رھی تو وہ نقصان نہیں ہونے پاتے جو بڑے کارخانوں میں بصورت نہونے کسي قاعدہ کے ضرور برروے کار آتے ہیں مگر ساجھے کے کارخانہ کے منصرم کو بذات خود اِسطرف بہت کم توجہہ ہوتي ھی کہ ھر باب میں آسکے کارخانہ کے واقعي کسي طریق پر کفایت و اِنتظام کے بلا خلل و زلل عمل کیا جاے *

ایڈم سمتھ صاحب نے کہ انگریزوں میں موجد اِس فن کے تھے انہوں خیالوں سے یہہ مسئلہ قایم کیا تھا کہ بجز مہاجني اور بیمہ کي کوٹھي وغیرہ کارخانوں کے جنکے انتظام کے لیئے قواعد خاص مقرر ہوسکتے ہیں، کوئي اَور کارخانہ ساجھے کا اُمید نہیں ہوسکتي کہ بلا پائے استحقاق خاص کے سرکار سے کبھي قایم رہ سکے مگر واضح راے ناظرین اوراق رھے کہ ایسا کلمہ زبان پر لانا گویا ایک مسئلہ راست کو مبالغہ سے بیان کرنا ھی جیسا کہ اِس بزرگوار کے قول میں اکثر جگہہ دیکھنے میں آتا ھی اُنکے زمانہ میں بجز اُن کارخانوں کے جنکي طرف اُنھوں نے اشارت کي چند ھي کارخانے ساجھے کے ایسے تھے کہ بلا ملنے استحقاق خاص کے سرکار سے بطور ٹھیکہ کے دیر تک قایم رھی اُنکے بعد اِس طرح کے کار خانے بہت وجود میں آئے اور جسقدر لوگوں میں اتفاق کرنیکا میلان زیادہ ہوتا جاویگا اور اُسکے وسیلے حاصل آئینگے اُسیقدر ایسے کارخانوں کي تعداد میں افزوني ہوگي صاحب موصوف نے صرف اُسي توجہہ کامل اور سعي مزید کي طرف توجہہ فرمائي ھی جو اُن کارخانوں میں مشاھدہ ہوتي ھی جنمیں کل نفع اور کل نقصان اُنھیں لوگوں کي ذات خاص کا ہوتا ھی جو اُنکو چلاتے ہیں صاحب موصوف نے اُن امور کي طرف نظر نھیں ڈالي جو اِس سعي مزید اور توجہہ کامل کے اثر کو بیکار کردیتے ہیں اور ان اُمور میں سے بڑا امر تو وہ ھی جو گرداور کارخانہ کي صفات عقلي اور عملي سے تعلق رکھتا ھی یہہ سچ ھی کہ درمیان ہونا غرض

خاص کسی فرد خاص کا اِس امر کا کفیل هوسکتا هی که کارخانه میں سعی کیجائیگی مگر جو سربراہ ضعیف‌العقل هو تو سعی مزید کیا فائدہ دے گی اور جن کارخانوں کو خود اهل غرض چلاتے هیں اُنمیں اکثر ایسا اتفاق هوتا هی که منصرم کم عقل هوتے هیں جب کار خانه بڑا هو اور اتنی بیش قرار طلب دینے کی گنجایش که اعلی درجه کے عقیل به تمنائے ملازمت اُسمیں رجوع لائیں تو مقرر کرنا ایسے آدمیوں کا واسطے عام گرداوری اور انجام دینے دیگر خدمات کے ممکن هی که جنکی لیاقت اور فهم و فراست اور کار دانی اور کار گذاری سے اُنکی کمی غرض کے نقصان کا بدل کافی هوجاے ادنی توجهه سے اِن لوگوں کو وہ صورتیں نفع کی نظر آجاتی هیں جو اوسط درجه کی لیاقت والوں کو توجهه کامل سے بهی نهیں سوجهتیں اور بوجهه علویت علم اور راستی نظر اور درستی فهم کے یهه لوگ ایسی غلطیوں کے کرنے سے بچے رهتے هیں جنکے ڈرکے مارے اور آدمی معمولی کار روائی کے باهر قدم رکهنے کی مبادرت اس احتمال سے نهیں کرتے که مبادا کارخانه معرض خطر میں پڑجاے یهه بهی بیان کرنے کی بات هی که اگر کارخانه ساجهے کی پونجی سے قایم کیا جاے تو یهه لازم نهیں آتا که سارے کار کن اُس کارخانه کے خواہ مخواہ مقرری تنخواہ کے ملازم هوں بهت سے ایسے طریق هیں که اُنکے ذریعه سے کارکنوں کے نفع و نقصان کا تعلق خود کار خانه کی کامیابی یا عدم کامیابی کے ساتهه تهوڑا یا بهت پیوند کهاسکتا هی اپنی ذات کے لیئے آپ هی کلیه کام کرنے اور مقرری روزانه یا ماهانه یا سالانه اُجرت پر کام لینے کے درمیان میں ایک طویل سلسله اور بهی مختلف صورتوں کا وجود رکهتا هی حتی که معمولی صورتوں میں محنت کی جنمیں هنر کو چنداں دخل نهیں محنت کرنے والوں سے کام بانداز عدد یا کسی مقدار معین کے لیا جاتا هی اور خوبی اِس طریق کی اِتنی عیاں هی که صاحب تمیز کام لینے والے همیشه اُسکو اُس صورت میں اختیار کرتے هیں جب کام اِس طرح کا

ہو کہ اُسکے حصص معین کام کرنے والوں کو دینے ممکن ہوں اور ضرورت اُٹھانے تکلیف نگہبانی کی اِس خیال سے کہ کام نکما نہ بنے پیش نہ آوے ساجھے کے اور خانگی کارخانوں میں اکثر ایسا اِتفاق ہوتا ہی کہ منصرموں اور سربراہوں کی اغراض کو کارخانہ کے نفع و نقصان کے ساتھہ پیوند دینے کے خیال سے اُن کی اُجرت کا کچھہ قدر حصہ کارخانہ کے نفع سے بشرح فی صدی مقرر کیا جاتا ہی جو غرض نوکروں کی کارخانہ کی کامیابی کے ساتھہ اِس طرح پیوند پاتی ہی اُس کو ہر چند غرض سے مالک راس‌المال کے کچھہ نسبت نہیں ہی تاہم وہ نوکروں کو کچھہ قدر محتاط اور گر مجوش بنانے کے لیئے کفایت کرتی ہی اور جو یہہ نوکر ذکی اور سلیقہ شعار ہوں تو بہر حال وہ اُس خدمت سے زیادہ بہتر خدمت انجام دینگے جو مالکان راس‌المال اپنے آپ انجام دیتے ہیں جن فروع میں آخرکار یہہ قاعدہ اُجرت کا پھیل سکتا ہی چونکہ وہ باعث کفایت اور بہتری اہل مدینہ ہیں اِس لیئے اُن کے باب میں بعد ازیں بہر توجہہ کی جائیگی پس جیسا کہ بڑے کارخانوں کو چھوٹے کارخانوں کے ساتھہ مقابل کرنے میں ہم عموماً بیان کر آئے ہیں ظاہر ہی کہ جب رقابت بلا مزاحمت ہو تو اُس کے نتایج سے یہہ بات معلوم ہوسکتی ہی کہ واسطے کسی صورت مفروض کے خانگی اور ساجھے کے سرمایہ کی کارروائی میں سے کونسی کار روائی نافع و سار گار ہی کیونکہ جو کار روائی زیادہ با اثر اور باعث کفایت ہوگی وہی آخرکار ہمیشہ سستا بیچنے میں کامیاب ہوسکیگی *

۳ اِسمیں کچھہ شک نہیں کہ ممکن ہونا اِس امر کا کہ پیدایش کی چھوٹی میزان کی عوض میں بڑی میزان قایم کی جاے اول تو مانگ کی وسعت پر موقوف ہی کیونکہ بڑی میزان اُسی وقت نافع ہوتی ہی کہ کام مقدار میں زیادہ بنایا جاے اور کام اُسیوقت زیادہ بنایا جاتا ہی کہ یا تو مدینہ خود آباد اور مرفع‌الحال ہو یا شی مصنوعی کے غیر مدینوں

کو برآمد کرنے کا موقع عمل پیدایش کے طریق کے بدلنے میں اِس سے بڑي اعانت هوتي هی که راس‌المال مدینه روز در ترقي هو کیونکه جب مدینه کا راس‌المال هر سال مقدار میں بڑهتا جاتا هی تب هي اُسکي مقدار کثیر کسي کام میں لگنے کي طلب گار هوتي هی اور نیا کام نئے راس‌المال سے بهت جلد اور بآساني جاري هوسکتا هی به نسبت اِس کے که اُسکے جاري کرنے کے واسطے جاري کارخانوں سے راس‌المال کهینچا جاے طریق پیدایش کي تبدیلي اس سے بهي آسان هو جاتي هی که چند اشخاص مدینه کے هاتهه میں راس‌المال بمقدار کثیر موجود هو یهه سچ هی که تبدیلي طریق کے واسطے جتنا راس‌المال درکار هو وه ساجهے داروں کي چهوٹي چهوٹي رقموں کے ذریعه سے فراهم آسکتا هی مگر قطع نظر اِس سے که فراهم لانا راس‌المال کا اِس طریق سے محنت کے هر کام کے لیئے یکساں موافق نهیں هی اُس کا جمع آنا اُسي صورت میں ممکن هی که اهل مدینه میں بیوپار کي همت اور ساکهه زیاده هو اور یهه دونوں باتیں اوایل میں نهیں هوتیں وه تو اُسي وقت صورت ظهور کي پکڑتي هیں که کاروبار محنت ترقي پائے *

جن ملکوں میں مانگ اور منڈیوں کي کثرت هوتي هی اور همت بیوپار اور ساکهه یعني اعتبار کي افزوني اور راس‌المال هر سال بهت بڑهتا جاتا هی اور تهوڑے آدمیوں کے هاتهه میں بهت سا سرمایه فراهم هوتا هی وهاں عموماً هر قسم کي محنت کے کار خانوں میں ایک بعد دوسرے کے چهوٹي میزان سے بڑي میزان پر کام انجام پانے لگتے هیں اِنگلستان میں جهاں یهه تینوں باتیں جمع آئي هیں صرف دستکاري هي کے کارخانوں میں روز بروز وسعت راه نهیں پاتي بلکه جس مقام میں تعداد کافي خریداروںکي جمع آتي هی وهاں اِسغرض سے که کار خرده فروشي بڑي میزان پر انجام پاے دکانیں اور گوداموں کي کثرت هونے لگتي هی اور اُن کے مالک دیگر خرده فروشان قلیل‌البضاعت کي نسبت سے اپني اشیاء کو سستا بیچ

سکتے ہیں کچھہ تو اِس سبب سے کہ وہ اپنے کام کو نتحلیل محنت سے انجام دیتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ محنت یا ہنر سے کام نہیں لیتے اور کچھہ بلا اشتباہ باین وجہہ کہ بڑی میزان پر کام کے انجام دینے سے محنت میں بچت ہوتی ہی کیونکہ تھوڑے مال کے خریدنے میں جو وقت صرف ہوتا ہی اُس سے کچھہ زیادہ وقت بہت مال کے خریدنے میں صرف نہیں ہوتا اور نہ کچھہ زیادہ سعی کرنی پڑتی ہی بلکہ اجناس متعدد کی تھوڑی تھوڑی مقدار کے خرید کرنے میں جو وقت صرف ہوتا ہی اُس سے کم وقت میں بہت مال خرید ہوسکتا ہی *

یہہ تبدل، طریق صرف باعتبار پیدایش اور باعتبار اِس کے کہ محنت عمل میں بغایت با اثر ہو کلیہ نافع و سازگار ہی بعض صورتوں میں اُس سے ایک نوع کا نقصان بھی ہوتا ہی مگر معلوم رہے کہ یہہ نقصان عدم کفایت کو مشتمل نہیں ہوتا بلکہ اور اُمور کو جنکی طرف اشارت ہو چکی ہی اور جو اہل مدینہ کی حالت سے تعلق رکھتے ہیں چھوٹی میزان سے بڑی میزان کی طرف رجوع لانے میں بالفرض کچھہ ہی نقصان بر روے کار آتے ہوں مگر وہ بڑی میزان سے زیادہ بڑی میزان کی طرف رجوع لانے میں ظہور نہیں کرتے *

جب چھوٹے چھوٹے خود سر پیدا کرنے والوں کے طریق کار روائی پر کسی کارخانہ میں عمل در آمد ہونا ممکن نہو یا اُسکی عوض دوسرا طریق جاری ہوگیا ہو اور ایک شخص واحد کے ہاتھہ کے تلے بہت سے کاریگروں کے کام کرنے کا طریق قایم ہوگیا ہو تو ایسی صورت میں میزان پیدایش کو وسیع کرنا سراسر باعث منفعت ہی مثلاً ظاہر ہی کہ اگر بجاے متعدد کمپنیوں کے ایک ہی کمپنی کل شہر میں لندن کے گاز کی روشنی اور پانی پہونچانے کا کام انجام دے تو محنت میں بڑی بچت ہوگی اگر دو کمپنی ہوں تو بھی دوھرے ملازم ہر قسم کے رکھنے پڑینگے بخلاف اِسکے اگر ایک کمپنی ہو تو غالب ہی کہ وہ بہ اسنادیت چند

افزودہ ملازموں کے سارے کام کو اُسی خوبی سے انجام دے سکیگی جس خوبی سے دو جداگانہ کمپنیاں انجام دینگی قطع نظر ملازموں کے بصورت ہونے دو کمپنیوں کے دوہری کلیں اور عمارتیں اور نل وغیرہ درکار ہونگے بصورت ہونے ایک کمپنی کے وہ سستے نرخ پر کام آب رسانی اور چراغاں کا انجام دے سکتی ہی اور باوجود ارزانی نرخ کے نفع اتنا ہی پیدا کر سکتی ہی جتنا دو کمپنیوں کی صورت میں پیدا ہوتا ہی اگر کمپنی نرخ بھی نہ گھٹائے تو بھی اہل مدینہ باعتبار مجموع فائدہ سے رہینگے کیونکہ اہل کمپنی بھی تو اہل مدینہ ہی سے ہوتے ہیں طالبان آب و روشنی تو پہلی ہی شرح ادا کرینگے مگر حصہ‌داران کمپنی کو زیادہ نفع ہوگا *

یہہ سمجھہ لینا کہ کمپنیوں کی رقابت کی جہت سے قیمت اشیا کی براے دوام گھٹی رہتی ہی غلطی ہی کیونکہ جب رقیب تھوڑے ہوتے ہیں تو وہ آخر کار اِس امر پر اتفاق کر لیتے ہیں کہ رقابت سے قیمت نہ گرائیں اور جو کوئی نیا رقیب پیدا ہوتا ہی تو اُسکے بیٹھا دینے کے لیئے وہ سستا بیچنے لگتے ہیں مگر جب وہ اپنے پانوں جما لیتا ہی تو یہہ اُس سے بھی معاملہ کر لیتے ہیں پس جو کام اپنی ذات سے حق میں مدینہ کے جلیل ہو اور کفایت سے اُسی صورت میں انجام پا سکتا ہو کہ اتنی بڑی میزان پر انجام دیا جاے کہ دوسروں کو اُسکے سرانجام کا حوصلہ نہ رہے تو قایم رکھنا متعدد پر خرچ کارخانوں کا واسطے انجام دلانے اُس کام کے گویا اہل مدینہ کے سرمایہ کو فضولی میں ضائع کرنا ہی ایسے کام کو داخل فرایض سرکار قرار دینا عین مصلحت ہی اور جو سرکار اُسکو آپ بہ کفایت انجام نہ دے سکے تو اُسے چاہیئے کہ وہ اُسکو کلیۃ کسی ایسی کمپنی کو سپرد کر دے جو عوام کے لیئے اُسی کفایت سے انجام دے مثلاً جن دو مقاموں کے بیچ میں ریلوے جاری ہو اُنھیں کے بیچ میں دوسرے ریلوے کے بنانے سے جو نقصان کثیر راس‌المال اور زمین کا

ہوتا ہی اول تو وہ ہي کسي کو پسند نہیں دوسرے جس اسلوبي سے ایک کارخانہ کام کو انجام دے سکتا ہی اُس سے زیادہ اسلوبي سے دو کارخانہ انجام نہ دے سکینگے اور اگر دوسرا کارخانہ جاري بھي ہوا تو غالب ہی کہ کچھہ دنوں کے بعد دونوں ایک ہو جائینگے پس سرکار کو لازم ہی کہ ایک ہي ریلوے بنانے کي اجازت دے اور کسي حال میں بجز ضرورت شدید کے اُسکي نگراني سے کنارہ کش نہو *

۴ کشتکاري کے کام میں بڑي میزان پیدایش کي نافع ہی یا چھوٹي یہہ معاملہ عام معاملہ سے چھوٹے اور بڑے کارخانجات دستکاري کے بالکل مختلف ہی اور وہ جداگانہ بنیاد پر قایم ہوتا ہی اُسکي کیفیت مدني اور اُسکے دخل کو تقسیم دولت میں ہم بعد ازیں بیان کرینگے یہاں صرف اُسکے اثر کو باعتبار پیدایش کے بیان کرتے ہیں واضحرہے ناظرین اوراق رہے کہ جسقدر عملہاے دستکاري میں باعتبار پیدایش کے خوبي اور سودمندي بڑي میزان کي ثابت ہوئي ہی اُتني عملہاے کشتکاري میں ثابت نہیں ہوتي ہم اوپر بیان کرآئے ہیں کہ عملہاے کشتکاري میں تحلیل محنت کي گنجایش کم ہی اسمیں شک نہیں ہی کہ ایک ہي آدمي گردآوري مواشي اور خرید و فروخت کے کام اور تردد زمین کي نہیں کرسکتا ہی مگر اس سے زیادہ کشتکاري میں محنت کي تحلیل نہیں ہوسکتي کشتکاري کے کام میں جو معونت ہوسکتي ہی وہ صرف معونت مفرد ہی یعني بہت سے آدمي ایک ہي کام کو ایک ہي مقام اور ایک ہي زمانہ میں انجام دینے کے اندر ایک دوسرے کي مدد کرسکتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہہ معونت اُتني ضخیم نہیں ہی جتني اور لوگ اُسکو تصور کرتے ہیں کیونکہ اگر بہت سے آدمي باتفاق ایک ہي کھیت کو جوتیں یا اُس میں تخم ریزي کریں یا بصورت نہونے کسي ضرورت شدید کے اُسکو کاٹیں تو اس سے کوئي فائدہ خاص مترتب نہوگا اِن کاموں کے انجام دینے کے لیئے جتني معونت درکار ہی اُسکےلیئے ایک ہي کنبے کے آدمي کفایت کرسکتے

هیں اور جن کاموں کے انجام دینے کے لیئے واقعي مردمان متعدد کي اعانت درکار هوتي هی اُنمیں بشرط چهوتے هونے کهیتوں کے اعانت مطلوبه کے سرانجام هو جانے میں چنداں دقت پیش نهیں آتي کهیتوں کو بهت چهوتا چهوتا کردینے کے سبب سے پیدا کرنیکي قوت بهت ضایع جاتي هی مگر یهه صورت اُسي وقت پیش آتي هی که تقسیم زمین کي بدرجه غایت کیجاے اور کاشتکار کے پاس اتني زمین نهو که اُسکا سارا وقت اُسکے تردد میں صرف هو جن اصول پر کارخانهاے دستکاري بڑهائے اور وسیع کیئے جاتے هیں اُنهیں کے بموجب کهیتوں کو بهي اس غایت تک بڑهانا چاهیئے که کاشتکاروں کا سارا وقت اُن کے تردد اور سربراهي میں صرف هو اور اپنے آلات اور مواشي اور افراد کنبے کي استعانت سے جتنا پیدا کرسکتے هیں اُس کي مقدار میں بوجهه کم هونے زمین کے نقصان راه نه پائے مگر وسعت ایسے کهیتوں کي چنداں بڑي نهیں هوتي بڑے کاشتکار کو عمارات اور آلات کے خرچ میں بچت هوتي هی کیونکه بهت مویشي کو ایک مکان میں رکهنے کے اندر خرچ کم پڑتا هی به نسبت اِسکے که تهوڑے تهوڑے مواشي کو مکانات متعدد میں رکها جاے چهوتا کاشتکار قیمتي آلات پر کشتکاري کے دسترس نهیں رکهه سکتا مگر آلات کشتکاري کے گو عمده بهي هوں اکثر چنداں گراں قیمت نهیں هوتے اور جو گراں قیمت هو اُسکو چند کاشتکار شراکت میں مهیا کرسکتے هیں یا کوئي اهل راس المال آله مذکور کو بکرایه اُنکو دیسکتا هی بڑے کاشتکار کو به نسبت چهوتے کاشتکار کے خرچ باربرداري میں کفایت هوسکتي هی کیونکه تهوڑي جنس کو کهیت سے بازار تک یا بازار سے کهیت تک پهونچانے میں جو خرچ پڑتا هی اُتنے هي یا اُس سے کچهه قدر زیاده خرچ سے مقدار کثیر اجناس کي ایک جگهه سے دوسري جگهه نقل هوسکتي هی اور اِس کے علاوه جب کوئي جنس بمقدار کثیر مول لیجاتي هی تو کچهه قدروارے سے ملتي هی پس اِن جمیع مدات سے بچت کي ایک رقم پیدا هوگي مگر وه کسي حال میں ایک رقم کثیرالمقدار نهوگي ایک صاحب جنکو کشتکاري کے

کام میں بہت تجربہ حاصل تھا اور جنہوں نے اصلاحیں بکامیابی تمام زمین میں کي تھیں لکھتے ھیں کہ ھمارے نزدیک جن کاشتکاروں کے پاس دس بارہ بیگھہ زمین ھو وہ بہ آسودگي اپني بسر کرسکتے ھیں اور جتنا زیادہ لگان کوئي اور کاشتکار اداکرے اُتنا وہ بھي دیسکتے ھیں وہ یہہ بھي فرماتے ھیں کہ جس چھوتے کاشتکار کے پاس اپنے گھر کا ھل ھو اور جو بذات خود اپني زمین کا تردد کرتا ھو اگر وہ بدل بدل کر مناسب فصل بوئے اور اپنے مواشي کو اپنے گھر میں چرائے تو وہ اپني جنس کو بڑے کاشتکار کي نسبت سے سستا بیچ سکیگا اور وہ شرح لگان کي دیسکے گا جو بڑے کاشتکار سے ادا نہوسکیگي *

انگلستان میں جس کرسان کے پاس چودہ پندرہ سو بیگھہ زمین ھرتي ھی وہ شریف کرسان کہلاتا ھی اور اُسکو ایک گھوڑا اور ایک بگي رکھني پڑتي ھی اور شاید مزدوروں کي گردآوري کے لیئے اُسکو ایک گردآور یا منصرم بھي رکھنا پڑے کیونکہ اِس میں شک نہیں کہ وہ بذات خود اُن مزدوروں کي سربراھي نہیں کرسکتا جو چودہ پندرہ سو بیگھہ پر زمین کے کام کرتے ھوں بعد بیان کرنے چند اور باتوں کے صاحب موصوف لکھتے ھیں کہ علاوہ اِن مدات خرچ کے جن سے چھوتے کاشتکار آشنا نہیں بڑے کاشتکار کو خرچ کثیر پہونچانے بیج و کھاد کا گھر سے کھیت تک بفاصلہ بعید اور نقل کرنے پیداوار زمین کا کھیت سے گھر تک اُتھانا پڑتا ھی اور ظاھر ھی کہ ایک ھي گھوڑا اُتني زمین کي پیداوار کو کھاجاے گا جتني زمین کي پیداوار واسطے بسر ایک کاشتکار اور اُس کي بي بي اور دو بچوں کے کفایت کرتي ھی قطع نظر اِس سے بڑا کاشتکار اپنے مزدوروں کو کہتا ھی کہ تم اپنے کام پر جاؤ بخلاف اِس کے جب چھوتے کاشتکار کو مزدوروں کے ملازم رکھنے کي ضرورت پیش آتي ھی تو وہ اُن سے کہتا ھی کہ آؤ میرے ساتھہ کھیت کو چلو اور اِن دونوں صورتوں میں جو فرق ھی اُسکو صاحبان نکتہ فہم خودھي سمجھہ سکتے ھیں *

چھوٹے کھیتوں کے جو نقصان اکثر لوگوں نے بیان کیئے ہیں اُن میں سے ایک یہہ ہی کہ چھوٹے کھیتوں پر اُتنی مواشی پرورش نہیں پاسکتی جتنے بڑے کھیتوں کی زمیں پر کہ وسعت میں چھوٹے کھیتوں کی زمین کے برابر ہو پرورش پاتی ہی یعنی اگر سو بیگھہ کے کھیت پر بیس چاروا پرورش پائینگے تو دس بیگھہ زمین پر دو چاروا پرورش نہیں پاتے اور کمی مواشی کے سبب سے کھاد کی اتنی قلت ہوتی ہی کہ چھوٹے چھوٹے کھیتوں کی زمین ہمیشہ کم پیداوار ہوجائیگی مگر حین مشاہدہ دریافت ہوجائیگا کہ کھیتوں کے وسعت میں کم ہوجانے سے یہہ صورت نقصان کی اُسی وقت پیش آئیگی کہ اراضی ایسے کم مایہ کاشکاروں کے ہاتھہ لگے کہ وہ موافق مقدار اپنے کھیت کے مواشی نہ رکھہ سکیں چھوٹا کھیت اور کم مواشی رکھنے والا کھیت کلمات مترادف نہیں ہیں تاکہ ان دونوں صورتوں مذکورالصدر کا مقابلہ براہ واجبی کیا جاوے ہمکو یہہ بھی فرض کرنا چاہیئے کہ جتنا راس‌المال بڑے کاشتکار کے پاس ہوتا ہی اُتنا ہی چھوٹے کاشتکاروں میں حصہ رسد تقسیم ہی جب تقسیم راس‌المال کی یہہ صورت ہوگی اور مواشی کو تھان پر غذا دینے کے طریق پر عمل تو تجربہ سے معلوم ہوجائیگا کہ چھوٹے کھیتوں کی کار روائی کا طریق بجاے اس کے کہ مانع افزایش تعداد مواشی ہو قطعی اُس کی افزایش کا سبب ہوتا ہی جیسا کہ ملک فیلبنڈرز میں دیکھنے میں آتا ہی کہ وہاں چھوٹے کھیتوں میں مواشی اور کھاد کی بڑی افراط ہی حتی کہ دیکھنے والوں کو یہہ کثرت باعث حیرت اور تعجب ہوتی ہی † *

---

† واضح راے ناظرین اوراق ہو کہ انگلستان میں کرسان فقط کھیتی ہی نہیں کرتے بلکہ مویشی بھی پالتہ ہیں اور اُن کی خرید و فروخت سے روپیہ پیدا کرتے ہیں اُس ملک میں زمین سرکار کی نہیں ہی زمینداروں کی ہی کرسان زمینداروں سے زمین لیتہ ہیں اور اُس کے عوض میں لگان دیتے ہیں بعض کرسان فقط کھیتی کرتے ہیں بعض کھیتی بھی کرتے ہیں اور مویشی بھی پالتے ہیں اور مواشی کے واسطے غذا

بے مایہ تھوڑي زمین کے تردد کرنے والوں کي کار روائي میں بمقابلہ مالدار کاشتکاروں کي کار روائي کے اگر کبھي کچھہ نقصان ھو تو وہ کمي علم و ھنر کو عموماً مشتمل ھو سکتا ھی مگر عمل درآمد میں عموماً ایسي کمي علم و ھنر کي پائي نہیں جاتي . کیونکہ تجربہ سے ظاھر ھی کہ ممالک اٹلي اور فیلینڈرز میں جہاں طریقہ چھوٹے کھیتوں کي کار روائي کا جن کو بے مایہ کاشتکار تردد کرتے ھیں جاري ھی وھاں انگلستان سے کہیں پہلے اچھي کشتکاري نے وجود پایا تھا اور شاید بنظر مجموع وھاں ساري دنیا سے بہتر کشتکاري وجود رکھتي ھی جو ھنر بلا دستگاہ علمي کے روزانہ مشاھدات اور تجارب سے حاصل ھوسکتا ھی وہ کم مایہ کاشتکاروں کو بہت حاصل ھوتا ھی مثلاً جن ملکوں میں انگور کي بہترین قسم پیدا ھوتي ھی وھاں کے کرسانوں کو جو علم از روے روایت اُس کي کاشت کا حاصل ھی وہ نہایت باعث استعجاب ھوتا ھی البتہ یہہ بات تو ھی کہ ایسے ملکوں میں اُصول عامہ علم کے قایم نہیں کیئے جاتے اور وھاں کے لوگوں میں بذریعہ جاري کرنے نئي تراکیب کي اصلاحوں کے برروے کار لانے کي ھمت بھي کچھہ قدر کم ھوتي ھی اور نہ وھاں کے لوگوں کو اس امر کے وسیلہ حاصل ھوتے ھیں کہ وہ نئي تراکیب کي آزمایش کریں کیونکہ ایسا بہت کم اتفاق ھوتا ھی کہ بجز دولتمند زمینداروں اور سرمایہ داروں کے کوئي اور نئي تراکیب کي آزمایش بحصول تمتع کرسکے اور نہ چھوٹے کرسانوں سے یہہ اُمید ھو سکتي ھی کہ وہ عموماً ایسي با قاعدہ اصلاحیں برروے کار لائینگے جن کا عمل ایک ھي زمانہ میں بڑے قطعات

کھیت سے پیدا کرتے ھیں اور اُن کو تھان پر چراتے ھیں جن کھیتوں کي زمین قابل زراعت ھوتي ھی اُن پر مواشي اس کثرت سے ھوتي ھے کہ دیکھنے والے کو جسے غذا پیدا کرنے کے طریق کے حال سے اطلاع نہیں حیرت ھوتي ھی جو گائے تھان پر غذا پاتي ھی وہ بہ نسبت اُس گائے کے کہ فقط کھیت میں گھاس چرے زیادہ دودھ دیتي ھی اور اس دودھ سے مکھن بھي زیادہ نکلتا ھی اور بیس بائیس بیگھہ کا کرسان بآساني چار پانچ گائے پال سکتا ھی

پر زمین کے مثل تدابیر آبپاشي وغیرہ کے ہوتا ہی یا جن میں بدیگر وجوہ واقعي اس امر کي ضرورت ہی کہ بہت سے مزدور ملکے کام انجام دیں گو یہہ بات نہیں ہی کہ اُن میں ایسے کاموں کے انجام دینے کے لیئے ایسا اتفاق مطلق نہوتا ہو بلکہ اُمید ہوسکتي ہی کہ جتني فہم و فراست اُن میں زیادہ نشوونما پائیگي اُتنا ہي اس اتفاق کے کرنے کا میل اُنمیں زیادہ ہوگا ان نقصانوں کے سامنے اُس گرم جوشي کو بکار محنت مقابل کرنا چاہیئے جو بصورت حسب دلخواہ ہونے صیغہ قبض و تصرف زمین کے ظہور کرتي ہی اور جو کسي اور صورت میں طریقہ کشتکاري کے ظاہر نہیں ہوتي اور جو لوگ شہادت دینے کے قابل ہیں اُن کي گواہي اس باب میں بلا اختلاف ہی چھوٹے چھوٹے کھیتوں کي کارروائي کے طریق کے فائدہ کا قیاس براہ واجبي ہم اُس صورت میں نہیں کرسکتے جہاں کاشتکار صرف جوتا ہو اور جوت کا اختیار بھي شرایط مقرري پر نرکھتا ہو یعني جتنے بڑے لگان دینے کي گنجایش ہو وہ مالک زمین لیتا ہو اس مُعاملہ کو سمجھنے کے لیئے اُس صورت پر نظر ڈالني چاہیئے جہاں کاشتکار یا تو خود مالک زمین ہو یا مالک نہو تو کاشتکار موروثي تو ہو یعني جہاں پیداوار اور قیمت زمین کے بڑھانے میں جو محنت کیجاتي ہی اُس سے یا تو کلیہ یا جزیہ خود کاشتکار اور اُسکي اولاد فائدہ اُٹھاتي ہو دوسرے مقام پر ہم اِس معاملہ فخیم کو صیغہ ہاے قبض و تصرف زمین کے بہ تفصیل بیان کرینگے اور اُسي وقت ازروے شہادت بتلاوینگے کہ چھوٹے چھوٹے کاشتکار جو مالک زمین بھي ہوں کتني حیرت انگیز محنت کیا کرتے ہیں یہاں صرف اِتنا بیان کرنا کفایت کرتاہی کہ اُس مقدار کثیر پر خام پیدا وار کے نظر ڈالني چاہیئے جو مزدوران انگلستان باوجود نرکھنے حقوق دایمي کے زمین مزروعہ پر اپنے جوت کي زمین قلیل المقدار سے پیدا کرتے ہیں یہہ پیداوار اتني کثیرالمقدار ہوتي ہی کہ اُسکے سامنے بڑے کرسان کي پیداوار کو کچھہ نسبت نہیں ہوتي بڑا کرسان نہ اِتني زمین سے اُتني پیداوار

پیدا کرتا هی اور نه اُتني پیدا کرنیکي اُسکو غرض هوتي هی اور میرے نزدیک یهي هی سبب حقیقي اِس امر کا که واسطے حصول نفع کے بڑي زراعت میں روپیه لگانا عموماً زیاده سود مند هی کیونکه جس زمین پر بڑا مستاجر قابض هوتا هی اُس کے لگان کي شرح ایک لحاظ میں اُتني بڑي نهیں هوتي جتني چهوٹے کاشتکار کي زمین کي اور اُس زمین پر محنت بهي اُتني زیاده نهیں کي جاتي جتني چهوٹے کاشتکار کي زمین پر کي جاتی هی اور کمي محنت کي یهه وجهه نهیں هوتي که عمل باتفاق یعني معونت کي جهت سے اُسکي مقدار میں کفایت هوتي هی بلکه اِس لیئے که تهوڑي محنت سے بمناسبت خرچ کے زیاده عوض ملتا هی یهه نهیں هوسکتا که کوئي آدمي اُجرت پر محنت کرنے والوں کو اِس خیال سے خاطر خواه اُجرت دے که وه مثل مزارع یا تهوڑي زمین رکهنے والوں کے اُتني دل جان سے محنت کرینگے جتني که یهه لوگ یعني تهوڑي زمین والے بهت خوشي سے اُس صورت میں کرتے هیں که جب اُنکو یهه اُمید هوتي هی که هم اپني محنت کے ثمره سے کلیه تمتع اُٹهاوینگے تاهم جو محنت اُجرت پانے والے کرتے هیں وه غیر پیداوار نهیں هوتي وه بهر حال پیداوار خام کي افزوني کا باعث هوتي هی اور باوجود یکساں هونے علم و هنر کے بڑے مستاجر کو زمین سے اُتنا عوض نهیں ملتا جتنا چهوٹے زمیندار یا چهوٹے مستاجر کو جو محنت کرنے کي غرض کافي رکهتا هو ملاکرتا هی اُسکا عوض گو کم هوتا هی مگر اِسکے ساتهه یهه بهي تو هی که اُسکو نسبتاً کم محنت صرف کرني پڑتي هی اور چونکه اُسکو اپنے مزدوروں کو اُجرت دیني پڑتي هی اِس لیئے وه زیاده مزدوروں سے کام نهیں لیتا هرچند چهوٹے چهوٹے کهیتوں کے طریقه کي صورت میں زمین سے زیاده پیدا هوتا هی اور هرچند بوجهه صدر ایسے انتظام کي صورت میں ملک زیاده آدمیوں کي پرورش کرسکتا هی مگر اِنگلستان کے مصنف عموماً یهه بات فرض کرلیتے هیں که بکري پیداوار یعني وه فاضل مقدار پیداوار کي

جو بعد پرورش مزارع کے بچ رهتي هی ایسے نظام کي حالتمیں تهوڑي هوتي هی اور اِس لیئے تعداد اُن لوگوں کي جو کارهاے دستکاري و تجارت و جهاز راني و حفاظت ملک و تعلیم و تدریس و نوشتخواند و مهمات ملکي و مالي وغیرہ کو انجام دیں اور جنکي پرورش کا حصر اسي پس انداز پر هی لامحالہ زیادہ نہیں هوسکتي پس قطع نظر حالت سے کاشتکاروں کي مدینہ لامحالہ باعتبار ارکان اعظم سطوت و قوت ملکي کے اور بہت سي باتوں میں باعتبار فراغ بالي لوگوں کے کم مایہ هوگا مگر واضح راے ناظرین اوراق رهے کہ اِن صاحبوں نے اِس امر کو بلا خوض کامل کے فرض کرلیا هی اِس میں کچهہ شبہہ نہیں کہ کشتکاري کي چهوٹي میزان کے طریقہ میں نسبت بڑي میزان کے طریقہ کے مدینہ کي وہ آبادي جو کاشتکاروں کو مشتمل نہیں هوتي آبادي سے کاشتکاروں کے کم هوتي هی مگر کم هونا اُس کا بجاے خود یعني بلا لحاظ نسبت کے نتیجہ لازمي نہیں هی یعني اگر مجموع آبادي کاشتکاروں اور غیر کاشتکاروں کا بڑا هو تو ممکن هی کہ وہ جزو اُس کا جو غیر کاشتکاروں کو مشتمل هی باعتبار خود عدد میں بڑا هو مگر باعتبار یعني بمناسبت کل آبادي کے کم اگر خام پیداوار زیادہ هو تو هوسکتا هی کہ بکي پیداوار باعتبار خود زیادہ هو مگر بمناسبت کل پیداوار کے کم باوجود اِس کے وینگ فیلڈ صاحب اِن دونوں تصورات کو کہ جداگانہ هیں مخلوط کردیتے هیں حساب کیا گیا هے کہ ملک فرانس میں کل آبادي میں سے دو ثلث کاشتکار هوتے هیں اور انگلستان میں زیادہ سے زیادہ ایک ثلث اِس صورت میں چونکہ ملک فرانس میں دو کاشتکاروں کي محنت سے صرف تین آدمیوں کي غذا طیار هوتي هی اور انگلستان میں اُنهیں دو کي محنت سے چهہ آدمیوں کي اِس سے وینگ فیلڈ صاحب یہہ نتیجہ نکالتے هیں کہ کشتکاري انگلستان کي بہ نسبت کشتکاري ملک فرانس کي اِس وجہہ سے دو چند پیدا کرتي هی کہ عمل باتفاق یعني معونت کے ذریعہ سے طریقہ مستاجریہ

میزان کبیر اپنے عمل میں زیادہ با اثر هی لیکن اول تو اِن واقعات کے بیان هي میں مبالغہ هی کیونکہ ملک انگلستان میں دو آدمیوں کي محنت سے چھہ آدمیوں کي غذا پیدا نہیں هوتي باینوجهہ کہ وهاں غیر ملکوں سے غلہ کچھہ کم نہیں لایا جاتا اور ملک فرانس میں‌بهي دو آدمیوں کي محنت تین آدمیوں کي غذاسے زیادہ پیدا کرتي هی کیونکہ اِن تین آدمیوں کي غذا کے علاوہ محنت مذکور گاہ گاہ غیر ملکوں کے خرچ کے لیئے سن اور ریشم اور نیل اور تماکو اور شکر پیدا کرتي هی اور یہہ اجناس انگلستان میں کلیہ غیر ملکوں سے لائي جاتي هیں ملک فرانس میں جتني لکڑي عمارات وغیرہ کے کارخانوں میں صرف هوتي هی وہ اُسي ملک کي پیداوار هوتي هی بخلاف اس کے انگلستان میں وہ اور ملکوں سے لائي جاتي هی ملک فرانس میں جو بڑي سے بڑي آگ جلانے کي چیز هی اُس کا سرانجام کرنا اور فروخت کي جگہہ تک پہنچانا کاشتکاروں کا کام هی انگلستان میں جو آدمي اِس کام کو انجام دیتے هیں وہ کاشتکاروں کے جرگہ میں داخل نہیں *

مسود اوراق چرسوں اور اُون وغیرہ اجناس کو حساب میں نہیں لیتا کیونکہ یہہ جنسیں دونوں ملکوں میں برابر پیدا هوتي هیں اور علی‌هذاالقیاس شراب انگوري و برانڈي کو جو خود ملک فرانس کے اندروني خرچ کے واسطے بنائي جاتي هیں کیونکہ اُن کے مقابل انگلستان میں بیر وغیرہ اقسام شرابوں کي اُسي غرض سے بنائي جاتي هیں انگلستان سے وهاں کے خاص اقسام کي شرابوں کا نکاس نہیں هوتا بخلاف اِس کے ملک فرانس سے شراب انگوري و برانڈي سارے ملکوں کو روے زمین کے برآمد کي جاتي هی راقم پهلوں اور انڈوں اور دیگر اجناس کا جو برآمد هوتي هیں ذکر نہیں کرتا مگر اِس خیال سے کہ یہہ اسباب کمي براہ غیر واجبي سنگین تصور نہ کیئے جائیں هم اُنسے قطع نظر کرکے صرف قول مذکورالصدر پر بحث کرتے هیں یعني فرضکرو کہ فی‌الحقیقت

انگلستان میں دو آدمي چھہ آدمیوں کي غذا پیدا کرتے هیں اور ملک فرانس میں آسي کام کے انجام دینے کے واسطے چار آدمیوں کي ضرورت هوتي هی پس هم پوچھتے هیں که اِس سے کیا یہه امر لازم آتا هی که انگلستان کو زیادہ پس انداز پر واسطے پرورش اُن لوگوں کے جو کاشتکار نہیں هیں دست رس هوگي جواب میں هم کہتے هیں که یہه امر لازم نہیں آتا اِسکا صرف یہه نتیجه هوسکتا هی که ملک کي کل پیداوار میں سے انگلستان اِس کام میں بجاے ایک ثلث کے دو ثلث صرف کرسکتا هی فرض کرو که ملک فرانس کي کل پیداوار انگلستان کي پیداوار سے دوني هی تو ظاهر هی که وهاں کي کل پیداوار کا پس انداز جو ایک ثلث هی انگلستان کي پس انداز کي مقدار میں که دو ثلث هی برابر هوگا یعني اگر کل پیداوار کو انگلستان کے نوے کے عدد سے تعبیر کریں تو ملک فرانس کي کل پیداوار ایک سو اسي هوگي دو ثلث نوے کا یعني ساتھہ ایکسو اسي کے ایک ثلث کے برابر هی یعني پس انداز دونوں ملک کا برابر هوگا دونوں ملک کي پیداوار میں شاید دونے کي نسبت نہو شاید صورت واقعي یہه هو که ملک فرانس میں بوجہه زیادتي جہد و سعي کے جو وهاں کي کاشتکاري کے طریقه میں کي جاتي هی اُتني هي زمین سے بارہ آدمیوں کي غذا پیدا هوتي هی جتني زمین سے انگلستان میں چھہ آدمیوں کي اور جو نفس‌الامر میں ایسا هوتا هو تو گو ملک فرانس میں آتھہ آدمیوں کي محنت سے بارہ آدمیوں کي غذا پیدا هوگي اور انگلستان میں دو آدمیوں کي محنت سے چھہ آدمي پرورش پائینگے تا هم دونوں ملکوں میں تعداد اُن ادمیوں کي جو کھیتي نکریں اور اَور کاموں میں مصروف هوں یکساں رهیگي راقم یہه نہیں کہتا که صورت واقعي یہي هی راقم جانتا هی که باعتبار کل اوسط پیداوار في بیگھہ ملک فرانس کي به نسبت اوسط پیداوار في بیگھہ ملک انگلستان کے بہت کم هی اور بمناسبت وسعت اور زر ریزي دونوں ملکوں کے انگلستان میں غیر کاشتکاروں

کي آبادي بہت زيادہ مگر بالتحقيق جو سادہ پيمانہ وينگ فيلڈ صاحب نے مقرر کيا هی اُس سے اِس عدم مناسبت مقدار کا انداز نہيں کرسکتے يونائٹڈسٹيٹس يعني ممالک متفقہ امريکا ميں حال کي خانہ شماري سے يہہ بات پائي گئي هی کہ وهاں هر پانچ گھروں ميں آبادي کے چار گھر کاشتکاروں کے هوتے هيں پس اگر پيمانہ وينگ فيلڈ صاحب کا صحيح مانا جاے تو يہہ کہہ سکتے هيں کہ ملک مذکور ميں محنت کاشتکاري بمناسبت محنت کاشتکاري ملک فرانس کے اور بهي کم پيدا کرتي هی *

باعتبار کل ملک کے فرانس کي کاشتکاري واقعي کچهہ قدر غير کامل هی مگر اس ميں کسي سبب خاص کو اتنا دخل نہيں هی جتنا غالباً اِس امر کو کہ وهاں کے لوگوں کي لياقت اور چستي کاروبار محنت کا اوسط کم هی اور جو يہہ بهي تسليم کر ليا جاے کہ کهيتوں کے بہت چهوٹا چهوٹا هونے کو اُس ميں کچهہ قدر دخل هی تو اِس سے يہہ ثابت نہيں هوتا کہ ميزان صغير کي مستاجري کا طريقہ سودمند نہيں هی وہ صرف يہہ بات کہ ايک امر واقعي هی ثابت کرتا هی کہ ملک فرانس ميں قطعات زمين کے جو مستاجروں کو ديئے جاتے هيں بہت هي چهوٹے هوتے هيں اور تعداد ميں بے شمار اور متفرق و پريشان ابتک اِس امر کا تصفيہ نہيں هوا کہ باعتبار پکي پيداوار کے بڑي يا چهوٹي ميزان کا طريقہ خصوصاً جب چهوٹا مستاجر مالک زمين بهي هو نافع هی في الحال اِس معاملہ کي نسبت معتبر اور مستند لوگوں کي راے ميں اختلاف هی اهل انگلستان ميزان کبير کے طرفدار هيں اهل فرانس و ديگر اقوام فرنگستاني کي راے دوسرے طريقہ کے رجحان کي طرف جهکتي هی پروفيسر رو صاحب کہ اهل فن ميں سے بڑے نامي اور معتبر هيں يہہ مسئلہ قايم کرتے هيں کہ چهوٹے چهوٹے اوسط درجہ کے کهيتوں سے صرف پيداوار خام هي زيادہ حاصل نہيں هوتي بلکہ پکي پيداوار بهي زيادہ حاصل هوتي هی گو کہ اُن کے نزديک هونا کچهہ قدر بڑے مالکان اراضي

کا واسطے بر روے کار لانے اِصلاحوں کے ضروریات سے ھی مگر راقم کے نزدیک پیسی صاحب کی راے اسباب میں بہت صائب اور متین ھی وہ ھمیشہ متعلق پکی پیداوار کے ارشاد کرتے ھیں کہ غلے اور چارہ کے لیئے بڑی میزان نافع ھی اور جن چیزوں کے پیدا کرنیکے لیئے زیادہ محنت اور توجہہ کرنی پڑتی ھی اُنکی زراعت کیواسطے چھوٹی میزان باعث انتفاع ھی اور ان چیزوں میں وہ سواے انگور اور زیتون کے جنکے ایک ایک درخت پر محنت مزید کرنی پڑتی ھی بہت سی ترکاریوں کو مثل مٹر اور لوبیا اور آلو اور اروی اور ادرک وغیرہ کے اور ایسے نباتات کو جنسے مصالحہ دستکاری کا طیار ھوتا ھی داخل کرتے ھیں غرضکہ بموجب قول جمیع معتبر مصنفوں کے چھوٹے چھوٹے کھیت واسطے بافراط پیدا کرنے چھوٹے چھوٹے اقسام پیداوار کشتکاری کے نافع ھیں یہہ بات ظاھر ھی کہ جو محنت کرنے والا اپنی اور اپنے کنبے کی ضرورت سے زیادہ غذا زمین سے پیدا کرتا ھی وہ اُن لوگوں کی پرورش کے وسایل کی افزونی کا باعث ھوتا ھی جو کھیتی نہیں کرتے بالفرض جو اُس کی پیداوار کا پس انداز اتنا ھی ھو کہ اُس سے وہ صرف اپنے اور اپنے کنبے کے لیئے کپڑا بہم کرسکے تو بھی کپڑا بنانے والے جو مزارع نہیں ھیں اُس کی پیدا کی ھوئی غذاء زاید سے پرورش پائینگے پس ھر کھیتی کرنے والا کنبا جو اپنی حاجات ضروری کا سامان پیدا کرتا ھی وہ پکی زراعتی پیداوار میں ملک کی افزونی کرتا ھی اور یہی ھی حال ھو آدمی کا جو اپنے وطن کی زمین پر محنت کرکے کچی پیداوار ملک میں بمناسبت اپنی کھائی ھوئی غذا کے زیادہ افزونی کرتا ھی اِس امر میں ھنوز جاے گفتگو ھی کہ آیا اُن اضلاع فرنگستانی میں بھی کہ جہاں اراضی بہت ھی چھوٹے حصوں میں تقسیم ھوئی ھی اور جہاں مالکان اراضی خود اپنی ذات سے کھیتی کرتے ھیں افزونی تعداد مزارع کی اوپر زمین مذکور کے اِس غایت کے قریب پہنچی ھی یا نہیں قریب پہنچنا تو محال ھی یہہ کہیئے کہ ھنوز اُس سے کچھہ قدر دور رھی ھی یا نہیں واسطے ثبوت اِس امر کے شہادت واقعی موجود ھی کہ ملک فرانس

میں جہاں سب مانتے ہیں کہ اراضي بہت هي چھوٹے حصوں میں تقسیم هوئي هی کثرت مزارعین کے اِس درجہ پر پہنچنے سے بہت بعید هی کہ اُس کي جہت سے آبادي غیر مزارع کي پرورش کي استعداد میں کمي راہ پانے لگے اور یہہ امر ایک تو اس سے ثابت هوتا هی کہ ملک مذکور میں تعداد شہریوں کي بہت زیادہ هوگئي هی حتی کہ حال میں افزوني شہري آبادي کي بمناسبت کل آبادي ملک کے کہیں زیادہ هی چنانچہ سنہ ۱۸۵۱ع سے تا سنہ ۱۸۵۶ع جو افزوني آبادي کي شہر پیرس میں کہ دارالخلافہ هی هوئي هی وهي تعداد میں کل افزوني سے آبادي سارے ملک کي کہیں زیادہ هی اگر فارغ البالي میں شہریوں کے خلل نہ آتا هو اور ظاهرا خلل کے راہ پانے کي کوئي وجہہ بھي معلوم نہیں هوتي تو اِس کثرت افزوني سے صاف یہہ لازم آتا هی کہ جو نسبتوں کے پیمانہ سے کہ غیر واجبي هی اور برتنے کے قابل نہیں انداز کیا جاے تو بھي عمل کشتکاري میں قوت پیدا کرنے کي زیادہ هوتي جاتي هی سوا ازیں یہہ اور کافي شہادت هی کہ زیادہ اصلاح پائے هوئے اضلاع میں ملک فرانس کے اور اُن اضلاع میں جو کچھہ روز هوئے کہ غیر اصلاح پائے هوئے تھے پیداوار ملک کي قصباتیوں کے خرچ میں بہت زیادہ صرف هونے لگي هی *

اِس امر کے ذهن نشین هونے کي جہت سے کہ جو خطائیں مصنفان علم سیاست مدني سے سرزد هوتي هیں اُن میں سے مبالغہ اور اِدعا بلا اثبات ایسے قبیح هیں کہ اُن سے بہت بچنا چاهیئے راقم نے اوایل کے نسخہ میں اِس کتاب کے اُسي بیچ بیچ کے بیان پر قناعت کي جو اوپر هوچکا هی راقم کو اُس زمانہ میں یہہ معلوم نہ تھا کہ بلا تجاوز کرنے کے روداد واقعي سے اسباب میں زیادہ سنگین طریق سے گفتگو کرسکتے هیں اور کہ نفس الامر میں فن کشتکاري کے اندر ملک فرانس میں میرے بیان سے کہیں زیادہ ترقي هوچکي هی *

از روے اُس تحقیقات کے جو موسیو رلي اونس صاحب نے حسب ایماے جلسہ علماے علم سیاست مدني و علم اخلاق ملک فرانس کے فرمائي هی یہہ امر ثابت هوا کہ بعد غدر سنہ ۱۷۸۹ع کے ملک فرانس میں مقدار زراعتي پیداوار اور اُجرت اور نفع کي دوگني هوگئي هی اور زمین کا لگان تو دوچند سے بھي کہیں زیادہ هوگیا هی اِس محقق میں یہہ بڑا وصف هی کہ جانب داري اُس کے پاس نہیں پھٹکتي اور چونکہ وہ صرف اِسي امر کے اظہار میں سعي نہیں کرتا هی کہ طریقہ فرانس کي کشتکاري کا کیا نتیجہ دے چکا هی بلکہ اِس میں بھي کہ هنوز اُس کو کیا کچھہ اور کرنا باقي رها هی اِس صورت میں اُس کي نسبت یہہ شک پیدا نہیں هو سکتا هی کہ وہ اپنے قول کو کھینچ کے قایم کرتا هی صاحب موصوف فرماتے هیں کہ واسطے تردد میں لانے پچاس لاکھہ ایکڑ افتادہ زمین کے اور کم کرنے مقدار بنجر زمین کے بقدر نصف اور دوگنا کرنے مقدار زراعتي پیداوار کے اور بڑھاتے آبادي کے بشرح فیصدي تیس نفر اور دو چند کرنے اُجرت کے اور ڈھائي گنا کرنے لگان زمین کے همکو ۷۰ برس لگے اس حساب سے همکو ابھي اور پچھتر برس تک انتظار کرنا چاهیئے تاکہ هم اُس درجہ پر پہنچیں جہاں انگلستاني فی‌الحال پہنچ چکے هیں *

بعد سننے اِس شہادت کے کون کہہ سکتا هی کہ چھوٹي جائدادوں اور چھوٹے کھیتوں کے طریقہ کي صورت میں زراعت کے کام میں اصلاح نہیں هوسکتي البتہ صرف اتني بات تنقیح طلب رهي کہ بڑي اور چھوٹي میزان کے طریقہ میں سے کس طریقہ کے اندر اصلاح جلد اور بہت هوتي هی اور جو دونوں طریقوں سے بخوبي واقف هیں اُن کي عموماً یہہ راے هی کہ ترقي اُسي صورت میں بہت هوتي هی کہ اِن دونوں طریقوں کے میل اور اختلاط واجبي سے کار روائي کیجاے *

اِس باب میں همنے چھوٹي اور بڑي میزان پر زراعت کے صرف باعتبار پیدایش اور با اثر هوجانے محنت کے نظر ڈالي هی کسي اور

مقام پر پھر اُن کي طرف توجہہ کرینگے اور بتلائینگے کہ اُن کو تقسیم پیداوار اور بہبود میں کاشتکاروں کے کیا دخل هی اور اِس لحاظ میں وہ اِسکے مستحق هیں کہ اُنپر خوض اور فکر کامل کي جاے *

باب دهم

درباب قوانین افزایش محنت کے

۱ جمیع عاملان یا لوازم پیدایش کي کیفیت کو همنے یہاں تک الگ الگ بیان کیا هی اور یہہ بهي بتلا دیا هی کہ اِن مختلف عاملوں کي قوت عملیہ کن وسایل سے تقویت پاتي هی تاکہ بیان جمیع اُمور کا جو عمل پیدایش سے تعلق خاص رکھتے هیں ختم هوجاے همکو ابهي ایک اور امر فخیم بیان کرنا باقي رها هی *

واضح هو کہ پیدایش ایک شی قایم نہیں هی بلکہ وہ ایک ایسي شی هی کہ جس میں روز بروز افزوني هوتي هی اگر بوجہہ بُرے هونے قوانین ملکي اور کامل نہونے فنون معاش کے مزاحمت نہو تو پیداوار محنت کا میلان همیشہ افزوني کي طرف هوتا هی اور اِس میلان افزوني کي تقویت کچهہ صرف اسي جہت سے نہیں هوتي کہ پیدا کرنے والے اپنے وسایل عیش و آرام کے بڑهانے کي خواهش رکھتے هیں بلکہ بوجہہ افزوني تعداد صرف کرنے والوں اشیاے مصنوعي کے علم سیاست مدني میں کوئي اور امر اِس سے زیادہ فخیم نہیں هی کہ اُس قانون کي تلاش کیجاے جسپر یہہ افزوني پیدایش کي موقوف هی اور اُن قیود کو تحقیق کیا جاے جنکي افزوني مذکور پابند هی اور یہہ بهي دریافت کیا جاے کہ عمل درآمد میں اِس افزوني کے کچهہ حدود معین هیں یا نہیں اور اگر هیں تو وہ کیا هیں سیاست مدني کے مقدمات میں سے یہي مقدمہ ایسا هی کہ اُس کو عوام کم سمجھتے هیں اور جو غلطي اُس میں سرزد هوجاتي هی وہ آخر کو بڑي خرابي پیدا کرتي هی *

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ ضروری لوازم پیدایش تین ہیں یعنی محنت راس‌المال اور عاملان طبیعی راس‌المال اُن جمیع لوازم بیرونی اور مادی کو حاوی ہی جو ثمرہ محنت ہیں اور عاملان طبیعی اُن لوازم کو جو ثمرہ محنت نہیں مگر عاملان طبیعی میں سے ہمکو اُنھیں حساب میں نہ لینا چاہیئے جو بوجھہ ہونے کے مقدار میں غیر محدود اور نہ اُسکنے قبضہ میں کسی شخص خاص کے اور نہ تغیر پانے کے صفات میں ہمیشہ واسطے برابر مدد دینے عمل پیدایش کے جو کسی میزان پر بھی انجام دیا جاے آمادہ ہوں مثل ہوا اور روشنی آفتاب چونکہ اب ہم اُن امور کی تحقیق کرتے ہیں جو ہارج پیدایش ہیں نہ اُن کی جو مدد ہیں اِس لیئے ہمکو بجز اُن عاملان طبیعی کے اور کسی کی طرف اِشارت نہ کرنی چاہیئے جنکی مقدار یا جنکی قوت پیدایش میں احتمال نقصان ہو اور یہہ سب نام سے زمین کے موسوم ہوسکتے ہیں جب زمین کو فقط اُس کے معنی متعارف میں مخزن پیداوار کشتکاری تصور کرتے ہیں تب بھی وہ اُن جمیع عاملان طبیعی میں سے سب سے بڑی عامل ہی اور جو اُس کے معنی کو وسعت دی جاے اور اُس کے مفہوم میں جمیع معدنیات کی کانوں اور مچھلیوں کی شکار گاہوں کو داخل کرلیا جاے یعنی جو کچھہ اُسکی سطح پر پیدا ہوتا ہی اور اُسکے جرم کے اندر سے نکلتا ہی اور پانی میں جو کہیں کہیں اُسکو ڈھکے ہوئے ہی ملتا ہی اِن سب کو جو پیداوار زمین قرار دے لیں تو زمین کی مفہوم میں وہ سب چیزیں داخل ہوجائینگی جن سے فی‌الحال ہماری غرض متعلق ہی پس بلا زیادہ کہینچا تانی کرنے کے معنی الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ محنت اور راس‌المال اور زمین لوازم پیدایش ہیں اور افزونی پیدایش کی اُنھیں کے خواص و صفات پر موقوف یہہ افزونی یا تو خود اِنھیں تینوں چیزوں کی افزونی مقدار کا نتیجہ ہوتی ہی یا اُنکے پیدا کرنیکی قوت کی افزونی کا پس قانون افزایش پیدایش لامحالہ

نتیجہ ہونا چاہیئے انہیں تینوں چیزوں کے قوانین کا اور افزایش پیدایش کی حدود بہی کہ وہ کچھہ ہی ہوں انہیں قوانین سے قایم ہونگی اب ہم اِن تینوں چیزوں کا ذکر علی‌الترتیب متعلق قانون افزونی پیدایش کے کرینگے یعنی قانون مذکور کی کیفیت کو باعتبار اُسکے انحصار کے اوپر محنت اور راس‌المال اور زمین کے علی‌الترتیب بیان کرینگے *

۲ افزوں ہونا محنت کا حقیقت میں افزوں ہونا آبادی کا ہی قوت تکثیر جو جمیع موجودات ذی حیات کی ذات میں وجود رکھتی ہے اُسکو غیر محدود تصور کرسکتے ہیں حیوانات اور نباتات کے انواع میں سے کوئی نوع ایسی نہیں ہی کہ اگر کل روے زمین اُسکے اور اُسکی غذا کے لیئے وقف کیجاے تو کچھہ زمانہ میں وہ ایسے سارے قطعات کو زمین کے اپنے وجود سے نہ بہردے جنکی آب و ہوا اُسکی نشو و نما کے لیئے سازگار ہو البتہ اس سرعت تکثیر کے مدارج مختلف قسم کی موجودات میں مختلف ہیں مگر ہر قسم میں سرعت تکثیر اِسقدر ہی کہ وہ واسطے بہر دینے روے زمین کے تہوڑی ہی مدت میں کافی ہی نباتات کی اقسام میں سے بہت سی قسمیں ایسی ہیں کہ اُن کا ایک ہی درخت ایک سال میں ہزار درخت کا تخم پیدا کرتا ہی اگر ان میں سے فقط دو ہی بیج پختگی پر آکر نشو و نما پائیں تو چودہ سال میں اِن بیجوں سے سولہہ ہزار اور کچھہ زیادہ درخت ہوجائینگے اگر تعداد حیوانات کی مدت ایک سال میں چوگنی ہوجایا کرے تو یہہ باروری درجہ اعتدال سے زیادہ تصور نہیں ہوسکتی تاہم جو تعداد مذکور صرف پچاس سال میں چوگنی ہو تو بہی دس ہزار حیوان دو سو برس کی مدت میں بڑھتے بڑھتے تعداد میں پچیس لاکہہ سے بہی کچھہ اور زیادہ ہوجائینگے پس لامحالہ افزونی ضرب کے سلسلہ میں بڑھتی جاتی ہی نسبت عددی صرف مختلف ہی اِس خاصۂ موجودات ذی‌اعضا سے نوع انسانی مستثنی نہیں‌ہی اُسکی قوت افزایش غیر محدود ہی اور جو یہہ قوت اپنا

کامل عمل کرے تو اُسکی توفیر اُس سرعت سے ہو کہ باعث استعجاب ہوجاے باوجود اِسکے کہ یہہ قوت کبھی اپنا عمل کامل نہیں کرنے پاتی تاہم صورت حال سارکار میں جو اِس امر کو مشتمل ہی کہ زمین زرخیز ہو اور مردمان محنتی اور دانشمند اُسپر بستے ہوں آبادی بلا لحاظ اُن لوگوں کے جو غیر ملک سے آکر آباد ہوتے ہیں کئی پشتوں تک تخمیناً بیس سال میں برابر دوگنی ہوجاتی ہی جہاں کی آب و ہوا موافق ہوتی ہی اور جہاں اوایل عمر میں کتخدا ہونیکی رسم جاری ہی وہاں دیکھیئے کہ ایک ہی کنبے میں کتنے زیادہ بچے پیدا ہوتے ہیں اور حال کی حالت میں علم حفظ صحت کی بصورت ہونے آب و ہوائے موافق اور مہیا ہونے وسایل معاش کے اِن بچوں میں سے کتنے کم قبل از پہنچنے سن بلوغ کے ضایع ہوتے ہیں اِن امور پر نظر کرنے سے اظہر ہی کہ نوع اِنسانی میں استعداد افزایش اندازہ مذکورالصدر سے بھی زیادہ ہی اور جو ہم صرف یہہ فرض کریں کہ جس مقام میں حفظ صحت کا اچھا بندوبست ہوتا ہی وہاں ہر پشت کے آدمیوں کی تعداد تعداد سے پشت پیوستہ کے دو چند ہوتی ہی تو یہہ اندازہ بھی استعداد افزایش کا بہت ہی کم ہوگا بیس تیس برس ہوئے کہ اِن قضیوں کے قایم کرنے کے لیئے ضرورت پیش کرنے دلیلوں اور مثالوں کی تھی مگر بوجہہ اپنی راستی اور استقامت کے وہ جمیع حجتوں اور اعتراضوں پر غالب آئے اور اِس زمانہ میں تو اُنکو مسائل بدیہی میں داخل کرسکتے ہیں گو کہ بہ اِرادہ نہ تسلیم کرنے اُن کی صداقت کے گاہ گاہ نئے نئے قیاس متعلق قانون افزایش گھڑے جاتے ہیں مگر یہہ قیاس دیرپا نہیں اور اُنکو عوام‌الناس جلد بھول جاتے ہیں اِسمعاملہ کی حقیقت واقعی کے سمجھہ لینے میں کچھہ اِن قیاسوں کے سبب سے دقت اور مشکل پیش نہیں آتی بلکہ بسبب نہ سمجھنے اُن اسباب کے بہ صفائی تمام جنکے اثر سے بسا اوقات اکثر مقاموں میں افزونی حقیقی نوع انسانی کے بہ نسبت اُسکی استعداد کی بہت کم برروے‌کار آتی ہی *

۳ گو تفہیم میں اِن اسباب کے اُلجھاؤ ہو تاہم وہ بعیدالفہم اور مستتر نہیں کیا سبب ہی کہ نسل خرگوشوں کی ساری سطح کو روے زمین کے اپنے وجود سے نہیں بھر دیتی اِس کا سبب کچھہ فقدان قوت تولید نہیں ہی بلکہ اِس سے بالکل مختلف یعنی کثرت عدو اور نہونا غذا ء کافی کا یعنی نرکھنا خوراک کا بقدر ضرورت اور بن جانا غذا اوروں کا نسل انسانی گو عموماً اِس آفت نانی سے محفوظ ہی مگر اُسکے عوض میں آفات عوارض جسمانی اور کشت و خون جنگ پیکار اُس کے پیچھے لگے ہیں اگر افزایش انسان کی مثل افزایش دیگر حیوانات کے فقط تقاضاے شہوت نفسانی پر مآل اندیشی جس کے نزدیک ہرگز نہیں پھٹکتی مبنی ہوتی تو اُس کے محدود ہونے کا بھی وہی طریق ہوتا جو دیگر حیوانات کی افزایش کے محدود ہونے کا ہی یعنی اولاد تو بمقدار قوت جسمانی انسان کے پیدا ہوتی اور اموات سے آبادی کی افزایش رکی رہتی مگر افعال میں انسان کے تھوڑا بہت مآل اندیشی اور دور بینی کو دخل ہوتا ہی اور یہی سبب ہی کہ وہ مثل دیگر حیوانات کے اپنی نسل نہیں بڑھاتا ہر شخص بہ تفاوت مدارج بتقاضاے حزم اور دوراندیشی اور بتحریک دردمندی و خدا ترسی وجود میں لانے سے ایسی اولاد کے باز رہتا ہی جو بوجہہ مصیبت و فقدان معاش صرف اِس لیئے وجود پائیں کہ قبل از وقت طعمہ اجل بنیں جس انداز سے انسان منزل حیوانیت سے درجہ اعلے پر چڑھتا جاتا ہی اُسی انداز سے افزایش آبادی کی بوجہہ خوف احتیاج احتمالی رکتی ہی اور جن صورتوں میں بھوکا مرنے کا خوف نہیں ہوتا اُن میں بھی اکثر آدمی بایں خوف تاہل و تناسل سے باز رہتے ہیں کہ مبادا ہماری حیثیت ظاہری بگڑ جاے اب تک سواے اِن دوسببوں مذکورالصدر کے کوئی اور ایسا سبب قوی تحقیق نہیں ہوا جو عموماً نوع انسانی کی میلان افزایش کو روکے غربا اور اوسط درجہ کے لوگوں میں سے اکثروں کا یہہ

شیوہ ہی کہ جب کوئي بیروني روک نہیں ہوتي اوایل عمر میں کتخدا ہوتے ہیں اور نسل کو بڑھاتے ہیں مگر وہیں تک کہ معاش کي جس حیثیت میں وہ خود پیدا ہوئے ہیں یا جس کو وہ اپنے رتبہ کے لایق جانتے ہیں اُس میں بسر کرسکیں یعني تاہل اور تناسل کو اپني حیثیت سے زیادہ بڑھنے نہیں دیتے اور اوسط درجہ کے آدمیوں میں سے بعض بعض اِس خیال سے کہ اپني حیثیت و طریقہ معاش کو بہتر کریں اور بھي تاہل اور تناسل سے کھچے رہتے ہیں مگر ایسي خواہش مزدوروں کي جماعت میں بہت کم وجود رکھتي ہی اگر اُن میں اتني گنجایش ہو کہ جس حالت معیشت میں اُنہوں نے پرورش پائي ہی اُسي میں وہ اپنے عیال و اطفال کي پرورش کرسکیں تو اِن میں کے دور اندیش بھي اس حالت پر قانع ہوکر تاہل و تناسل اختیار کرتے ہیں اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ اُنکو اِسبات کا بھي پس و پیش نہیں ہوتا فقط قسمت پر بھروسا کرتے ہیں یا یہہ سمجھہ لیتے ہیں کہ اگر تنگي ہوگي تو خیرات سے پیٹ بھرلینگے مدینہ کے زوال کي حالت میں مثل اُس حالت کے جس میں فرنگلستان زمانہ اوسط میں تھا اور بہت سے حصص میں ملک ایشیا کے فی‌الحال گرسنگي کي جہت سے آبادي میں افزایش نہیں ہونے پاتي معمولي سالوں میں آدمي بھوکے نہیں مرتے بلکہ خشک سالي اور گراني میں اور ایسے زمانے اُن حالتوں میں مدینہ کے اکثر واقع ہوتے ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں ایسے زمانوں میں بہت سے آدمي بوجہہ نہ میسر آنے غذا اور لحوق عوارض جسماني کے جو فقدان غذا کي جہت سے پیدا ہوتے ہیں مرجاتے ہیں اور اُس کے بعد چند اچھے سالوں میں پھر آبادي بڑھتي ہی اور پھر اُسي عذاب سے اُسکا دسواں حصہ تخمیناً تلف ہوجاتا ہی جہاں مدینہ نسبتاً بہتر حال میں ہوتا ہي وہاں غربا میں سے شاید چند ہي ایسے ہونگے کہ جنکے پاس وجہہ معاش بقدر سد رمق ہو ایسے مدینوں میں آبادي کي

افزایش کثرت اموات سے نهیں رکتي بلکه قلت تولید سے اور قلت تولید کئي طریق سے بروے کار آتي هی بعض ملکوں میں تو وه اِس کا نتیجه هوتي هی که وهاں کے آدمی براه دور اندیشي اپنے نفس کو روکتے هیں اور لذات شهواتي سے پرهیز کرتے هیں محنت مزدوري کرنے والے ایک خاص حالت میں بسر اوقات کے عادي هوتے هیں وه دیکهه لیتے هیں که اهل و عیال کي کثرت کي جهت سے وه اُس حالت سے بدتر حالت میں هوجائینگے یا اُن کي اولاد اُن کي حالت میں بسر نکرسکیگي اور اِس لیئے وه اِس بدتر حالت میں گرفتار هونا قبول نهیں کرتے ناروے اور سوئیٹزرلینڈ ایسے ملک هیں که وهاں کے باشندے مدت دراز سے اِس دوراندیشي اور نفس کشي کے عادي هیں اِن دونوں ملکوں میں آبادي بهت کم بڑهتي هی اور اُس کي افزوني میں رکاوٹ کچهه کثرت اموات سے نهیں هوتي بلکه قلت تولید سے وهاں تولید اور اموات دونو نسبتا آدمي کے بهت کم هیں فرنگلستان میں اوسط زمانه حیات کا اور سب ملکوں سے زیاده هی یهاں کي آبادي میں تعداد بچوں کي کم اور تعداد جوانان چاق اور تندرست کي بهنسبت تعداد جوانان چاق اور تندرست دیگر بلاد روے زمین کے کهیں زیاده بوجهه قلت تولید آدمیوں کے مدت عمر طویل هوتي هي کیونکه وه فارغ البال اور اِس لیئے مرفه الحال هوتے هیں جس دور اندیشي سے اسباب افلاس سے کناره کشي کي جاتي هی وهي دوراندیشي بلاشبهه اِس کے بهي مقتضي هوتي هی که اسباب عوارض جسماني سے پرهیز کیا جاے اور یهه بهي بیان کرنے کے لایق هی که یهي دونوں ملک مذکورالصدر جو دور اندیشي اور عاقبت بیني کے لیئے ممتاز هیں وهي اِسلیئے بهي مشهور هیں که وهاں کے زمیندار چهوٹي چهوٹي جائدادوں کے مالک هیں بعض صورتیں ایسي بهي هیں که اهل مدینه بذات خود شاید کاربند دور اندیشي اور احتیاط نهیں هوتے مگر سرکار اُن کي طرف سے بنظر دوراندیشي اور عاقبت بیني یهه قاعده جاري

گردیتي هی که جب تک زن و مرد یهہ ثابت نکریں که وہ بہ آسایش و آسودگي بسر کرسکینگے تب تک پیوند مناکحت اُنمیں نہونے پائے مذکور هی که ایسے قوانین کے مانعت اهل مدینہ اچهي حالت میں بسر کرتے هیں اور اولاد حرام کي بهي اُتني کثرت نہیں هوتي جتني کي توقع هوسکتي هی بعض مقاموں میں پرهیزگاري افراد کي آبادي کي افزایش کے روکنے میں اُتني با اثر نہیں هوتي جتني کوئي عادت عام یا شاید کوئي عادت خاص اهل ملک کي *

اٹهارهویں صدي سنہ عیسوي میں اِنگلستان کے کرساني پرگناجات میں افزایش آبادي کي اِس سبب سے بطریق کامل رکي رهي که که وهاں کے کشتکاروں کو مکان رهنے کے واسطے نہیں ملتے تهے اُس زمانہ میں اِن پرگنات کے اندر یہہ رسم جاري تهي که ناکتخدا مزدور اپنے آقا کے ساتهہ رهتے اور کهانا کهاتے فقط مزدوران کتخدا قریات میں مکان بناکر بستے اور چونکہ قوانین مساکین کے عمل در آمد کي جهت سے هر اهل محلہ پر فرض تها که اپنے محلہ کے محتاجان بیکار کی پرورش کرے اِس لیئے اهل جہ تعداد ترویج میں رسم کتخدائي کے سنگ راہ هوتے اٹهارهویں صدي کے خاتمہ پر جب لڑائیوں اور دستکاریوں کے انجام دینے کے لیئے آدمیوں کی ضرورت پیش آئي اُسوقت بڑهانا آبادي کا حب الوطني میں داخل هوا اور اُسي زمانہ میں چونکہ مستاجران زمین کو یہہ منظور هوا که هم بهي مثل اهل دولت کے بسر کریں اور چند سال کي ارزاني متواترہ نے اِس خواهش کي تقویت کي اِس لیئے اُنهوں نے اپنے مزدوروں کو اپنے پاس سے دور پهینکنا چاها اور مساکین کے قوانین کي تعمیل میں جو بددیانتي برروے کار آنے لگي اِس لیئے بخیال کفایت روپیہ کے اُنهوں نے اپنے مزدوروں کو قریات میں بهیجنا شروع کیا اور زمینداروں نے بهي اِس امر کي اِجازت دي که یہہ لوگ قریات میں مکان بنائیں بعض ملکوں میں یہہ رسم هی که جب

تک لڑکیاں اپنے ھاتھہ کي سعي سے بذریعہ تانتے اور بننے کے سامان جہیز بمقدار کافي طیار نکرلیں شادي نکریں اور مذکور ھی کہ اِس رسم نے مالکہاے مسطور میں افزایش آبادي کو بہت روکا فی‌الحال اِنگلستان میں دور اندیشي کا اثر افزایش آبادي کے روکنے میں اِس سے ظاھر ھوتا ھی کہ جس زمانہ میں تجارت کي کساد بازاري ھوتي ھی اُس زمانہ میں ایسے پرگنات کے اندر کہ جہاں دستکار حرفتوں کو انجام دیتے ھیں کتخدائي کي شادیاں بہت کم ھوتي ھیں آبادي میں افزوني بمقدار قلیل ھونے کے کچھہ ھي اسباب ھوں مگر یہہ ثابت ھی کہ جب تاھل اور تناسل سے باز رھنے کے اسباب میں کمي راہ پاتي ھي افزایش فوراً سریع ھونے لگتي ھی ایسا بہت کم اتفاق ھوتا ھی کہ جو مزدوروں کي حالت معیشت میں اصلاح کي جاے تو اُنکو بجز چند روز کي آسودگي کے کوئي اَوْر نفع پہونچے یہہ آسودگي چندھي روز میں بوجہہ افزوں ھوجانے اُنکي تعداد کے معدوم ھوجاتي ھی مزدوروں کو جب آسودگي حاصل ھوتي ھی تو وہ اُس سے عموماً اِس طریق سے تمتع اُٹھاتے ھیں کہ لامحالہ آبادي زیادہ ھوجاے اور اِس لیئے نئي نسل کو وہ آسودگي حاصل نہیں رھتي *

جب تک یا تو بذریعہ تعلیم و تہذیب اور یا عادت ڈالنے اِس امر کے کہ بہتر طریق سے باسایش بسر کیا کریں مزدوروں کو یہہ نہ سکھایا جاے کہ مرفع‌الحالي سے بہ بہترین طریق فائدہ اُٹھائیں تب تک ممکن نہیں کہ اُن کے حق میں کوئي اِصلاح دایمي کي جاے نہایت پر اُمید تدبیریں صرف یہہ نتیجہ دیتي ھیں کہ تعداد آدمیوں کي زیادہ ھوجاتي ھی مگر اُنکي آسودگي اور فارغ‌البالي میں کچھہ اصلاح نہیں ھوتي جتني ترقي علم اور تہذیب میں بروے کارآتي ھی اُتنا ھي طریق معیشت بہتر ھوتا جاتا ھی اور کچھہ شبہہ نہیں ھی کہ فرنگستان غربي میں یہہ طریق روز بروز گو بتدریج بہتر ھوتا جاتا ھی غذا اور چاکري کي جسقدر

کثرت چالیس سالگذشتہ میں ہوئی ہی اُسقدر پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی مگر سنہ ۱۸۲۱ ع سے ہر بار کی خانہ شماری سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ ہر سال نسبت سال پیوستہ کے افزایش آبادی کی کم ہوتی ہی ملک فرانس میں پیداوار کشتکاری اور محنت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہی مگر ہر پانچویں سال کی خانہ شماری سے یہہ بات پائی جاتی ہی کہ کل آبادی کی نسبت سے تولید کم ہوتی ہی *

معاملہ آبادی کا متعلق حالت معیشت مزدوروں کے دوسرے مقام پر شرح و بسط سے بیان کیا جائیگا یہاں ہمکو اُس سے صرف اِتنی غرض ہی کہ اسباب پیدایش میں سے وہ بھی ایک سبب ہی اور اِس اعتبار میں ہمکو اِس بات کا ظاہر کرنا لازم آیا کہ آبادی میں قوت افزایش بے حد و غیر نہایت ہی اور اُن اسباب کو بھی بیان کرنا پڑا جنکے سبب سے صرف ایک جزو قلیل اِس قوت کا عموماً اپنا عمل کرنے پاتا ہی اِس مختصر بیان سے قوت افزایش آبادی اور اسباب مذکورالصدر کے فراغت پاکر اب ہم باقی لوازم پیدایش کے بیان کی طرف توجہہ کرتے ہیں *

باب یازدهم

دربابِ قانون افزایش راس المال کے

۱ محنت اور راس المال اور زمین لوازم پیدایش ہیں باب ماسبق میں ہم یہہ امر دریافت کرچکے کہ اِن لوازم کے رکن اول سے موانع افزونی پیدایش وجود نہیں پاتے یعنی محنت کی طرف سے کوئی مانع افزونی پیدایش کہ کتنی ہی وسیع اور سریع ہو وجود نہیں رکھتا آدمی میں یہہ قوت ہی کہ برابر و بسرعت سلسلہ ضرب میں بڑھتی جاتی ہی اگر پیدایش کا حصر صرف محنت پر ہوتا تو پیداوار بھی اُسی نسبت سے بڑھتی جس نسبت سے کہ آبادی بڑھا کرتی ہی اور جب تک بوجھہ باقی نوھنے زمین کے تعداد نوع انسانی کی قایم نہولیتی تب تک

اُسکی افزونی کسی حد سے محدود نہیں مگر محنت کے علاوہ پیدایش کے اور بھی لوازم هیں اور اُنمیں سے جسپر فی الحال اِس باب میں بحث کی جائیگی وہ راس المال هی ظاهر هی که کسی ملک خاص میں یا کل سطح پر روے زمین کے اُتنے آدمیوں سے زیادہ آدمی نہیں هوسکتے جتنی پیداوار زمانه سابق سے تا حاصل آنے پیداوار سال حال کے پرورش پاسکتے هیں اور یہه بھی ظاهر هی که کسی ملک خاص یا کل دنیا میں اُتنے پیدا کرنے والے مزدوروں سے زیادہ مزدور نہونگے جتنے که اُس حصه سے پیداوار محنت زمانه سابق کے پرورش پاسکتے هیں جسکو مالکان پیدا وار نے بغرض آیندہ کو انجام دلانے عملہاے پیدایش کے اپنے صرف سے بچایا اور جسکو راس المال کہتے هیں اِس لیئے همکو اب اُن اسباب کو تحقیق کرنا چاهیئے جنپر افزونی راس المال کی موقوف هی اور جن سے سرعت اُس افزونی کی متعین هوتی هی اور یہه بھی دریافت کرنا چاهیئے که اِس افزونی کی حدود ضروری کیا هیں چونکه سب راس المال پیداوار بچت هوتا هی یعنی نتیجه اجتناب کا صرف حالیه سے بمراد فائدہ آیندہ کے پس اُسکی افزونی دو امر پر موقوف هوگی یعنی ایک تو مقدار پر اُس ذخیرہ کے جس سے بچت کی جاے دوم قوت پر اُس میلان خاطر کے جو اِنسان کو بچا رکھنے یعنی پس انداز کرنے پر برانگیخته کرتا هی *

ذخیرہ جسمیں سے پس انداز کرسکتے هیں پیدوار محنت کا وہ حصه فاضل هوا کرتا هی جو پیدوار مذکور سے بعد سر انجام کردینے حاجات ضروری اُن جمیع اشخاص کے جو عمل پیدایش کے انجام دینے سے سروکار رکھتے هیں باقی رهجاتا هی اور ان اشخاص میں وہ لوگ بھی داخل هیں جو مصالحه صرف شدہ کی تجدید اور راس المال مستقر کی مرمت کرتے هیں کسیصورت میں اِس حصه فاضل سے پیداوار محنت کے زیادہ پس انداز نہیں هوسکتا هرچند عمل در آمد میں اتنا بھی پس انداز نہیں هونے پاتا مگر اِس قدر حصه پیداوار کا پس انداز هونا

ممکن هی اِسي ذخیرہ سے پیدا کرنے والوں کا سامان تعیش یعنی وہ
سامان جو حاجات ضروریہ سے زیادہ اور اُن کے علاوہ هوتا هی سرانجام
پاتا هی اُسي سے اُن لوگوں کي پرورش هوتي هی جو بذات خود عمل
پیدایش انجام نہیں دیتے اِسي مخزن سے راس‌المال میں افزایش کیجاتي
هی وهي گویا پکي پیداوار ملک کي هوا کرتي هی پکي پیداوار کے معني
اکثر وسیع نہیں لیئے جاتے اُس سے فقط وہ نفع اهل راس‌المال یا لگان مالک
زمین اِس خیال سے مراد لیجاتي هی کہ راس‌المال کي پیداوار میں
سوائے اُس شی کے کوئي اور شی داخل نہیں هوسکتي جو مالک
راس‌المال کو بعد مجرا دینے جمیع اخراجات کے باقي بچ رهے مگر یہہ
معني بڑے تنگ هیں کیونکہ مزدوروں کو کام سے لگانے والے کا راس‌المال
مزدوروں کي آمدني کا مخزن هی اور جو یہہ آمدني اُن کي حاجات
ضروریہ کي مقدار سے زیادہ هو تو حصہ فاضل کو اپني آمدني کے وہ لوگ
یا تو فراهمي سامان تعیش میں صرف کرینگے یا اُس کو بچا رکھینگے
پس واسطے هر امر کے جسکے بابمیں پکي پیداوار محنت کي بحث کي
ضرورت پیش آتي هی اِس حصہ فاضل‌کو بھي اُس میں شامل کرنا چاهیئے
اور جب اُسکو شامل کرلیا جائیگا تبھي پکي پیداوار ملک کي اُسکي قوت
عملي کا پیمانہ هوسکیگي اسي مقدار کو خواہ سرکار خواہ اهل مدینہ کارهاے
نفع عام کے انجام دلانے یا تعیش و کامراني میں صرف کرسکتے هیں مدینہ کي
پیداوار میں سے یہي حصہ ایسا هی کہ اُسکو جسطرح چاهو صرف کرو چاهے
کھاؤ اڑاؤ چاهے انتفاع آیندہ کے لیئے پس انداز کرو پس یہہ ذخیرہ یعني
یہہ پکي پیداوار یا یہہ فاضل حصہ پیداوار ملک کا جو بعد رفع کرنے
حاجات ضروري اهل پیدایش کے بچ رهتا هی ایک رکن هی اُن ارکان سے
جو مقدار پس انداز کا تعین کرتے هیں بعد پرورش اور پرداخت محنت
کرنے والوں کي محنت سے جتني زیادہ پیداوار حاصل آئیگي اُتني زیادہ
پس‌انداز کرنے کے لیئے جنس موجود هوگي یہي امر کچھہ قدر اِسبات

کي بهي اعانت کرتا هی که کسقدر پس انداز کیا جائیگا اُمید حاصل کرنے آمدني کي پس انداز کے ذریعہ سے ایک جزو هی اُس غرض کا جو آدمي کو پس انداز کرنے پرآمادہ کرتي هی یعني جب راس‌المال پیدایش کے عمل میں لگایا جاتا هی وہ عمل کے پورا هو نے پر اپني تجدید هي نہیں کرتا بلکہ کچھہ قدر اپني مقدار میں افزوني کرتا هی اور جسقدر یہہ افزوني یعني نفع زیادہ هوتا هی اُتني هي راس‌المال کے جمع کرنے کي غرض زیادہ هوتي هی جو شی پس‌انداز کرنے کي ترغیب کو مشتمل هی وہ بلاشبہہ اُس کل ذخیرہ کو مشتمل نہیں هی جس سے پس‌انداز هوسکتا هی یعنی کل یکي پیداوار کو زمین اور راس‌المال اور محنت ملکي کے بلکہ اُس کے صرف ایک جزو کو جو اهل راس‌المال کا نفع هوتا هی اور جسکو اصطلاح میں اِس فن کے پونجي کا نفع کہتے هیں پس اُن توضیحات کے ماقبل جو بعد ازیں کیجائینگي یہہ امر باساني ذهن میں اُسکتا هی که جب پیدا کرنے کي قوت محنت اور راس‌المال کي عموماً بڑي هوگي تب غالب هی که اهل راس‌المال کو بهي عوض زیادہ ملیگا اور عموماً کوئي نسبت جو گو همیشہ شاید ایک سي نرهي عوض محنت اور عوض میں راس‌المال کے قایم هوجائیگي *

۲ مگر معلوم رهے که پس‌انداز کرنے کي خواهش کلیۃ خارجي ترغیب یعني مقدار پر اُس نفع کے موقوف نہیں هوتي جو پس‌انداز مذکور سے حاصل هوسکتا هی کیونکہ دیکھنے میں آتا هی که باوجود یکساں هونے ترغیب مذکور کے مختلف آدمیوں اور مختلف بستیوں میں مدارج اِس خواهش کے مختلف هوتے هیں مال جمع کرنے کي خواهش یا اثر اپني قوت میں صرف بمناسبت اختلاف صفات ذاتي هر متنفس کے هی غیر مساوي نہیں هوتي بلکہ بمناسبت حالت عامہ اهل مدینہ اور اُن کے علم و دانش کے مثل دیگر صفات اخلاقي کے وہ بهي ایک ایسي صفت هی که اُس کے مدارج و مراتب نوع انساني میں بمطابقت

اختلاف صورت حال اور درجے اُس کي ترقي کے مختلف ہوتے ہیں *

جن معاملات کي بخيال تطويل اس کتاب ميں شرح و بسط سے تحقيقات کرنے کي گنجايش نہيں اُن کي نسبت بہت خوشي کا مقام ہی کہ ہم اور کتابوں کي طرف جن ميں اُن کي کيفيت مفصل اور مشرح درج ہی اشارت کرسکتے ہيں مثلاً بمعاملہ آبادي يہہ خدمت مشہور* اور نامي مصنف مالتھس صاحب نے اپني کتاب سياست مدني ميں انجام دي ہی جس معاملہ سے ہمارے حال کي بحث تعلق رکھتي ہی اُس کے باب ميں ہم باعتبار تمام توجہہ کو ناظرين اوراق کے ايک اور کتاب کي طرف جو گو اُتني مشہور نہيں ہی منعطف کرسکتے ہيں يعني بطرف نئے اُصول سياست مدني مولفہ رائي صاحب کے مؤلف کي نظر سے کسي اور کتاب ميں تشريح اُن اسباب کي جنسے فراہمي اور اجتماع راس المال کا تعين ہوتا ہی اُتني بسط سے نہيں گذري جتني بسط سے کہ اس کتاب ميں ہر قسم کا جمع کرنا مال کا اس کو مشتمل ہی کہ فلاح حاليہ سے بخيال فلاح آيندہ اجتناب کيا جاوے مگر مصلحت ايسے اجتناب کي مختلف صورتوں ميں مختلف ہوا کرتي ہی اور خوشي سے اجتناب کرنے کے مدارج اور بهي مختلف ہوتے ہيں مستقبل کو جب حال سے مقابل کيا جاتا ہی تو بے ٹھکانے ہونا جميع معاملات مستقبل کا ايک رکن اعظم ہو جاتا ہی اور اس بے اعتباري کے مدارج مختلف ہوتے ہيں پس جميع اسباب جو اس يقين کو بڑھائيں کہ جو بندوبست ہم آگے کے ليئے کرتے ہيں اُس سے ہم اور ہمارے متوسل فائدہ اُٹھائينگے وہ مال جمع کرنے کي خواہش با اثر کي قوت کو دراہ واجبي زيادہ کرتے ہيں مثلاً آب و ہواے سازگار يا تندرستي دينے والي حرفت بوجہہ افزون کرنے احتمال درازي عمر کے خواہش مذکور کو بڑھاتي ہی جب آدمي بيخطر شغلوں ميں مصروف ہوتے

هیں یا تندرستي بخشنے والے مقامات میں بود و باش رکھتے هیں تو وہ زیادہ جز رس اور کفایت شعار هوتے هیں به نسبت اُس زمانه کے که شغل هاے پر خطر میں مصروف هوں اور آب و هواے مخالف و مضر میں که باعث زوال حیات هو توطن رکھتے هوں ملاح اور سپاهي فضولي کرتے هیں اخراجات باشندگان هند اور ویسٹ انڈیز و نیو اورلینز کے بےاندازہ هوتے هیں اور جب یهي لوگ فرنگستان کے تندرستي دینے والے اضلاع میں اکر آباد هوتے هیں اور گرداب خوش وضعي اور میرزا منشي میں نهیں پهنچتے تو وہ کفایت سے بسر کرنے لگتے هیں جنگ و پیکار و امراض وبائي کے زوال کے بعد جو جو برائیاں اور خرابیاں ظهور کرتي هیں اُن میں فضولي اور عیاشي بهي داخل هیں جو امر کار و بار مدینه کو صورت قیام اور بیخطري کي دیتا هی وہ انهیں سببوں کي جهت سے پس انداز کرنے کي خواهش کو تقویت دیتا هی اس لحاظ میں اُمید کو قیام امن امان کے اور اچھے انتظام اور اجراے قوانین کو بہت دخل هی جتني امنیت اور بیخطري زیادہ هوگي اتني هی خواهش پس انداز کرنے اور مال جمع کرنے کي اپنے عمل میں زیادہ با اثر هوگي جهاں مال کي حفاظت کم هوتي هی اور ایسے انقلاب که باعث زوال دولت هوں متواتر برروے کار آتے هیں وهاں چند هي آدمي پس انداز کرتے هیں اور یهه چند بهي جب تک اپنے راس‌المال سے زیادہ انتفاع حاصل کرنے کي اُمید نهیں رکھتے تب تک تعیش حالیه سے بامید نفع موهوم آیندہ باز نهیں رهتے یهه ایسے خیالات هیں که اُن سے مصلحت اس امر کي متاثر هوتي هی که آیندہ کے فائدہ کے لیئے حال میں تعیش سے اجتناب کرنا چاهیئے فلاح اور تعیش حالیه سے اجتناب کرنے کا میلان کلیه اُس کي مصلحت یعني مناسب هونے پر موقوف نهیں کیونکه کبهي تو وہ اُس حد سے کهیں کم اور کهیں اُس حد سے بدرجها زیادہ هو جاتا هی جو عقل دور اندیش مقرر کرتي هی *

دولت جمع کرنے کي خواهش کي قوت میں یا تو بوجهہ سوء تدبیر اور کوتاہ اندیشي کے کمي راہ پاتي هی یا اس وجهہ سے کہ دوسروں کے نفع و نقصان کا خیال نهیں هوتا سوء تدبیر اور کوتاہ اندیشي اسباب عقلي اور اخلاقي پر مبني هوسکتي هی جماعتوں کي جس افراد میں دانش و ذکا بہت هي کم هوتي هی وهي همیشہ کوتاہ اندیش و بد تدبیر هوتي هیں تاکہ انسان کي قوت متخیلہ اور ارادہ پر خیال اُمور مستقبل اپنا کچهہ اثر پیدا کرے ضرور هی کہ اُس کے قواے عقلي نے کچهہ قدر نشو نما پایا هو جس قدر پس انداز فی‌الحال اس خیال سے جمع کیا جاتا هی کہ اُس سے اوروں کو فائدہ حاصل هو مثلاً واسطے تعلیم اور آسودگي اولاد کے یا واسطے آیندہ کي آسودگي رشتہ داروں کے یا واسطے تقویت دینے ایسے اُمور کے جن سے عوام یا خواص کا فائدہ هو اگر اُس کي مقدار پر نظر کیجاے تو تسلیم کیا جائیگا کہ اوروں کے نفع و نقصان کے خیال کے نهونے کو اجتماع مال کي کمي میں بڑا دخل هی اگر نوع انساني کے دل کا عموماً وهي حال هوتا جو کچهہ قدر رومیوں کا اُن کي سلطنت کے زوال کے زمانہ میں تها یعني جو وہ اپنے وارثوں و دوستوں و خویش و اقارب اور عوام‌الناس اور ایسي چیزوں کا جو اُن کے بعد باقي رهیں کچهہ بهي خیال اور فکر نہ رکهتے تو ظاهر هی کہ وہ پس انداز کرنے کے خیال سے کسي بهي تعیش حالیہ سے باز نهونے اور اپني آمدني سے صرف اس قدر بچا رکهنے کہ واسطے اُن کي بسر آیندہ کے ضرور هوتا اور اس پس انداز کو یا تو وہ خرید میں وظیفہ خیالي کے صرف کرتے یا کسي ایسے کام میں لگاتے جس سے رقم مذکور اُن کي حیات تک قایم رهتي *

۳ اِن مختلف عقلي و اخلاقي اسباب کي جهت سے مختلف حصص میں نوع انساني کے بمعاملہ مال جمع کرنے کي خواهش کي قوت با اثر کے اُس اختلاف کي نسبت سے زیادہ بڑا اختلاف هی جو عموما

لوگوں نے بیان کیا ہی بہ نسبت اور اسباب کے جنکی طرف توجہہ زیادہ مایل ہوتي ہی اس خواہش خاص کي کمي کو علم و دانشمندي کے پس پا رکھنے میں زیادہ دخل ہی مثلاً قوم شکاري کي صورت میں ہم کہہسکتے ہیں کہ آدمي بالضرور کوتہ اندیش ہونگے اور اُن کو اُمور مستقبل کا خیال نہوگا کیونکہ ایسي حالت کے اندر زمانہ استقبال میں کوئي شے اس طرح کي پیش نظر نہیں ہوتي جو صحت اور تصدیق کے ساتھہ مشہور ہو یا جسکا بندوبست ہوسکے علاوہ فقدان ایسي اغراض کے جو اِستعداد حالیہ کي استعانت سے لوگوں کي طبایع کو واسطے بندوبست حاجات آیندہ کے رغبت دلائیں اُنمیں وہ عادتیں دیکھنے اور عمل کرنے کي وجود نہیں رکھتیں جو نفس ناطقہ میں اُن اُمور بعیدہ کو پیوند دینے والے سلسلہ سے واقعات کے ربط دایمي دیتي ہیں پس اگر کافي غرضیں واسطے ظہور میں لانے اُس جہد و سعي کے پیدا بھي کیجائیں جو اس پیوند کے دینے کیواسطے درکار ہیں تو بھي ضرورت اُس تعلیم کي باقي رہتي ہی جسکے سبب سے نفس ناطقہ اِس نہج سے فکر و عمل کیا کرے کہ پیوند مذکور قایم ہوجاے مثلاً کنارہ پر دریاے سینٹ لارنس کے بہت سے چھوٹے چھوٹے گانو اصل باشندگان ملک کے موجود ہیں اِن گانوں کے گرد و پیش عموماً بہت سي زمین واقع ہی جسپر سے ظاہرا مدت دراز سے جہاڑي پاک و صاف کي گئي ہی علاوہ اِس پاک و صاف کي ہوئي اراضي کے دیہات مذکور سے قطعات وسیع جنگلوں کے متعلق ہیں مگر صاف کي ہوئي زمین پر کبھي تردد نہیں کیا جاتا اور نہ جنگلي قطعات کیطرف کبھي بارادہ کشتکاري رخ کیا جاتا ہی اول تو زمین خود ہي زرریز ہی اور اگر زرریز نہو تو بھي ان دیہاتیوں کے گھروں کے گرد و پیش کہاد کے انبار پڑے رہتے ہیں اگر ہر کنبہ بعد احاطہ کرلینے کے ایک بیگھہ بھي اِس زمین کا جوتے بوئے اور اُس پر آلو وغیرہ اجناس پیدا کرے تو اِس بیگھہ بھر زمین سے اتني جنس پیدا ہو کہ چھہ مہینے کے صرف کے لیئے سارے کنبہ کے کفایت کرے

یہہ لوگ کبھي کبھي غایت احتیاج کي جہت سے تکلیف شدید اُٹھاتے هیں بلکہ اس احتیاج اور گاہ گاہ کي بے اعتدالي کے سبب سے اُن کي تعداد گھٹتي جاتي هی یہہ کاهلي جو همکو باعث استعجاب هوتي هی کچھہ اِس وجہہ سے وجود نہیں پاتي کہ اِن لوگوں کو محنت کرنے سے تنفر هی بخلاف اِس کے جب ان لوگوں کو جلد عوض ملنے کي توقع هوتي هی تو وہ کمال هي سعي سے محنت کرتے هیں مثلاً علاوہ شغل خاص شکار کرنے اور مچھلي مارنے کے جسموں مصروف هونے کو وہ همیشہ آمادہ رهتے هیں یہہ لوگ دریاے مذکور پر کار ملاحي اور کشتي باني میں همہ تن سر گرم رهتے هیں اُن کو بڑي بڑي کشتیوں میں چپو مارتے اور بانس لگاتے دیکھا هی بڑوں کو ایسے مقامات سے نکال لیجانے میں کہ جہاں دریا کي رو تیز هوتي هی انهیں لوگوں سے مدد لیجاتي هے اور نہ محنت کشتکاري سے تنفر باعث امتناع زراعت هی اِن لوگوں میں بلاشبہہ یہہ تعصب تو هے کورے تعصب دور هوسکتے هیں مگر اصول عمل پیدا نہیں هوسکتي جب کشتکاري کي محنت کا عوض جلد اور مقدار میں کثیر ملتا هی تو یہہ لوگ کاشتکار بهي بنجاتے هیں چنانچہ بعضے چھوٹے جزایر بحر سینٹ فرانسس کے جو متصل سینٹ ریجس کے کہ جنمیں اصلي باشندے ملک کے بود و باش رکھتے هیں، واقع هیں واسطے زراعت جوار باجرہ کے خصوصیت رکھتے هیں اور اِس قسم کا غلہ بمناسبت مقدار تخم کے اپني مقدار میں سو گنا پیدا هوتا هی اور نیم خام حالت میں بڑي فایدہ کے ساتھہ کھانے میں آتا هی اور تغذیہ پہنچاتا هی اور اِسي سبب سے یہہ لوگ اِن جزایر کے بہترین قطعات پر زمین کے هرسال تردد کرتے هیں اور چونکہ یہہ قطعات ایسے مقاموں پر واقع هوتے هیں کہ مویشي کو اُن تک رسائي نہیں هوتي اِس لیئے اِن لوگوں کو حفاظت کے خیال سے قطعات مذکور کے گرد باڑ لگانے کي ضرورت نہیں پڑتي اور جو باڑ لگانیکے خرچ کي ضرورت پیش آئے تو میرے نزدیک یہہ لوگ مثل اپنے دیہات

کے گرد پیش کی چراگاہوں کے اِن قطعات پر بھی تردد نکریں ایک زمانہ میں یہہ چراگاہیں بھی ظاہراً زیر تردد تھیں مگر فی الحال جو باڑ سے اُنکی حفاظت نکیجاے تو آس پاس کی آبادیوں کی مواشی اُن کے اوپر کی زراعت کو برباد کر ڈالیں اور یہی خرچ مزید باڑ لگانے کا اُن کے تردد میں نہ آنیکا باعث ہوتا ہی اور اِن لوگوں کو مجبور کرتا ہی کہ وہ ایسے آلات کی طرف رجوع لائیں جن سے عوض اُس سرعت سے حاصل نہیں ہوتا جس سرعت سے اُسکو بمناسبت مال جمع کرنے کی خواہش با اثر کی قوت کے حاصل ہونا چاہیئے اِس مقام پر یہہ امر بھی بیان کرنیکے لایق ہی کہ جس آلات کو یہہ لوگ بناتے ہیں وہ کامل طریق سے بنائے جاتے ہیں مثلاً جن چھوتے قطعات پر زمین کے کہ وہ بھی ایک قسم کی آلہ ہی یہہ لوگ اناج بوتے ہیں اُنکو نکمی گھاس سے کلیۃً پاک و صاف کرتے ہیں اور کھود کر متخلخل کرڈالتے ہیں کیونکہ اگر اِن عملوں کے انجام دینے میں ذرا بھی غفلت کی جاے تو مقدار پیداوار کی بہت گھٹ جاتی ہی تجربہ نے اِس اصل سے اُن کو بخوبی واقف کردیا ہی اور اِس لیئے اُس پر اُنکا عمل ہی یہاں سے ظاہر ہی کہ وسعت کے ساتھہ زراعت نہ ہونے کا سبب کچھہ کمی محنت مطلوبہ نہیں ہی بلکہ دیر میں حاصل ہونا عوض کا اُس محنت سے رائی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہمکو یقین ہی کہ جو قومیں انڈین یعنی اصلی باشندگان ملک کے دور کے قطعات میں ملک کے بستے ہیں بعض اُن میں کے فرنگستانی بستی والوں سے کہیں زیادہ محنت کرتے ہیں چونکہ وہی زمین بلا افتادہ رہنے کے بار بار تردد میں آتی ہی اور اُسمیں کھاد نہیں دیجاتی اِس صورت میں اگر زمین مذکور ہاتھہ اور کودالی اور پھاوڑہ وغیرہ سے باحتیاط تمام پھاڑی اور پھوڑی نجاے تو اُس سے کچھہ پیدا نہو ایسی صورت میں فرنگستانی مزارع نئی زمین پھاڑے اور اُٹھائیگا پہلے سال شاید اُسکی محنت کا عوض نملے مگر وہ سالہاے مابعد میں

اُس کي توقع کریگا مگر اِنڈین کے نزدیک سالہاے مابعد اتني مدت بعیدہ هوتي هی کہ وہ اُس کے دل پر کچھہ اثر پیدا نہیں کرتي گو واسطے حصول اُس شی کے جو دو چار مہینے میں محنت سے حاصل هوجاے وہ بمناسبت فرنگستاني مزارع کے کمال هي سعي اور جهد سے محنت کرتا هی تجربہ سے جیزرواتس کے کہ نصارا کے فرقوں میں سے ایک فرقہ هی اور جس نے اصلي باشندگان پیریگوا کے دانشمند بنانے میں کمال هي سعي کي هی بیان صدر کي تصدیق هوتي هی اِس فرقہ کے آدمي اِن وحشیوں کے محل اعتبار تھے اور اُن کے مزاج پر اتنا دخل رکھتے تھے کہ اُنہوں نے اُنکے طریقہ معاش کو بالکل بدل دیا اور اُنکو اپنا مطیع اور رام کرلیا اور ملک میں امن قائم کیا اِن لوگوں نے اُن کو جمیع عملی زراعت کے سکھائے اور فنون مشکلہ سے بھي بعض اُن کو تعلیم دیئے اُنھیں کي تعلیم کي بدولت حسب بیان چارلي ووکس صاحب کے هر طرف کارخانہ ملمع سازوں اور زرگروں اور گھڑي سازوں اور مصوروں اور بت تراشوں اور رنگریزوں اور نجاروں وغیرہ کے مشاهدہ هوتے تھے اور لطف یہہ هی کہ یہہ پیشے کچھہ واسطے انتفاع ذاتي کاریگروں کے انجام نہیں دیئے جاتے تھے کیونکہ اهل فرقہ مذکورالصدر اِن پیشہوروں پر بطور حاکمان خودسر کے حکومت کرتے تھے اور اُنکي پیدا کي هوئي چیزوں پر اختیار کلي حاصل رکھتے تھے پس جمیع موانع و مشکلات جو تنفر محنت سے پیدا هوتي هیں دور هوگئي تھیں مگر کوتاہ اندیشي و مآل کار پر نظر نرکھني نفس‌الامر میں سخت مشکل تھي زمانہ استقبال کے معاملات پر فکر کرنے کي استعداد اِن وحشیوں میں نہ تھي اور اسي سبب سے اُنکے معلموں کو هردم ذرا ذرا سي باتوں پر نظر رکھني پڑتي تھي مثلاً ابتداء میں جو یہہ معلم اُن کو اپني کشتکاري کے بیلوں کي حفاظت سپرد کرتے تو شاید بےفکري کي جہت سے یہہ لوگ اُنکو شام کو بھي هل سے جدا نکرتے اِس سے بھي زیادہ خراب معاملے پیش آتے یعني اِن بیلوں کو یہہ

لوگ ذبح کرکے کہالیتے اور اپنے دل میں ایسا سمجہتے کہ اگر کوئی همیں ملامت کریگا تو یہہ عذر کافي هوگا کہ هم بهوکے تهے الوا صاحب لکهتے هیں کہ اِن معلموں یعني علماے دیني کو گہر اِن وحشیوں کے اِس غرض سے دیکهنے پڑتے تهے کہ اُن میں درحقیقت کس چیز کي ضرورت هی کیونکہ جب تک اِس امر کا التزام نہ کیا جاوے تو یہہ لوگ یعني اِنڈین کسي چیز کي بهي حفاظت نکریں اِن صاحبوں کو بذات خود بوقت ذبح کرنے حیوانوں کے نہ صرف اِس خیال سے موجود رهنا پڑتا کہ گوشت سب میں برابر تقسیم کیا جاے بلکہ اِس خیال سے کہ اُسمیں سے کچهہ ضایع نہو باوجود اِس احتیاط و خبرگیري اور نگراني کے بقول چارلي ووکس صاحب کے یہہ علماے دیني اکثر کمال هي دقت میں مبتلا هوجاتے اکثر ایسا اتفاق هوتا هی کہ یہہ انڈین بیج تک کے واسطے اپنے پاس کافي مقدار غلہ کے نہیں رکہتے اور جو اُن کي اچهي طرح سے خبر نہ لیجاے تو تهوڑے هي دنوں میں وہ بهوکے مرنے لگیں *

پس انداز کرنے کي خواهش با اثر کي قوت کے معاملہ میں بطور اوسط درجہ کي مثال کے مابین دونوں غایتوں یعني صورت حال مذکورالصدر اور حال کے فرنگستاني لوگوں کي حالت کي کیفیت اهل چین کي توجہ کرنے کے لایق هی مختلف باتوں سے اُن کي ذاتي عادات اور اُن کي آپس کي رسم و راہ کے اِس امر کي اُمید هوسکتي هی کہ بمناسبت اور اهل ایشیا کے وہ زیادہ عاقبت اندیش هوں اور اپنے نفس کو زیادہ روک سکتے هوں اور شہادت ذیل اِس مراد سے پیش کي جاتی هی کہ نفس‌الامر میں کیا صورت هی اجتماع مال کي خواهش باثر کو نشان دینے والي بڑي صفات میں سے پائداري بهي ایک صفت هی اور سیاحوں کا بیان هی کہ چینیوں کے بنائے هوئے آلات اُسي قسم کے آلات سے اهل فرنگ کي ساخت کے کم پایدار هوتے هیں *

سنا گیا کہ عوام کے مکانات عموماً کچي اینٹوں یا گارے یا گلاوہ کي هوئي تتیوں کے هوتے هیں چهتیں بڑنگوں سرکنڈے بچهاکر بناتے هیں

اِن سے اور کیا زیادہ غیر پائیدار اور جلد زوال پذیر عمارات ہوسکتی ہیں مکانات کی اندرونی دیواریں کاغذ کو مشتمل ہوتی ہیں جو ہر سال بدلا جاتا ہی یہی کیفیت اُن کی آلات کشاورزی اور دیگر اوزاروں کی ہی عموماً یہہ اوزار لکڑی کے ہوتے ہیں جنکی ساخت میں دھات کو بہت ہی کم دخل ہی اور اسی سبب سے وہ جلد گھس جاتے ہیں اور اُنکے تجدید کی بار بار ضرورت پیش آتی ہی اجتماع مال کی خواہش جو زیادہ قوی ہو تو اِن اوزاروں کو ایسے مادہ سے ترتیب دیا جاے کہ جسمیں گو فی الحال زیادہ خرچ پڑے مگر زیادہ دیرپا ہو اِسی سبب سے جو زمین اور ملکوں میں تردد میں آتی ہے اِسملک میں پڑی رہتی ہے جمیع سیاح بڑے بڑے اقطاع کو زمین کے خصوصاً اُن کو جنپر جھیلیں واقع ہیں قدرتی حالت میں مشاہدہ کرتے ہیں دلدلوں کو زراعت میں لانا عموماً ایک ایسا عمل ہی کہ جسکے پورا کرنے کو سالہا سال لگتے ہیں اول تو نالیاں بناکے اُنمیں سے پانی خارج کرنا پڑتا ہی پھر اُن کی سطح کو مدت دراز تک آفتاب کی حرارت سے خشک ہونا چاہیئے بعد اسکے عملہاے متعدد اُن پر ہولینے چاہیئیں تاکہ وہ کچھہ پیدا کرسکیں ہرچند جو محنت اِس زمین پر کی جاتی ہی اُس کا عوض وافی و کافی ملتا ہی مگر یہہ عوض قبل از گذرنے مدت دراز کے حاصل نہیں ہوتا تردد میں لانا ایسی زمین کا حاوی ہی اِس تصور کو کہ اُس کے ترد کرنے والوں میں مال جمع کرنے کی خواہش اپنے عمل میں اُس خواہش کی نسبت سے زیادہ قوی ہی جو چینیوں میں وجود رکھتی ہی *

پیداوار فصل کی جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں ہمیشہ کسی نہ کسی قسم کا آلہ ہوا کرتی ہی وہ آیندہ کی حاجت کے لیئے ذخیرہ ہوتی ہی اور اُس کا بندوبست بھی اُنہیں قوانین سے ہوتا ہی جنسے اِسی قسم کے دوسرے مطالب حاصل کرنے کے وسایل کا چاول چین کی بڑی پیداوار ہے اُس کی دو فصلیں ہوتی ہیں ایک جون میں دوسرے اکتوبر میں پس

مابین اکتوبر اور جون کے جو اٹھہ مہینے کي مدت هی اُس کے لیئے هوسال بندوبست کرنا پڑتا هی اور جو مختلف انداز آج کا اور آج سے آٹھہ مہینے بعد کا یہہ لوگ کرتے هیں وہ اُس اجتناب اور نفس کشي سے واضح هوگا جو یہہ لوگ فی الحال اِس خیال سے کرتے هیں کہ اُس زمانہ بعید میں احتیاج سے بچیں مقدار اِس اجتناب کي کم هی پیرمین صاحب جو جزوائس کے فرقہ میں سے بڑے ذکي تھے اور جنھوں نے ایک عمر چینیوں کے هر فریق کي صحبت میں بسر کي تھي بیان فرماتے هیں کہ اِس اعتبار میں چیني عاقبت اندیش اور کفایت شعار کم هیں اور یہي سبب هی کہ اُس ملک میں گراني اور قحط سالي اکثر واقع هوتي هی یہہ امر کہ محدود هونا پیدایش کا نتیجہ هی نا عاقبت اندیشي کانہ ثمرہ کمي محنت کا چینیوں کي صورت میں انقین کي صورت سے واضح تر هی جس صورت میں عوض جلد ملتا هي اور آلات جو بنائے جاتے هیں وہ اُس مقصود کو جسکے لیئے وہ بنائے گئے هوں جلد بر روے کار لاتے هیں تو اُنمیں سب جانتے هیں کہ بوجہہ اُس بڑي ترقي کي جو بمناسبت کیفیت ملک اور حاجات لوگوں کے فنون میں کي گئي هی محنت کمال هي جہد سے انجام دي جاتي هی اور وہ اپني اثر میں زیادہ قوي هوتي هی بوجہہ گرمي آب و هوا اور قدرتي زر ریزي ملک اور علم کشتکاري کے جو اِس ملک کے لوگوں نے حاصل کیا هی اور تعلیم اور عمل اِس اصل کے کہ هر قسم کي مفید اور کار آمد نباتي پیداوار هر قسم کي زمین سے پیدا هوسکتي هی یہہ لوگ بہت جلدي هر حصہ سے زمین کي سطح کے وہ مقدار پیداوار کي حاصل کرلیتے هیں جسکو وهاں کے آدمي بمناسبت اُس محنت کے جو بونے اور کاٹنے میں اُٹھائي جاتي هی کہیں زیادہ عوض تصور کرتے هیں وهاں همیشہ دو اور بعض اوقات تین فصلیں هوا کرتي هیں اور اگر وہ چاول سے غلہ کي هوں جو افراط سے پیدا هوتا هی تو یہہ لوگ اُن سے بلا خطا بذریعہ اپنے هنر کے کسي بھي قسم کي زمین سے جو تودہ

میں آسکتی ہی عوض کافی حاصل کرتے ہیں یہی سبب ہی کہ کوئی بھی قطعہ زمین کا جو محنت سے جلد تردد میں آسکتا ہو ایسا نہوگا کہ افتادہ رہے یہہ لوگ کوہچہ و پہاڑوں پر چڑہ کے وہاں کی زمینوں کو مثل کہیتوں کے ہموار بناتے ہیں اور پانی کو جو اُس ملک میں بڑا پیدا کرنے والا عامل ہی ہر جگہہ بذریعہ نالیوں کے پہونچاتے ہیں اور اُسکو بلندیوں پر بذریعہ سیدھے سادھے آلات کے جو اِس مخلوق عجیب میں زمانہ قدیم سے مروج ہیں چڑہاتے ہیں چونکہ ایسے کوہی مقامات میں بھی زمین یعنی اُس کی متی کی تہ عمیق اور خاک سے سڑی ہوئی نباتات کی بھری ہوتی ہی اِس لیئے یہہ لوگ اِس کام کو بہ آسانی انجام دیسکتے ہیں مگر جو امر اس سے بھی زیادہ آمادگی کو اِن لوگوں کی واسطے اُتھانے محنت کے ایسے آلات کے مشکل مصالحوں سے بناتے ہیں کہ جو جلد اپنے مقصود کو حاصل کرسکیں ظاہر کرتا ہی وہ اکثر اُن کے تالابوں پر دیکھنے میں آتا ہی یعنی یہہ لوگ مثل پرودین اور اہل کشمیر کے پانی پر تیرنے والے کہیت بناتے ہیں تختوں سے بیڑے بناتے ہیں اور اُنپر متی بچہا کے غلہ وغیرہ اجناس بوتے ہیں اور یہہ کہیت پانی پر تیرتے پھرتے ہیں اِس طریق سے محنت اُس مصالحہ سے جس پر وہ صرف ہوتی ہی اپنا عوض بہت جلد حاصل کرتے ہیں جب آفتاب کی حرارت سازگار کثرت رطوبت کے ساتھہ شامل ہوکر زر ریز زمین پر اپنا اثر کرتی ہی تو نباتات غایت افراط سے نشو ونما پاتی ہی مگر جب عوض گو افراط سے مگر بعد زمانہ بعید کے حاصل ہوتا ہی تو زراعت کی اتنی کثرت نہیں ہوتی فرنگستانی مسافران تیرنے والے کہیتوں کو جہیلوں کے کنارے کنارے دیکھکر متعجب ہوتے ہیں اِن جہیلوں کو جو موریوں کے ذریعہ سے صرف خشک کرلیا جاے تو وہ زراعت کے قابل ہوجائیں اور مسافروں کو جو حیرت ہوتی ہی اُس کا سبب یہہ ہی کہ وہ اپنے دلوں میں سوچتے ہیں کہ اِن لوگوں نے ایسی سریع الزوال عمارات پر محنت

کرنے کے بجاے خود زمین پر محنت کیوں نہ کي کہ اُس کا اثر دیر تک قائم رھتا مگر اِن لوگوں کو زمانہ استقبال کا اتنا خیال نہیں ھوتا جتنا زمانہ حال کا مال جمع کرنے کي خواھش با اثر کي قوت ایک ملک والوں میں بمناسبت دوسرے ملک والوں کے بہت مختلف ھی فرنگستاني کے خیالات استقبال کے زمانہ بعید میں جاتے ھیں اور وہ چینیوں کے حال کو جو ناعاقبت اندیشي اور سوء تدبیر کي جہت سے محنت دائمي کي بلا میں کہ اُس کے نزدیک سخت مصیبت ھی مبتلا ھیں دیکھہ کے متعجب و متحیر ھوتا ھی اھل چین کي نگاہ دور نہیں جاتي اُس کے نزدیک جو دن بسر ھوگیا وھي غنیمت ھی وہ محنت اور جفا کشي کي زندگي کو نعمت عظمی تصور کرتا ھی *

جب کوئي ملک پیدایش کے عمل کو اُس درجہ تک پھونچاوے کہ جس تک بذریعہ علم مروج پہنچنا ممکن ھو اور اِس کے ساتھہ عوض بھي اِسقدر حاصل آتا ھو کہ اُس ملک کے لوگوں کي خواھش با اثر کے ساتھہ مناسبت رکھتا ھو تو عمل مذکور درجہ سکون کو پھونچ جاتا ھی یہہ ایسا درجہ ھی کہ جب تک یا تو طریقہ پیدایش میں کچھہ اصلاح نکي جاوے یا مال جمع کرنے کي خواھش کي قوت میں افزوني نہو تب تک راس‌المال میں پھر افزوني نہوگي حالت سکون میں ھر چند باعتبار مجموع راس‌المال نہیں بڑھتا مگر بعض فردیں زیادہ دولتمند ھوجاتي ھیں اور بعض زیادہ کم مایہ اور مفلس جن لوگوں کي تدبیر و دور اندیشي اور عاقبت بیني کا مرتبہ درجہ معمولي سے کمتر ھوتا ھی وہ مفلس ھوجاتے ھیں اُن کا راس‌المال ضایع جاتا ھی اور وھي راس‌المال اوروں کا پس انداز بنتا ھی کہ جو اوسط درجہ سے زیادہ مال جمع کرنے کي خواھش با اثر رکھتے ھیں اور یھي لوگ ناعاقبت اندیشوں اور بد تدبیروں کي اراضي اور آلات و کارخانجات کے خریدار بن جاتے ھیں بعد ازیں صفائي سے دریافت ھوجاویگا کہ وہ کونسے

اسباب هیں جنکي جهت سے ایک ملک میں بمناسبت دوسرے ملک کے عوض راس‌المال کا زیادہ ملتا هی اور کہ بعض صورتوں میں زیادہ راس‌المال بلا گهتانے مقدار عوض کے کام میں نہیں لگ سکتا اگر واقعي جیسا کہ لوگ تصور کرتے هیں ملک چین سکون کي حالت پر پهونچ گیا تو وهاں جمع هونا مال کا ایسي حالت میں بند هوا کہ عوض راس‌المال کا اتنا کثیر هی جتنا کہ قانوني شرح سے سود فیصدي بارہ روپیہ کے نشان دیا جاتا هی اور لوگ تو یہہ کهتے هیں کہ گو قانوني شرح سود کي بارہ روپیہ سیکڑہ هی مگر عمل درآمد میں وہ اتهارہ روپیہ سے چهتیس روپیہ تک بدلتي رهتي هی اِس سے یہہ قیاس کیا جاتا هی کہ جتنا راس‌المال اُس ملک میں فی‌الحال موجود هی اُس سے زیادہ کام میں لگ کے اتني بڑي شرح نفع کي نہیں دے سکتا اور اِس شرح سے کوئي کمتي شرح نفع کي اهل چین کے لیئے ترغیب کافي نہیں هی کہ اُنکو تعیش حالیہ سے باز رکهے اِس لحاظ میں اگر ملک هولنڈ کو چین سے مقابل کیا جاے تو بڑا اختلاف نظر آئے نہایت بڑي آسودہ حالي کے زمانہ میں ملک هولنڈ کے اندر گورنمنٹ کو دو روپیہ سیکڑہ سود پر اور اهل ملک کو بصورت تین روپیہ سیکڑہ پر روپیہ قرض مل سکتا هی چونکہ ملک چین ملک برما یا ریاستهاے هندوستاني کے موافق نہیں هی کہ خواہ مخواہ بعوض اُس جونکهوں کے جو قرض دینے والا بوجہہ بد دیانتي لوگوں یا خستہ حالي ریاستوں کے اپنے اوپر اُتهاتا هی بهاري شرح سود کي مقرر هو پس اگر باوجود کثیرالمقدار هونے نفع راس‌المال کے واقعي اُس کي افزایش موقوف هوگئي تو یہہ موقوف هونا افزایش کا اس امر پر صاف دلالت کرتا هی کہ بمناسبت بهت سي قوموں فرنگستاني کے اهل چین میں مال جمع کرنے کي خواهش بالاثر بهت کم هی یعني اُن کے نزدیک زمانہ استقبال کي قدر بمقابل زمانہ حال کے کم هی ٭

۳ یہاں تک ہم نے اُن ملکوں کا ذکر کیا ہی جن میں مالٔ جمع کرنے کي خواهش کا اوسط اُس انداز سے کم هی جس کو بصورت اوسط درجه کي امنیت کے عقل مصلحت اندیش معقول تصور کرتي هے اور محاسب با هوش و تمیز پسند کرتا هی اب هم کو اُن ملکوں کا حال بیان کرنا هی جن میں اوسط مذکور بالتحقیق انداز مسطور سے زیادہ هے زیادہ آسودہ حال ملکوں میں فرنگستان کے فضول خرچوں کي افراط هے اور اُن میں سے بعض کے اندر اور انگلستان میں سب سے زیادہ معمولي درجه کفایت اور دور اندیشي کا اُن لوگوں میں جو اپنے هاتهه کي محنت سے بسر اوقات کرتے هیں کسي صورت میں زیادہ نهیں هی مگر چونکه کل جماعت کا ایک حصه کثیر جو پیشه وروں اور دستکاروں اور تاجروں کو مشتمل هی بمناسبت اور فریقوں کے پس انداز کرنے کے وسائل اور اغراض زیادہ رکهتا هی اس لئے شوق مال جمع کرنے کا اتنا غالب هی که آثار جلد بڑهنے والي دولت کے هر طرف نمودار هیں اور مقدار کثیر اُس راس المال کي جو کام میں لگنے کا متلاشي هی اُس وقت باعث تحیر اور تعجب هوتي هی که جب اُس کي عظمت و کلاني بوجهه لگنے اُس کے جزو کثیر کے کسي کار خاص میں مثل ریلوے وغیرہ کے ثبوت کو پهونچتي هی انگلستان میں بهت سے ایسے امور هیں که جن کے سبب سے اس میلان اجتماع مال کو قوت خاص حاصل هوتي هی مثلاً ملک مذکور مدت دراز سے آفات اور تباهیوں سے جنگ و پیکار کے درامان رها هی اور بمناسبت اور ملکوں کے اس ملک میں سب سے پہلے حفاظت اور سلامتي مال کي لوٹ مار سے اهل سپاہ اور حاکمان خود سر کے حاصل هوئي هی اِن اسباب کي جهت سے اس امر کي ساکهه مدت دراز سے موروثي هو رهي هی که اهل راس المال کا روپیه اُن کي جیب سے باهر جانے کے بعد بهي محفوظ رهیگا یهه ساکهه اور بهت سے ملکوں میں حال هي میں قایم هوئي هی جغرافي اسباب کي جهت سے

انگلستان کو شرف و اقتدار حاصل کرنے کا ذریعہ محنت سے حاصل ہی نہ جنگ و پیکار سے اور بہ تقاضاے انہیں اسباب کے بہت زیادہ دل چلے اور صاحب ہمت آدمی اس ملک کی دستکاریوں اور تجارت میں مصروف ہوتے ہیں اور اپنی خواہشات و حاجات کا سرانجام و سربراہی بذریعہ پیدا اور پس انداز کرنے کے کرتے ہیں نہ بذریعہ تصرف کرنے کے اُن اشیاء پر جن کو اوروں نے پیدا اور پس انداز کیا ہی انتظام ملکی کے بہتر ہونے کو اس میلان کی تقویت میں زیادہ دخل ہی چونکہ طریقہ مذکور سے انگلستانیوں کو آزادی عمل کی حاصل ہی اس لیئے اُن میں چالاکی اور اپنی ذات کی سعی پر بھروسا کرنے کی صفت قوی ہوگئی ہی اور چونکہ قوانین ملکی سے اس امر کی اجازت ہی کہ لوگ آپس میں اتفاق کریں اور جماعتیں بنائیں اس لیئے اُن کو کار و بار محنت کو بڑی میزان پر انجام دینے کی آسانی حاصل ہی بھی قوانین و ضوابط ایک اور لحاظ میں دولت حاصل کرنے کی خواہش کو ایک تحریک صریح و قوی دیتے ہیں اس ملک میں چونکہ بہت پہلے زمانہ سے بوجہہ زائل ہو جانے طریقہ فیوڈ لزم کے فرق مابین اصلی فرقہ بیوپاریوں اور اُس فرقہ کے جو اُن کو حقیر و ذلیل سمجھتا تھا مٹ گیا ہی اور اگر کلیۃً مٹا نہیں ہی تو کم تو بہت ہوگیا ہی اور انتظام ملکی کا ایسا ڈھنگ پڑگیا ہی کہ جس کے سبب سے اقتدار ملکی کا حصر واقعی دولت پر ہوگیا اس لیئے دولت کے لیئے علاوہ اُس کی ذاتی قدر کے ایک فرضی منزلت لوگوں کے ذہن میں سماگئی ہی یعنی وہ دولت کو اقتدار کے ہم معنی سمجھتے ہیں اور چونکہ عوام الناس کے مزاج پر دخل ہونے سے اقتدار حاصل ہوتا ہی اس لیئے دولت امتیاز و اقتدار حاصل کرنے کے لیئے بڑی ذریعہ بنی ہی اور کامیابی کا سکہ اُسی سے جمتا ہی انگلستانی شہری اور قصبانیوں کی یہہ بڑی تمنا ہی کہ اپنے مرتبہ سے اعلی مرتبہ پر فایز ہوں اور حاصل کرنا دولت کا اِس صعود کا ذریعہ ہی۔

اور چونکہ بے محنت کیلیے دولت مند بنا رہنا سلسلہ مراتب میں اب تک ایک مرتبہ شرافت و بزرگی کا اُن لوگوں پر قرار دیا جاتا هی جو محنت کے ذریعہ سے دولتمند هیں اس لیئے بلند نظروں کی صرف یہی تمنا نہیں هی کہ جب تک کاروبار میں مصروف رهیں تب هي تک اُن کے پاس آمدني بیشقرار هو بلکہ یہہ چاهتے هیں کہ اتنا کچھہ جمع کر لیں کہ جب کار و بار سے الگ هوکے گوشہ اختیار کریں تب بھي فراهم کي هوئي دولت کے ذریعہ سے عیش و کامراني هر چیز کي فراواني کے ساتھہ بسر کریں انگلستاني تعیش ذاتي کي مطلق استعداد نہیں رکھتے اور یہہ بے استعدادي اُن ملکوں کا خاصہ هی جن پر سے سیل پیوریٹنزم کي گذر گئي هی اور اسي بے استعدادي نے ملک انگلستان میں اسباب مذکورالصدر کي بڑي اعانت و تقویت کي هی مگر جو ایک جانب بوجھہ فقدان مذاق تعیش اجتماع مال کے لیئے آساني هوئي تو ویسي هي دوسري جانب بوجھہ موجود هونے ذوق خرچ کے مال کا جمع رهنا زیادہ دشوار هوگیا وقر و امتیاز ذاتي اور ظاهري آثار میں دولت کے لوگوں کے ذهن میں ایک ایسا پیوند مستحکم قایم هوگیا هی کہ اُس کے سبب سے بے عقلي کي خواهش ظاهري خرچ کے بڑا رکھنے کے عشق کے مرتبہ پر بڑي جماعتوں میں اس قوم کي پہونچ گئي هی اور لطف یہہ هی کہ شاید بمناسبت اور قوموں کے اس قوم کو بمقابل اس خرچ زاید کے کم خوشي اور کم راحت حاصل هوتي هی بخلاف اس کے ملک هولنڈ میں دولتمندان کاهل کوش و سستي پیشہ نہیں تھے تاکہ اور لوگ اُس ملک کے اُن کے قدموں پر چلتے اور ناعاقبت اندیشي سے خرچ بیہودہ کرتے اور چونکہ قایم کرنا طریق معاش و بسر کا اور مقرر کرنا معیار مناسب وغیر مناسب کا خود جماعت هاے تجارت پیشہ پر جو اهل مدینہ میں واقعي صاحب وقر و اقتدار هوتے هیں موقوف تھا اس لیئے وهاں کے آدمي اپني عادتوں میں کفایت شعار رهے اور نمایش ظاهري کے طالب و خواستگار نہ هوئے *

انگلستان و ہولنڈ میں مدت دراز سے اور بہت سے اور ملکوں میں فرنگستان کے جو انگلستان کے قدموں پر قدم رکھتے ہیں فی‌الحال دولت جمع کرنے کی خواہش کو بااثر کرنے کے لیئے اُس عوض مفرط کی ضرورت نہیں ہی جس کی ضرورت ایشیا میں پیش آتی ہی بلکہ نفع کی کمتی شرح سے خواہش مذکور کو اتنی تحریک ہوتی ہی کہ اجتماع مال میں بجاے کمی راہ پانے کے ایسی زیادتی ہوتی ہی جو پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی پس ظاہر ہی کہ افزونی پیدایش کے ہر سہ لوازم میں سے دوسرے لوازمہ یعنی افزونی راس‌المال کا میلان کمی کی طرف نہیں ہی بلکہ جہاں تک افزونی مذکور میں اُس کا دخل ہی پیدایش بلا کسی حد خاص کے بڑھنے کی استعداد رکھتی ہی اس میں کچھہ شک نہیں ہی کہ اگر عوض راس‌المال کا مقدار حالیہ سے کم ہوجاے تو اجتماع مال کی ترقی بہت روکے مگر ہم پوچھتے ہیں کہ جہاں تک راس‌المال کا افزوں ہونا ممکن ہی اگر وہاں تک اُس کی مقدار بڑھجاے تو اس سے نتیجہ صدر کسواسطے پیدا ہو یہہ سوال خاطر کو اُس رکن کی طرف مایل کرتا ہی جو ہنوز ہر سہ لوازم مذکورالصدر سے بیان کرنا باقی رہا ہی چونکہ محدود ہونا پیدایش کا کسی ضروری حد پر افزونی محنت اور راس‌المال کے موقوف نہیں ہی تو لا محالہ اُس کو خواص پر صرف اُسی ایک رکن کے موقوف ہونا چاہیئے جو خود اپنی ذات اور مقدار میں محدود ہی یعنی پیدایش کی محدودیت زمین کی صفات اور خواص پر موقوف ہونی چاہیئے *

باب دوازدہم

درباب قاعدہ افزونی پیداوار کے جو زمین سے حاصل ہوتی ہی

۱ زمین پیدایش کے دیگر ارکان یعنی محنت اور راس‌المال سے اِس اعتبار میں مختلف ہی کہ وہ غیر منتہا درجہ تک افزوں ہونے کے قابل

نہیں اُس کی وسعت محدود ہی اور اُس کے زیادہ پیدا کرنے والی اقسام کی وسعت اِس سے اور بھی زیادہ محدود یہہ بھی ظاہر ہی کہ مقدار پیداوار کی جو کسی خاص قطع سے زمین کے حاصل ہوسکتی ہی غیر محدود نہیں ہی، یہہ محدودیت زمین کی وسعت کی اور اُس کے پیدا کرنے کی قابلیت کی، پیدایش کی افزونی کی اصلی حدود ہیں آخری حدود ہرذ اِن دونو رکن کا ہر شخص پر ظاہر اور باہر ہوگیا ہوگا مگر چونکہ کسی صورت میں بھی اِن آخری حدود تک پہونچنا نہیں ہوتا اور چونکہ کوئی بھی ملک ایسا نہیں ہی کہ جس میں ساری غذا پیدا کرنے والی زمین اِسقدر کثرت سے تردد میں آجاے کہ پھر اُس سے زیادہ مقدار پیداوار کی حاصل نہوسکے اور چونکہ جزو کثیر زمین کی سطح کا پھر بھی بےتردد رہتا ہی اِس لیئے اکثر یہہ تصور کیا جاتا ہی اور وہلہ اول میں ایسا تصور کرنا واجبی بھی ہی کہ محدودیت پیدایش کی یا اُس کے ذریعہ سے محدودیت آبادی کی ہنوز بعید تر ہی اور ایک زمانہ دراز ہنوز گذر جانا چاہیئے تاکہ عملدرآمد میں کوئی ضرورت اِس امر کی پیش آئے کہ محدودیت کی اصل پرسنگینی سے فکر کی جاے ہمارے نزدیک یہہ صرف غلط فہمی ہی نہیں ہی بلکہ سیاست مدنی کے جمیع مغالطوں میں سے یہہ غلطی نہایت سنگین ہی یہہ معاملہ جمیع اور معاملوں سے زیادہ فخیم اور بنیادی ہی وہ دولتمند اور محتاجی مدینہ کے افلاس کے جمیع اسباب کو حاوی ہی اور جب تک اُس کی کیفیت کو اچھی طرح سے سمجھہ نہ لیا جاے تب تک اِس تحقیقات میں زیادہ قدم بڑھانا محض بےفائدہ *

۲ جو محدودیت پیدایش کو زمین کی صفات و خواص سے حاصل ہوتی ہی وہ کچھہ دیوار کی طرح کی روک نہیں ہی کہ ایک مقام خاص پر بے حس و حرکت قائم رہ کے حرکت کی غایہ مانع و مزاحم آتی ہی اور اُس کو مطلق روک دیتی ہی ہم اِس محدودیت

کو ایک لچکدار اور تنیےوالے کمر بند سے مشابہہ کرسکتے ہیں جو گو اتنا سختی سے تانہ نجاے کہ پھر زیادہ نہ تن سکے تاہم تناؤ کی غایت تک پہونچنے کے بہت پہلے ہی اُس کی داب محسوس ہونے لگتی ہی اور جتنا وہ اپنے تناؤ کی غایت کے قریب پہونچتا ہی اُتنا ہی زور اُسکے دباؤ کا زیادہ سختی سے محسوس ہوتا ہی *

فن کشتکاری کی ترقی کے ایک خاص درجہ میں جو چنداں بڑا نہیں ہوتا یعنی نفس‌الامر میں جب انسان کھیتی کے کام میں کچھہ‌قدر جہد کے ساتھہ مصروف ہوجاتا ہی اور اُس کے انجام دینے میں آلات مناسب سے مدد لینے لگتا ہی اُسی زمانہ سے باقتضاے قانون پیدایش از اراضی یہہ بات ہونے لگتی ہی کہ خاص حالت میں علم و ہنر کشتکاری کے مقدار پیداوار کی افزونی بمطابقت افزایش مقدار محنت کے نہیں ہوتی یعنی مثلاً اگر مقدار محنت کی دو چند کردی جاے تو مقدار پیداوار کی دو چند نہیں ہوتی یعنی کسیقدر افزوں پیداوار حاصل کرنے کے لیئے محنت میں اُسیقدر افزونی کی نسبت سے زیادہ افزونی کرنی پڑتی ہی *

سیاست مدنی میں یہہ قانون عام محنت کشتکاری کا ایک مسئلہ فخیم ہی اگر یہہ قانون اور طرح کا ہوتا تو قریب قریب جمیع اثار پیدایش و تقسیم دولت کے جداگانہ ہوتے بہت سی بنیادی غلطیاں جو اب تک اِس معاملہ کی نسبت لوگوں کے ذہن میں ہیں اِس سبب سے وجود پاتی ہیں کہ دیکھنے والوں کی نظر عمل پر اُس قانون کے جو اور ظاہری عاملوں کے تلے کہ جنکو لوگ غور سے دیکھتے ہیں اپنا کام کرتا ہی نہیں پڑتی اِن ظاہری عاملوں کو براہ مغالطہ سبب آخری اُن نتائج کا تصور کرلیتے ہیں جنکی صورت یا طریق پر شاید اُنکا دخل ہوتا ہو مگر جنکی اصلی حقیقت کا تعین صرف اِسی قانون مذکورالصدر پر موقوف ہی جیسے واسطے حاصل کرنے زیادہ مقدار پیداوار کے ناقص زمین کی

طرف رجوع کي جاتي هی تو ظاهر هی که مقدار پیداوار کي بمناسبت مقدار محنت کے افزوں نہیں هوتي معني حقیقي ناقص زمین کے یهي هیں که اُسي مقدار محنت سے جو اچهي زمین پر کي جاتي هی زمین مذکور سے اُتني پیداوار حاصل نہیں هوتي جتني که اچهي زمین سے زمین کا ناقص هونا دو امر کو مشتمل هوسکتا هی یعني یا تو اِس کو که خود زمین زر ریزي میں ناقص هو یا اِس کو که باعتبار اُس کے مقام کے اُس میں نقص هو ایک نقص کے سبب سے پیداوار کے حاصل کرنے کے واسطے زیادہ محنت درکار هوتي هی دوسرے نقص کي وجهه سے پیداوار مذکور کو بازار یعني فروخت گاہ تک پهونچانے میں زیادہ محنت لگتي هی اگر ایک خاص قطعه زمین کا جس کو حرف (ا) سے تعبیر کریں بعد صرف هونے ایک رقم خاص اُجرت و کهاد وغیرہ کے هزار من گیهوں پیدا کرتا هو اور واسطے پیدا کرنے دوسرے هزار من کے ایک اور قطع مثلاً (ب) کي طرف جو یا تو کم زرریز هی یا فروختگاہ سے بفاصله بعید واقع هی رجوع کي جاے تو مجموع دو هزار من گیهوں کے پیدا کرنے میں اُس محنت کي نسبت سے جو اول هزار من کے پیدا کرنے میں پڑتي هی دو چند سے زیادہ محنت کرني پڑیگي اور پیداوار زراعت کي بمناسبت افزوني محنت کے کم افزوں هوگي *

بجاے تردد کرنے زمین (ب) کے زمین (ا) کو بذریعه بہتر طریق کشتکاري کے اِسطرح سے کمانا ممکن هی که وہ زیادہ پیدا کرے مثلاً بجاے ایکبار کے دوبار یا بجاے دوبار کے تین بار اُس پر هل چلایا اور بکهر پهرا جاے یا بجاے هل چلانے کے اُس کو کهود کے زیر و زبر کیا جاے یا بعد هل چلانے کے بجاے بکهر پهیرنے کے ڈهیلوں کو توڑ کے اُس کے اجزا کو باریک کیا جاے یا نلائي کا عمل چند بار کامل طریق سے انجام دیا جاے یا آلات زیادہ اعلی قسم کے اِستعمال میں لائے جائیں یا زیادہ یا قیمتي کهاد ملائي جاے یا بعد ڈالنے کهاد کے زمین کو بہت احتیاط سے زیر و زبر کیا جاے تاکه

کهاں اُس میں بخوبي پیوست هوجاے غرضکہ اُن عملوں سے یہہ چند عمل هیں جنکے ذریعہ سے وهي پہلي زمین زیادہ مقدار پیداوار کي بار لاتي هی اور جب زیادہ پیداوار کے حاصل کرنے کي ضرورت پیش آتي هی تو انهیں عملوں کیطرف واسطے برآمد مدعا کے رجوع کي جاتي هی مگر اِس زیادہ پیداوار کا نسبتاً زیادہ خرچ سے حاصل آنا اِس سے عیاں هی کہ ناقص زمین تردد میں آتي هی ناقص زمینیں یا وہ زمینیں جو فروخت گاہ سے فاصلہ پر هوں کمتي عوض دیتي هیں اور مانگ افزوں کا اِن اراضي نا قصہ سے سرانجام هونا ممکن نہیں اِلا اُس صورت میں کہ خرچ کي افزوني یعني قیمت اجناس کي گراني هو اگر سرانجام فاضل مانگ کا اعلی قسم کي زمین سے بذریعہ لگانے زیادہ محنت اور راس‌المال کے مگر اُسي نسبت سے کہ جس سے پہلي مقدار پیداوار کي حاصل آتي تهي هوتا رهے تو مالکان زمین مذکور اپني اجناس کو اوروں کي نسبت سے سستا بیچ سکینگے اور کل منفعت اُنهیں کے هاتهہ میں رهیگي ناقص یا فروخت گاہ سے بعید مقاموں کي اراضي کا تردد اُن کے مالک کے واسطے حصول وجہہ معاش یا آزاد رهنے کے خیال سے بلاشبہہ کرینگے مگر اِن اراضي کو بغرض فایدہ اُٹهانے کے مستاجري میں لینا سود مند نہوگا حاصل هونا اِس قدر نفع کا اِن اراضي سے کہ لوگوں کو اُنپر اپنا روپیہ لگانے کي ترغیب حاصل هوجاے صاف اِس امر پر دلالت کرتا هی کہ بہترین اقسام بر زمین کي کاشت اِس نوبت کو پهونچ گئي هی کہ اُن پر اب زیادہ محنت اور راس‌المال کے صرف کرنے سے اُسقدر عوض سے زیادہ عوض نہیں مل سکتا جو ناقص یا فاصلہ کي زمینوں سے بصرف اُسیقدر محنت اور راس‌المال کے حاصل هوسکتا هی *

انگلستان یا سکوتلند کي اچهي مستاجري کے پرگنہ پر بہت احتیاط سے تردد کیا جاتا هی اور احتیاط کے ساتهہ تردد کیا جانا نشاي اور نتیجہ هی اِس امر کا کہ وهاں کي زمین اب بدون سعي زاید از انداز سابق زیادہ مقدار پیداوار کي بار نہیں لاتي

یعني جسقدر سعي افزوں کي جاتي هی اُس قدر مقدار پیداوار کي افزوں نہیں هوتي یعني مثلاً اگر ایک خاص مقدار سے محنت کے من بھر غلہ پیدا هوتا هی تو دو من غلہ پیدا کرنیکے واسطے دوچند مقدار محنت سے زیادہ محنت کرني پڑتي هی یعنے افزوني پیداوار کي بمناسبت افزوني محنت کے نہیں هوتي ایسي محنت کي کشتکاري بمناسبت سیدهي سادي کشتکاري کے زیادہ خرچ کا باعث هوتي هی اور تاکہ اُس سے نفع ملے قیمت اجناس کي بهي نسبتاً گراں هوني چاهیئے اور ایسے طریقہ کشتکاري کي طرف کوئي مایل نہو اگر افتادہ زمین اُسیقدر پیدا کي مل سکے جہاں یہہ قدرت حاصل هوتي هی کہ اهل مدینہ کي مانگ زاید کا سرانجام نئي زمین سے جو زر ریزي میں کاشت کے اندر کي زمین کے برابر هو هوسکتا هی وهاں کوئي شخص زمین سے اُس مقدار پیداوار کے حاصل کرنے کا ارادہ نہیں کرتا جو بذریعہ بہترین طریق کشتکاري فرنگستان کي زمین سے پیدا هوسکتي هی زمین پر وهیں تک محنت کیجاتي هی کہ اُس سے بمناسبت محنت صرف شدہ کے بڑي سے بڑي مقدار عوض کي حاصل هو اِس حد سے زیادہ محنت اُس پر نہیں کي جاتي *

حد مذکور سے جتني زیادہ محنت هوتي هی وہ کسي اور عمل کي طرف راجع هوجاتي هی ایک صاحب جنہوں نے حال هي میں یونائٹڈسٹیٹس میں سفر کیا هی لکهتے هیں کہ " انگلستاني کي نظر بہت دیر میں ظاهري هلکي فصل اور بے پرواٸي کي کشتکاري سے اشناٸي قبول کرتي هی یہہ بات اُس کے ذهن سے اُوتر جاتي هی کہ جہاں زمین اتني افراط سے اور محنت اتني گراں هو جتني کہ اُس ملک میں وهاں ملک هاے آباد کے طریق سے جداگانہ طریق پر عمل کرنا چاهیئے اور بلا شبہہ اِس کا یہہ نتیجہ هوگا کہ هر شی میں جہاں محنت کي ضرورت هی ستهراٸي اور صفاٸي کي کمي نظر آئیگي " دو سببوں

مذکورالصدر میں سے فراوانی زمین کی راقم کے نزدیک نسبت گرانی محنت کے زیادہ صحیح و واجبی هی کیونکہ محنت کتنی هی گراں هو اگر غذا کی ضرورت هوگی محنت همیشہ اُس کے پیدا کرنے میں صرف کی جائیگی مگر جو محنت نئی زمین پر صرف کی جاے تو وہ حصول مطلب کے لیئے زیادہ موثر هوگی بہ نسبت اِس کے کہ آسی پرانی کاشت کی زمین پر بہتر طریق سے تردد کیا جاے جب کوئی زمین بجز آسکے تردد کرنے کو باقی نرهے کہ جسپر بوجہہ بعد یا نقص کے تردد کرنا بلا بہت زیادہ گراں هوجانے اجناس" کے نافع نہو تب هی اختیار کرنا فرنگستانی بہتر طریق زراعت کا اوپر اراضی امریکا کے نافع هوسکتا هی هاں شاید مدینوں کے قریب کی اراضی پر طریق مذکور کا جاری کرنا اِس وجہہ سے نافع هو کہ زمین کی پیداوار کی کمی کثیر کا جبر بچنے سے خرچ باربرداری کے هوجاے جو نسبت امریکا کے طریق زراعت کو انگلستان کے طریق سے هی وهی نسبت معمولی طریق کو زراعت انگلستان کے هی طریق سے فیلنڈرز اور تسکنی کے جہاں بہت زیادہ محنت کے صرف سے بہت بڑی مقدار پیداوار خام کی حاصل هوتی هے مگر ایسے شرایط پر جو صرف طالب نفع کے حق میں مفید نہوں اِلا اُس صورت میں کہ نرخ زراعتی پیداوار کا نسبتاً زیادہ گراں هوجاے*

جو اصل اوپر مذکور هوئی هی اُس کو بلا شبہہ بعد چند توضیحات و بچند قیود مسلم ماننا چاهیئے کیونکہ گو زمین پر ایسا اچھا تردد کیا گیا هو کہ اُسے بصرف زیادہ محنت کے یا اُس کو بہتر طریق سے کمانے سے زیادہ حاصل کہ خرچ زاید کے متناسب هو هاتھہ نہ لگے مگر ممکن هی کہ صرف زاید سے محنت و راس‌المال کی خود زمین میں بوجہہ مخلوط کرنے کھاد هاے دایمی کے یا بوجہہ خارج کردینے پانی کے اُس کی سطح پر سے بذریعہ نالیوں کے ایسی اصلاح برروے کار آجاے کہ جسکے سبب سے یہہ صرف زاید محنت و راس‌المال کا باعتبار پیداوار حاصلہ کے مثمر

اُسي انتفاع کا هو جو کسي اور حصہ محنت و راس‌المال صرف شدہ سے حاصل آتا هو بعض اوقات یہہ صرف زاید بہت زیادہ نفع دے سکتا هی مگر یہہ صورت کبھي پیش نہ آتي اگر راس‌المال همیشہ نہایت مفید هي کام میں لگایا جاتا اور جو نہایت مفید کام کو واسطے حصول عوض کے مدت دراز تک انتظار کرنا پڑے تو ایسے کام کو اُسي وقت ترجیح دي جائیگي کہ محنت کے کار و بار کي کشایش نے زیادہ ترقي پائي هو اور ترقي کي اس حالت میں بھي قوانین و دستورات متعلق باراضي اکثر اس قسم کے هوتے هیں کہ راس‌المال ملک جو کام میں لگ سکتا هی زراعت کي اصلاحوں میں باساني صرف نہیں هوسکتا اور اسي سبب سے بعض اوقات ایسا اتفاق هوتا هی کہ جو اجناس افزوں هونے والي آبادي کو مطلوب هوتي هیں وہ بذریعہ بہتر طریق کشتکاري کے بصرف زر خطیر پیدا کیجاتي هیں گو اُن وسائل پر علم و رسائي هوتي هی جنسے اجناس مذکور بلا صرف زاید پیدا هوسکتي هیں *

اگر اتنا راس‌المال موجود هو کہ اُس کے ذریعہ سے اراضي پر مملکت متفقہ کے بسال آیندہ وہ ساري جاتے اور تسلیم کي هوئي اصلاحیں برروے کار آسکیں جو حال کے بھاؤ پر عوض دلا سکتي هیں یعني جو مقدار کو پیداوار کے بانداز افزوني خرچ کے یا اُس کي مناسبت سے زیادہ افزوں کرسکتي هیں تو کچھہ شبہہ نہیں هی کہ بصورت شامل کرلینے ایرلنڈ کي صورت مفروض میں مدت دراز تک ناقص قسم کي زمینوں پر تردد کرنے کي ضرورت پیش نہ آئے اور غالب هی کہ جزو کثیر اُن کم بار اور زمینوں کا جو في‌الحال زیر تردد هیں اور باعتبار اپنے محل و مقام کے کوئي وجہہ خاص رجحان کي نہیں رکھتیں کاشت سے گرجائیں یا بدینوجہہ کہ اصلاحیں اچھي زمینوں پر نہیں کي جاتي هیں بلکہ اُنکا عمل اس نہج سے هوا کرتا هی کہ وہ ناقص زمینوں کو اچھي زمین میں

بدل دیتے ہیں اختصار زراعت اس طریق سے بروے کار آئے کہ عموماً اراضی کی کاشت میں کم جہد کی جاے یعنی قریب قریب ملک امریکا کی زراعت کے طریقہ کی طرف رجوع کیجاے اور ناقص زمینوں میں سے صرف وہی متروک ہوں جو قابل اصلاح نہ پائی جاویں اور اس نہج سے ساری کاشت کی زمینوں کی کل پیداوار بہ نسبت زمانہ سابق کے اپنی مقدار میں بمناسبت مقدار محنت کے جو اراضی مذکور پر کیجاے زیادہ ہو اور یہہ قاعدہ عام کہ عوض جو اراضی سے حاصل آتا ہی مقدار میں کم ہوتا جاتا ہی براے چندے یہہ وسعت مذکور باطل و بیکار ہی مگر اس صورت حال میں بھی کوئی متنفس یہہ تصور نہیں کرسکتا کہ کل پیداوار مطلوبہ ملک صرف بہتر اور اُن اقسام سے اراضی کے حاصل آسکتی ہی جو بوجہہ قرب مدینہ کے بہتر قسم کے ہمسر ہو سکتی ہیں بلا شبہہ اس پیداوار کا جزو کثیر مثل سابق کے کم سازگار حالتوں میں پیدا ہوتا رہیگا اور جو عوض کہ بہترین اقسام یا اچھے مقام کی اراضی سے حاصل آتا ہی بمناسبت اُس کے کم عوض حاصل آئیگا اور جسقدر بوجہہ زیادہ افزوں ہونے آبادی کے اور بھی زیادہ افزوں رسد کی ضرورت پیش آئیگی اُسی قدر قاعدہ عام پھر اپنا عمل کرنے لگیگا اور آگے کو افزونی مقدار پیداوار کی بصرف زاید از اندازہ معمولی محنت و راس المال کے بروے کار آئیگی *

۳ اگر گاہ گاہ اور چند روز کے استثنا سے قطع نظر کیجاے تو کشتکاری کی محنت کا قاعدہ عام ہی کہ بصورت فرق نہ آنے کے اور اس باب میں افزونی پیداوار اراضی کے بمناسبت افزونی محنت صرف شدہ کے کم ہوتی ہی مگر راستی سے اِس اصل کے انکار کیا گیا ہی اور باعتبار تمام واسطے شہادت اس امر کے تجربہ کی طرف اشارت کی گئی ہی کہ کشتکاری کی ترقی کے زمانہ میں بہ نسبت اُس کے اوایل کے زمانہ کے اراضی سے کم عوض حاصل نہیں آتا بلکہ زیادہ یعنی جب زراعت

میں زیادہ راس‌المال صرف کیا جاتا ہی تسپہ بمناسبت اُس زمانہ کے کہ جس میں کم صرف کیا جاتا ہی زیادہ عوض حاصل آتا ہی یہہ لوگ اُسی پر قناعت نہیں کرتے بلکہ یہہ بہی فرماتے ہیں کہ ناقص ترین قسم کی زمین جو فی‌الحال کاشت میں ہی اُس کے ہر بیگہہ سے اُسی قدر غذا اُسی مقدار سے محنت کے پیدا کیجاتی ہی جس قدر کہ اُسی محنت سے سابق زمانہ کے انگلستانی اپنی نہایت عمدہ قسم کی زمین سے پیدا کرتے تھے ممکن ہی کہ یہہ قول سچ ہو اور جو کاپہہ سچ نہیں تو جزو کثیر اُس کا تو بلا شبہہ راست ہی اس زمانہ میں لاکلام بہ نسبت اوایل کے زمانہ ہماری تواریخ کے جزو قلیل آبادی کا کل آبادی کی غذا کے پیدا کرنے میں مصروف ہی مگر اِس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ جس قانون پر ہماری بحث ہی وہ وجود نہیں رکھتا اُس سے البتہ یہہ بات پائی جاتی ہی کہ کوئی ایسا عامل مخالف وجود رکھتا ہی جو کچھہ زمانہ کے لیئے قانون مذکور کے عمل کو روک سکتا ہی اور واقعی ایسا عامل مخالف وجود رکھتا ہی اور اُسکی تحقیق کی طرف اب ہم توجہہ کرتے ہیں واضح رہے ناظرین اوراق ہو کہ یہہ عامل بجز ترقی دانشمندی کے اور کوئی نہیں ہی ہمنے اِس عام معنی میں غیر محدود کلمہ یعنی ترقی دانشمندی کو جو اختیار کیا ہی اُسکی وجہہ یہہ ہی کہ جس مفہوم کو ہم بیان کرنا چاہتے ہیں اُسمیں اتنی مختلف چیزیں داخل ہیں کہ اگر کوئی اور کلمہ جو معنی میں محدود ہو اختیار کیا جاے تو وہ اُن سب کو حاوی نہوسکے اِن چیزوں میں سے نہایت ظاہری چیز ترقی علم کشتکاری اور ہنر اور ایجاد کی ہی اصلاح پائی ہوئی ترکیبیں کشتکاری کی دو قسم کی ہوتی ہیں ایک قسم سے بے افزونی محنت کے زمین زیادہ بار لاتی ہی دوسری قسم کی ترکیبیں پیداوار کی مقدار نہیں بڑھا سکتیں مگر مقدار کو محنت اور خرچ کے جنسے پیداوار حاصل اتی ہی گھٹا سکتی ہیں

ترک کرنا دستور زمین کے افتادہ رکھنے کا بذریعہ بدل بدل کر بونے فصلوں مختلف اجناس کے اور اختیار کرنا ایسی نئی چیزوں زراعت کا جو فصلوں کے الٹ پھیر میں فائدہ سے بوئی جائیں اول قسم کی ترکیبوں میں داخل ہیں صدی گذشتہ کے خاتمہ پر جو تبدل انگلستان کی کشتکاری میں بوجہہ اختیار کرنے کاشت شلجم کے بروے کار آیا اُسکو بمنزلہ ایک انقلاب کے تصور کرتے ہیں اِن اصلاحوں کا عمل صرف اِسی نہج سے نہیں ہوتا کہ وہ زمین کو اِس لایق بنا دیتی ہیں کہ بجاے ہر دوسرے یا تیسرے سال بغرض بحالی قوت اُفتادہ رھنے کے وہ ہر سال ایک فصل بار لاتی ہی بلکہ یہہ اصلاحیں زمین کی بار آوری کی قوت میں افزایش صریح کرتی ہیں کیونکہ تعداد مواشی کی بوجہہ افزونی غذا کے بہت زیادہ ہوجاتی ہی اور اُنکی جہت سے واسطے زرریز کر دینے اناج کے زمینوں کی کہاد کی فراوانی ہوتی ہی اِس قسم کی اصلاحوں کے سلسلہ میں دوسرا مرتبہ ہی اختیار کرنے ایسی نئی نئی اشیاے غذائی کا جنمیں زیادہ مقدار غذا کی ہوتی ہی مثل آلو یا زیادہ بار آور اقسام اُسی نبات کی جیسے کہ سویڈش ترنپ اصلاحوں کی اسی قسم میں اُن ساری اصلاحوں کو داخل کرنا چاہیئے جو ذیل میں بیان کی جاتی ہیں مثلاً رکھنا بہتر علم کہادوں کی صفات اور اُنکے استعمال کے طریقہ کا استعمال میں لانا نئے اور زیادہ زر خیز کرنے والے عاملوں کا مثل گوانو کے جو بیٹ کو بحری پرندوں کے مشتمل ہی اور افریقہ اور جنوبی امریکا کے کناروں پر افراط سے ملتی ہی تبدیل کرنا کہاد میں اُن اشیاء کا جو پہلے محض ضایع جاتی تھیں ایجاد کرنا طریقہ ہل چلانے کا نیچے کی تہہ میں زمین کے اور خارج کرنے رطوبت کا زمین سے بذریعہ کہپرے کے نلوں کے جو بعض قسم کی زمینوں کی پیداوار کو بہت زیادہ بڑھا دینا ہی نیز اصلاحیں جو محنت کرنے والی مواشی کی نسل اور پرورش میں کیے جاتی ہیں افزونی حیوانات کے گلوں کی جو کہا پی اور چر چک کے

ایسی اشیا کو غذاے انسانی میں تبدیل کر دیتے ہیں کہ جو دوسری صورت میں ضایع ہوجاتیں اور علی‌ھذالقیاس *

دوسری قسم کی اصلاحیں جو محنت میں تخفیف کرتی ہیں مگر زمین کی بار آوری کی قوت میں افزایش نہیں کرتیں یہہ ہیں مثلاً بنانا آلات کا بہتر طریق سے استعمال کرنا نئے آلات کا جو محنت میں تخفیف کریں مثلاً غلہ کو برسانے اور چھڑنے کی کلیں زیادہ ہنر اور کفایت سے کام لینا سعی اور جہد سے عصبات کے مثلاً اختیار کرنا طریق سکوت لنڈ کے ہل چلانے کا جو انگلستان میں بتدریج برتاو میں آیا اور جسمیں بجاے تین یا چار گھوڑوں اور دو آدمیوں کے دو گھوڑوں اور ایک آدمی سے کام لیا جاتا ہی یہہ اصلاحیں زمین کی بار آوری کی قوت کو زیادہ نہیں کرتیں مگر زراعتی پیداوار کی لاگت کو بوجہہ افزونیی آبادی اور مانگ کے جو میلان بڑھنے کا ہوتا ہی اسکو وہ مثل اول قسم کی اصلاحوں کے روکتی ہیں *

اصلاح پائے ہوئے وسائل آمد و رفت کے اپنے اثر میں متشابہہ ہیں اثر سے دوسری قسم کی اصلاحوں کشتکاری کے اچھی سڑکیں بمنزلہ اچھے آلات کے ہوا کرتی ہیں کیونکہ محنت کی کفایت چاہیئے زمین سے پیداوار حاصل کرنے میں ہو یا اُس پیداوار کو خرچ کی جگہہ تک پہونچانے میں مآل دونوں کا ایک ہی ہی اِس کے علاوہ ہم یہہ تو ذکر ہی نہیں کرتے کہ خود کشتکاری کی محنت میں بوجہہ اُس اصلاح کے تخفیف ہوتی ہی جو فاصلہ پر سے کھاد کو کھیت تک پہونچانے کے خرچ میں کمی کرتی ہی یا جسکے ذریعہ سے عملہاے اِنتقال اشیاء از جاے بجاے جنکی کھیتوں میں ضرورت پیش آتی ہی آسان ہوجاتے ہیں *

ریلوے اور نہریں نفس‌الامر میں اُن ساری جنسوں کے پیدا کرنے کی لاگت کو گھٹاتی ہیں جو اُنکے ذریعہ سے فروخت گاہ تک پہونچائی

جاتي هين اور جن اشيا کے پيدا کرنے کے سامان وغيرہ کو اُنکے ذريعه سے منتقل کيا جاتا هى اُنکي لاگت پر بهي اُنکا يهي اثر هوتا هى اُنکے ذريعه سے ايسي زمينيں تودد ميں آسکتي هيں جو دوسرے حال ميں بے بڑهنے نرخ اجناس کے کاشتکار کو اُسکي محنت کا بدل ندے سکتيں فن جهاز راني کي اصلاحيں غذا اور ديگر اشيا کي لاگت پر جو براہ تري لائي جاتيں بهي اثر کرتي هيں *

باعتبار ايسے هي امور کے يهه بات پائي جاتي هى که بهت سي اصلاحيں جو محض علم آدات سے تعلق رکهتي هيں اور جنکو بظاهر گو کسيطرح کا ربط و لگاؤ فن کشتکاري سے نهيں هوتا تا هم وہ اِس امر کا ذريعه بنتي هيں که ايک خاص مقدار غذا کي نسبتاً کم خرچ سے پيدا کيجاے مثلاً کوئي بڑي اصلاح جو لوها گلانے کي ترکيب ميں کيجاے بالضرور کشتکاري کے آلات کو سستا کرنے پر مايل هوگي اور لاگت ميں ريل روڈ اور گاڑيوں اور جهازوں اور شايد عمارتوں اور بهت سي اَور چيزوں کے که جنکي ساخت ميں بوجهه گراني في الحال لوهے کو دخل نهيں هى تخفيف کريگي اور بدينوجهه اُسکے ذريعه سے غذا پيدا کرنے کي لاگت ميں کمي هوگي اُس اصلاح سے بهي يهي نتيجه مرتب هوگا جو ايسے عملوں ميں دستکاري کے کي جاے که جنکے اندر سے مادہ غذائي کو بعد علحدگي کے زمين سے گذرنا پڑتا هى اول دفعه جب پاني اور هوا کي قوت عملي سے غله کي پسائي ميں مدد ليگئي تو اُس نے روٹيوں کو اُسيقدر سستا کرديا جسقدر که کوئي نئي اور بڑي تحقيق فن کشتکاري کي اُنکو سستا کرتي اور جو کوئي بڑي اصلاح چکي کي بناوت ميں کي جاتي تو وہ بهي نسبتاً ايسا هي اثر پيدا کرتي نتايج پر سستي و سايل آمد و رفت کے هم ابهي گفتگو و بحث کرچکے هيں بعضي ايجاديں فن انجينرنگ ايسي هوتي هيں که اُنکے ذريعه سے انجام دينا جميع بڑے بڑے عملوں کا جو زمين کي سطح سے تعلق رکهتے هيں آسان هوجاتا هى مثلاً پن سال کرنے

کے فن کي اصلاح زمین سے پاني خارج کرانے کے عمل میں بہت کار آمد ھی اور نہر اور ریلوے بنانے کے کام میں جو مدد اُس سے پہونچتي ھی اُسکا تو ھم ذکر ھي نہیں کرتے ملک ھولنڈ اور بعض مقامات انگلستان کي تر زمینیں بذریعہ بندوں کے خشک کي جاتي ھیں اور اِن آلوں کو ھوا اور بھاپ کے زور سے حرکت دلاتے ھیں جہاں آبپاشي کي نہروں یا تالابوں یا بندوں کي ضرورت ھوتي ھی وھاں فن آدات کي مہارت عمل پیدایش کے سستا کرنے کے واسطے بڑي ذریعہ ھوتي ھی *

فن دستکاري کي اصلاحوں میں سے جو اصلاحیں اِس طرح کي ھیں کہ اُن سے آسان کرنے میں غذا پیدا کرنے کے عمل کي مدد صریح نہیں مل سکتي اور جو گو ھمیں سبب اِس قانون عام کے نقصان کي اصلاح نہیں کرسکتیں کہ افزایش پیدا وار اراضي بمناسبت افزایش محنت صرف شدہ کے روز بروز کم ھوتي جاتي ھی تاھم وہ منتج ایک ایسے نتیجہ کي ھوتي ھیں جو عمل در آمد میں قانون مذکور کے نقص کا مصلح ھی یعني جس امر کو وہ روک نہیں سکتیں اُسکے اثر کا تاھم کچھہ قدر جبر کردیتي ھیں *

سارے مصالحہ دستکاروں کے چونکہ زمین سے مستخرج ھوتے ھیں اور بہت سے اُنمیں کے بالخصوص ملبوسات کي کشتکاري کے ذریعہ سے حاصل آتے ھیں پس قاعدہ عام پیدایش کا اراضي سے یعني قاعدہ گھٹنے والي پیداوار کا آخر کار دستکاري اور کشتکاري دونوں میں برابر صادق آئیگا یعني جسقدر آبادي زیادہ ھوتي جائیگي اور قوت زمین کي واسطے پیدا کرنے پیداوار زاید کے روز بروز گھٹتي جائیگي اُسیقدر کوئي افزوں مقدار مصالحہ اور غذا کي بذریعہ اُتني افزوں محنت کے حاصل آئیگي جو اپني مقدار میں مقدار مناسب سے زیادہ ھوگي مگر دستکاري کي کسي شی میں جو مصالحہ صرف ھوتا ھی اُسکي لاگت ایک جزو قلیل ھوتا ھی کل لاگت کا شی مذکور کے پس اشیاے دستکاري میں جتني محنت

کشتکاری کی داخل ہوتی ہی وہ بمناسبت کل محنت کے جو اُنکے بنانے مین لگتی ہی بمنزلہ ایک خفیف کسر کے ہوتی ہی اور جسقدر پیدایش مین اشیاے دستکاری کے افزونی ہوتی جاتی ہی اُسیقدر باستثناء اِس کسر خفیف کے باقی سب محنت ہمیشہ کمی کی طرف مایل ہوتی ہی کیونکہ دستکاری مین بمناسبت کشتکاری کے آدات اور کلون کی اصلاحون اور محنت بچانے کی ترکیبون کو زیادہ گنجایش ہی اور ناظرین اوراق ابواب ماسبق مین دریافت کرچکے ہین کہ محنت کو تحلیل کرنا اور اُسکو بہ کفایت کام مین لانا بہت کرکے اِس امر پر موقوف ہی کہ مانگ وسیع ہو اور عمل پیدایش کو میزان کبیر پر انجام دلانا ممکن پس ظاہر ہی کہ جو اسباب محنت کی بار آوری کو بڑھاتے ہین اُنکو دستکاریون مین بہت غلبہ ہی اُس ایک سبب پر جو اُسکی بار آوری کے گھٹانے پر مایل ہی اور افزونی پیدایش اشیاے مصنوعی کی کہ جسکی بوجہہ افزون ہونے آبادی کے ضرورت دامنگیر ہوتی ہی برروے کار آتی ہی بذریعہ روز بروز گھٹنے والی اور نہ بذریعہ روز بروز بڑھنے والی لاگت متناسب کے اور امر واقعی ہونا اِس قول کا اِس سے عیان ہوگیا ہی کہ دو گذری ہوئی صدی مین قیمت ہر قسم کی مصنوعات کی برابر گھٹتی چلی آئی ہی اور یہہ گھٹاو قیمت کا اُن ایجادون کے سبب سے زیادہ جلد برروے کار آیا ہی جو ستر اَسی برس کے اندر آدات و کلون مین ہوئے ہین اور وہ اِس لایق ہی کہ آگے کو اور مقدار مین زیادہ ہوتا چلا جاے مگر کب تک اور کہان تک زیادہ ہوگا یہہ امر صحت کے ساتھہ مقرر کرنا ممکن نہین اب ہم کہتے ہین کہ یہہ امر تصور مین آسکتا ہی کہ محنت کشتکاری کی بار آوری بہنگام افزونی پیداوار کے بتدریج کم ہوتی جاے اور اُسکی جہت سے قیمت غذا کی درجہ بدرجہ گران ہونے لگے اور واسطے پیدا کرنے غذاے مطلوبہ کل آبادی کے روز بروز زیادہ آدمیون کی ضرورت پیش آئے اور اُسی زمانہ مین بار آوری محنت کی اور صنعتون مین کار و بار

محنت کے اِس سرعت کے ساتھہ بڑھے کہ کشتکاری کے واسطے جتنی زیادہ محنت کي ضرورت هی وہ دستکاریوں کي محنت کي بچت سے میسر آسکے اور تاهم پیداوار دستکاري کي زیادہ هو اور اهل مدینہ کي کل حاجات کا سرانجام بنظر کل نسبت زمانہ سابق کے بہتر طریق سے هو اور غربا کو بهي اِس نفع کا فائدہ پہونچے یعنی ممکن هی کہ ارزانی ملبوسات اور مکانات کي جهت سے اُنکي غذاے گراں کا جبر هوجاے *

غرضکہ بموجب بیان صدر کے فنون پیدایش کي اصلاحوں میں سے کوئي بهي اِصلاح ایسي نہیں هی کہ جو کسي نہ کسي طریق سے بمخالفت اِس قانون کے کہ محنت کشتکاري کا عوض روز بروز گهٹتا جاتا هی اثر نکرتي هو یہہ نہ سمجهنا چاهیئے کہ صرف کار و بار محنت هي کي اصلاحیں یہہ اثر پیدا کرتي هیں طریق حکومت کي اصلاحیں اور اخلاق و سلوک کي ترقیاں بهي یہي نتیجہ دیتي هیں فرض کرو کہ کوئي ملک في الحال اُس حالت میں تباهي کے گرفتار هی جسمیں ملک فرانس قبل گردي کے مبتلا تها یعني فرض کرو کہ باستثناے اَوْر لوگوں کے صرف محنت مزدوري کرنے والوں پر محصول لگایا جاتا هی اور اِس قاعدہ سے کہ وہ نفس الامر میں پیدایش پر جرمانہ هی اور اُمراء اور درباریوں کے دست تظلم سے جو مضرت جان و مال کو لوگوں کے پہونچتي هی اُسکي کہیں داد نہیں ملتي اب هم کہتے هیں کہ جو طوفان اِس طریق بیداد کو بیخ و بن سے اُکهاڑ ڈالے اگر اُسکے اور نتایج سے قطع نظر کرکے صرف اُسي ترقي پر فکر کریں جو اُسکے ذریعہ سے محنت کي بار آوري کو حاصل هوتي هی تو کیا طوفان مذکور برابر بہت سي اصلاحوں کار و بار محنت کے تصور نہ کیا جائیگا موقوف کردینا کسي مالي لاگ کا جو زراعت پر لگتي هو مثل دهک کے بمنزلہ اِسکے هی کہ گویا بمقدار دهم حصہ کے اُس محنت میں دفعتاً تخفیف هوگئي جو واسطے استحصال پیداوار حالیہ کے مطلوب هی موقوف کردینا قوانین غلہ یا کسي اور روک ٹوک کا

جو پیدایش میں اشیا کے بمقامات مخصوص جہاں اُنکو نہایت کم خرچ سے پیدا کرسکتے ہوں ھارج ہوویں بمنزلہ اِس کے ھی کہ گویا عمل پیدایش میں کوئی بڑی اصلاح کی گئی جب ایسی زر ریز زمینوں پر بلا روک ٹوک تردد ہونے لگتا ھی کہ جو سابق شکارگاہوں یا کسی اور دل لگی کے کاموں کے لیئے وقف کی گئی ہوں تو محنت کشتکاری کی بار آوری بہیئت مجموعی نسبت زمانہ سابق کے زیادہ ہوجاتی ھی جو نتایج باعتبار سست اور بے اثر کرنے محنت کشتکاری کے قوانین مساکین کی بد نظمی سے انگلستان میں اور اُنسے بھی زیادہ بدتر ملک ایرلنڈ میں بوجہہ ناکارہ ہونے طریقہ حقیت کاشتکاروں کے بر روے کار آئے وہ سب کو بخوبی معلوم ہیں محنت کی بار آوری پر کوئی اصلاح اتنا زیادہ صریح اثر نہیں کرتی جتنا کہ اصلاح و درستی طریقہ مستاجری اراضی و قوانین ملکیت زمین کی توڑ دینا قاعدہ وراثت کا جسکے بموجب جائدادیں خاص وارثوں کو پہونچتی ہیں اور سستا کر دینا عمل انتقال املاک یا کسی اور امر کا جو اِس قدرتی میلان کی تقویت کرے کہ بحالت نہونے روک ٹوک کے زمین ایسے لوگوں کے قبضہ سے جو اُس سے کم نفع اُٹھا سکتے ہیں نکل کے اُن لوگوں کے قبضہ میں چلی جاتی ھی جو اُس سے زیادہ منفعت حاصل کرسکتے ہیں اور دیا جانا لنبی میعاد کے پٹوں کا بعوض اِسکے کہ جب چاہا کاشتکار کو اُسکی جوت سے بیدخل کردیا یا مقرر کرنا کسی بہتر طریقہ کا بعوض اِس قاعدہ کے کہ خود مزدور بلا ذریعہ کسی سرمایہ دار مستاجر کے زمین کا اجارہ لے اور شرطیں اُسکے اجارہ اور مقدار اُسکے لگان کی بپابندی کسی دستور کے مقرر نہو بلکہ اِس قاعدہ پر کہ جسنے زیادہ روپیہ دینا قبول کیا اُسکو زمین مل گئی اور سب سے زیادہ حاصل ہونا کاشتکار کو کسی حقیت دایمی کا اُس اراضی پر جسکو وہ جوتتا ھی یہہ سب باتیں نفس الامر میں ایسی حقیقی اور بعض اَنمیں کی ایسی بڑی اصلاحیں عمل پیدایش کی ہیں جیسے کہ ایجاد کاتنے کی چرخے یا کل دخانی

کي بهي حال هی تعلیم و تربیت کي اصلاحوں کا کاریگر کي زیرکي کو محنت کے بار آور بنانے میں بڑا دخل هی نہایت تعلیم یافتہ ملکوں میں سے بعض ملکوں کے اندر اِس زمانہ کا عیار ذکاوت اتنا کم هی کہ کسي اور تدبیر سے محنت کي بار آوري میں اتنے غیر انتہا درجہ تک ترقي هونے کي اُمید نہیں هوسکتي جتني کہ اِس تدبیر سے کہ جو لوگ صرف هاتهہ پیر یعني آلہ محنت رکهتے هیں اُنکے دماغ کو زیور عقل سے آراستہ کیا جاے اور احتیاط اور کفایت شعاري اور ایمانداري ایسي صفات هیں کہ مزدوروں کي ذات میں اُنکا هونا اُسي قدر ضروري هی جتنا کہ ذکاوت کا هونا راہ و رسم دوستانہ اور توحد اغراض و احساس کا مابین مزدوروں اور اُن لوگوں کے جو اُنسے کام لیتے هیں بڑي کار آمد بات هی میں نے غلط کہا مجهے یہہ کہنا چاهیئے تها کہ بڑي کار آمد بات هوتي کیونکہ مجهے علم نہیں کہ ایسي دوستانہ راہ و رسم فی‌الحال کہیں وجود رکهتي هی یہہ نہ سمجهنا چاهیئے کہ فقط مزدوروں هي کے جرگہ میں علم و تہذیب خصال کے زیادہ هونے سے بار آوري محنت کي اعانت هوتي هی اگر دولتمندان کاهل کوش کے جرگہ میں جہد دماغي زیادہ هوجاے اور تعلیم کامل وجود پائے اور ایمانداري کي حس زیادہ تیز هوجاے اور همدردي اور خیر طلبي ملک کي صفت اُنکے دلوں میں زیادہ استحکام پائے تو یہہ لوگ اُمور انتظام اور رسم و رواج ملک کے باب میں نہایت عمدہ تجویزیں اصلاحوں کي نکال سکینگے اور اُنکي پشتي اور تقویت کرسکینگے زیادہ دور نظر ڈالنے کي کیا حاجت هی صرف اُنہیں آثار کو ملاحظہ کرو جو اظہر هیں ملک فرانس کي کشتکاري ٹهیک اُنهیں اُمور میں پست اور پس پا هی جنمیں بتاثیر جہد و سعي مردمان تعلیم یافتہ کي اُمید اصلاح اور بہتري کي تهي اور وجہہ اِسکي کچهہ قدر یہہ هی کہ وهاں کے زمیندارانِ دولتمند کلیۃ اُنهیں کار و بار اور حظایظ میں همہ تن مصروف هیں جنکو شہر سے تعلق هی کوئي بهي درستي اور اصلاح کار و بار

انساني کي ايسي نہوگي کہ جو منجملہ اپنے اور قائدوں کے محنت کي بار آوري پر بطريق صريح يا غير صريح اثر نيک نکرتي ہوگي اِسميں کچھہ شک نہيں کہ بعض صورتوں ميں تعليم عقلي کار و بار محنت يعني کشتکاري و دستکاري وغيرہ ميں کليہ محو ہوجانے کے شوق کو درجہ اعتدال پر لائيگي مگر نفس الامر ميں جتني محنت کار و بار مذکور کے انجام دينے ميں صرف کي جائيگي وہ هميشہ زيادہ بااثر ہوگي *

قبل نشان دينے اُن بڑے بڑے نتائج کے جو صفات سے اِن دو قواعد مخالف کے کہ جو محنت کشتکاري کي بار آوري کو تعين کرتے هيں مستخرج ہوتے هيں همکو يہہ بات بيان کرني لازم هي کہ جو کچھہ هم نسبت کشتکاري کے بيان کر آئے هيں وهي تهوڑے سے اختلاف کے ساتھہ حق ميں باقي اور هنروں کے صادق آتا هي کہ جنکي استعانت سے مصالحے کرہ ارضي سے نکالے جاتے هيں اور جو مفہوم عام ميں کشتکاري کے داخل هيں مثلاً کان کهودنے کي محنت سے افزوں پيداوار جبهي حاصل آتي هي کہ خرچ متناسب کي نسبت سے زيادہ محنت و راس المال صرف کيا جاے بلکہ اُس ميں اس سے بهي ايک اور زيادہ خرابي هي اور وہ يہہ هي کہ اُس کي معمولي سالانہ پيداوار حاصل کرنے کے واسطے سال بسال زيادہ محنت اور زيادہ راس المال صرف کرنا پڑتا هي کيونکہ کان کے اندر سے جو کچھہ ايک بار نکال ليا جاتا هي اُس کا بدل کان نہيں کرسکتي اور اِس سے صرف يہي نتيجہ پيدا نہيں ہوتا کہ کانيں آخر کو خالي ہوجاتي هيں بلکہ جہاں هنوز آثار خالي ہوجانے کے نمودار نہيں هيں وهاں بهي معدنيات کے استخراج کي لاگت روز بروز بڑهتي جاتي هي کيونکہ غار کو روز بروز عميق تر اور دالانوں کو چوڑا کرنا پڑتا هي پاني اُوليچنے کے ليئے زيادہ قوت صرف کرني پڑتي هي اور پيداوار کو زيادہ عميق سے باهر لانا يا فاصلہ پر ليجانا پڑتا هي اور اِسيليئے قاعدہ گهٹنے والے عوض کا کان کهودنے کے عملوں ميں بہ نسبت عمل هاے کشتکاري کے زيادہ بے قيد معني کے ساتھہ صادق آتا هي مگر

اس کے ساتھہ یہہ بھي معلوم رہے کہ اِن عملوں میں عامل مخالف یعني پیدایش کي اصلاحوں کے اثر کو بہت زیادہ دخل هی کیونکہ اُن میں کشتکاري کي نسبت سے کلوں اور آلات کي اصلاحوں کو زیادہ گنجایش هی سب سے پہلے کل دخاني سے معادن هي کي کھودائي وغیرہ میں مدد لیگئي تھي اور تراکیب کیمیائي میں جنکي اِستعانت سے فلزات معادن سے نکالي جاتي هیں بیحد و لا نہایت اصلاحوں کي گنجایش هی اِن سب باتوں کے علاوہ ایک اور امر کثیر الوقوع هی جو معادن حال کے خالي هوجانے کے دغدغہ کو مٹاتا هی یعني دریافت هونا نئے معادن کا جو معادن سابق کے برابر یا اُن سے زیادہ زرریز هوں المختصر جمیع عاملان طبیعي جو اپني مقدار میں محدود هیں وہ صرف اپني قوت اخیر هي میں بار آوري کے محدود نہیں بلکہ بہت ماقبل اِسکے کہ قوت مذکور درجہ اخیر تک تاني جاے اُن سے کوئي افزوں مقدار پیداوار کے بعد بہت زیادہ صرف محنت اور راس المال کے حاصل آتي هی یہہ قانون عام هی اور ممکن هی کہ اُسکا عمل چند روز کے لیئے اُن امور سے رک جاے جو اِنسان کے اختیار کو خادمان طبیعت پر بڑھائیں خصوصاً وسعت سے اُنکے علم کي جسکے ذریعہ سے اُنکي حکومت صفات اور قوا پر عاملان طبیعي کے زیادہ هوجاتي هی *

باب سیزدهم

درباب اُن نتائج کے جو قوانین مذکورۂ ابواب ماسبق سے پیدا هوتے هیں

ا تشریح و توضیح ماسبق سے ظاهر هی کہ افزایش پیدایش کي حد دو سبب پر مبني هی یعني یا تو کمي پر راس المال کے یا کمي پر زمین کے عمل پیدایش یا تو اِس سبب سے ساکن هوجاتا هی کہ مال

جمع کرنیکي خواهش اِتني نہیں هوتي که راس‌المال میں زیادہ افزوني هو یا اِس سبب سے که هرچند مالکان آمدني فاضل اپني اِس آمدني سے ایک حصه کے پس انداز کرنے پر دل سے آمادہ هوتے هیں مگر مدینه کي اراضي محدود سے بذریعه لگانے زیادہ راس‌المال کے اتنا عوض حاصل نہیں آتا که اُسکو اجتناب کے شایان تصور کیا جاے جن ملکوں میں مثل اقوام ایشیا کے مال جمع کرنے کي خواهش ضعیف هو یعني جہان کے آدمي تاوقتیکه توقع نفع کثیر کي نرکھتے هوں اور اِس نفع کثیر کے حصول کے لیئے مدت دراز تک اِنتظار نکرنا پڑتا هو نه پس انداز کرتے هوں اور نه واسطے* حصول و سایل پس انداز کے محنت کرتے هوں جہاں یا تو عمل پیدایش کم بار آور هو یا سخت محنت کرني پڑتي هو بدینوجہه که نه وهاں راس‌المال پر دست رس هی اور نه لوگوں میں اِتني دوراندیشي که ایسي تدبیریں اختیار کریں که جنکے ذریعه سے عاملان طبیعي محنت انساني کے قایم مقام هوجائیں وهاں یعني ایسے ملکوں میں بنظر اِنتظام و کفایت اِس امر کے بڑي ضرورت هی که محنت اور مال جمع کرنے کي خواهش باثر میں افزوني بر روے کار لائي جاے اور اِن دونوں کے افزوں کرنے کے یہه وسیلے هیں اول بہتر اِنتظام ملک داري اور زیادہ کامل حفاظت مال کي اور لیاجانا اوسط محصولوں کا اور زیادہ دایمي اور نافع تر هونا طریق قبض و تصرف کا اراضي پر که جسکے ذریعه سے حتی‌الامکان خود کاشتکار کو بلا تقسیم نوعي اُسکي محنت و هنر اور کفایت کا کلیه انتفاع حاصل هو دوم ترقي پانا عقل و دانش کا عوام میں اور زایل هونا ایسي رسمیات اور تعصبات کا جو محنت کے باثر هونے میں مانع آتي هیں اور بڑهنا چستي و چالاکي قواے نفساني کا جو لوگوں کي طبایع میں نئي نئي خواهشیں پیدا کرے سوم جاري کرنا ایسے هنروں کا جو اور ملکوں میں شایع هوں اور جنکے ذریعه سے مقدار عوض کي جو راس‌المال زاید کے استعمال سے حاصل آوے اتني بڑه جاے که مال جمع

کرنے کي خواهش کے ضعف کو دور کردے اور در آمد کرنا راس‌المال کا غیر ملکوں سے تاکہ افزوني پیدایش کا حصر آگے کو صرف کفایت اور دوراندیشي پر اهل ملک هي کے نرهے یہہ تدبیر اهل ملک کي طبیعت کو برانگیختہ کرتي هی اور گو بوجہہ جمانے نئے خیالات اور توڑنے سلسلہ عادات کے حالت اصلي میں لوگوں کي اصلاح نہیں کرتي مگر اُن کے دلوں میں نئي خواهشیں پیدا کرتي هی اور اُنکي بلند نظري کو بڑهاتي هی اور اُنکے حزم اور دور اندیشي کے بڑهانے پر مایل هوتي هی یہہ سب باتیں کم و بیش حق میں جمیع آبادیہاے ایشیا اور کم دانشمند اور کم محنت و رز ملکوں فرنگستان مثل روس اور هنگري اور سپین اور آیرلینڈ کے صادق آتي هیں *

۲ مگر دنیا میں ایسے بهي ملک هیں اور انگلستان اُنکا سردار هی کہ جنمیں نہ تو جفا کشي اور نہ مال جمع کرنے کي خواهش باثر کي تقویت کي ضرورت هی یہاں کے آدمي تهوڑے عوض کے واسطے اپنے اوپر سخت محنت گوارا کرتے هیں اور بخیال حاصل کرنے تهوڑے نفع کے بہت پس انداز کرتے هیں اِن ملکوں میں گو مزدوروں کي جماعت میں اتني کفایت شعاري اور جز رسي نہیں هی جتني کہ هوني چاهیئے مگر زیادہ متمول حصص میں لوگوں کے مال جمع کرنے کي خواهش اِتني غالب هی کہ اُس کو گهٹانے اور اعتدال پر لانے کي ضرورت هی *

اگر بوجہہ بہت هي کم هوجانے مقدار عوض کے راس‌المال کي افزوني رک نجاے تو اِن ملکوں میں راس‌المال کي کمي نہو عوضوں یعني پیداواریوں کو جو درجہ بدرجہ گهٹنے کا میلان هی وهي میلان اِس امر کا باعث هوتا هی کہ افزایش پیدایش کے ساتہہ اکثر حالت میں پیدا کرنے والوں کے نقصان راہ پاتا هی اور یہہ میلان جو اپنے وقت پر افزایش پیدایش کو مطلق روک دیتا نتیجہ هی اُنهیں اعلي اور خلقي شرایط کا جنپر پیدایش از اراضي موقوف هی *

سب ملکوں میں جنہوں نے ترقی کشتکاری میں اول مرتبہ سے قدم
آگے بڑھایا ہی ہر افزونی غذا کی مانگ کی جو بوجہہ افزوں ہونے
آبادی کے بر روی کار آتی ہی ہمیشہ بصورت اُسی وقت نہ واقع ہونے
اصلاح پیدایش کے ہر فرد بشر کی مقدار غذا کو جو واجبی تقسیم کے
بموجب اُس کے حصہ میں آنی چاہئے گھٹاتی ہی افزایش پیدایش کی
بصورت نہونے زر خرچ قطعات افتادہ زمین کے نا تاری اصلاحوں کے جو
قیمت اجناس کو ارزاں کرتی نہونے پائیگی اِلا اُس صورت میں کہ مقدار
محنت کی اندازِ مناسب سے زیادہ بڑھائی جاے رعایا کو یا تو زیادہ جہد
سے محنت کرنی پڑیگی یا تھوڑی غذا پر قناعت کرنی ہوگی یا پوری
غذا حاصل کرنے کے واسطے اور قسم کے آرام اور آسایشوں کو گھٹانا پڑیگا
جب کبھی ضرورت اِن باتوں کی ملتوی رہ جاتی ہی تو اِس التوا کی
یہہ وجہہ ہوا کرتی ہی کہ اصلاحیں جو عمل پیدایش کو آسان
کردیتی ہیں روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہیں اور جو بندوبست آدمی واسطے
زیادہ با اثر کرنے اپنی محنت کے نکالتا ہی وہ خادم طبیعت کے ساتھہ
ہم پلہ لڑائی قایم رکھتی ہیں اور اُس کے قواے دنی سے جبراً ذخیرے
مخازن پیدایش کی اُسی سرعت سے حاصل کرتی ہیں جس سرعت سے
کہ حوایج انسانی برائے مخازن پر قابض و متصرف ہوجاتی ہیں *

اِس سے یہہ نتیجہ مفہوم نکلتا ہی کہ کچھہ ضرور نہیں کہ جب
لوگوں میں مال کی عدم مساوات نہ ہو تب ہی افزایش آبادی کے
روکنے کی ضرورت پیش آتی ہی کسی بھی حالت میں تہذیب اور
دانشمندی کے اگر بنظر مجموع دیکھا جاے تو زیادہ آدمیوں کی خور
و نوش کا بندوبست اُس فراغت سے ہو سکیگا جس فراغت سے کہ کم
آدمیوں کا آبادی کے بہت زیادہ ہو جانے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہی
اُس کا سبب اہل مدینہ کی بے انصافی نہیں ہی بلکہ خادم طبیعت
کی دنائت و کنجوسی نے انصافی کے ساتھہ منقسم ہونا دولت کا لوگوں

میں اتنا بھي تو نہیں کرتا کہ خرابي مذکور کو بڑھاوے بہت سے بہت البتہ یہہ نتیجہ دیتا ھی کہ اِس خرابي کو کچھہ قدر جلد محسوس کرا دیتا ھی *

اِس کہنے سے کچھہ فایدہ نہیں کہ کثرت آبادي کي جہت سے جسقدر زیادہ کھانے والے پیدا ہوتے ہیں اسیقدر محنت کرنے والے بھي تو زیادہ ھو جاتے ہیں کیونکہ نئے آدمیوں کو آتني ھي غذا مطلوب ہوتي ھی جتني کہ پرانوں کو مگر نیوں کي محنت سے اُتنا پیدا نہیں ہوتا جتنا کہ پرانوں کي محنت سے اگر جمیع آلات پیدایش کے سب لوگوں کي ملک مشترک ھوجائیں اور کل پیداوار بحصہ مساوي آن میں تقسیم کیجاے اور اِس طرح کے انتظام کے ساتھہ محنت ویسي ھي یا چہد اور پیداوار آسي قدر مفرط ھو جسقدر کہ اب ھی تو جمیع مردمان موجود کے با فراغت بسر کے واسطے سامان کافي اور وافي موجود ھوگا مگر جب آبادي دوچند ھوجائیگي جیسا کہ ایسي صورت حال سازگار میں بلاشبہہ ھر بیسویں سال ھوا کرتا ھی تب فرمائیئے کہ اِن لوگوں کا کیا حال ھوگا اگر فنون پیدایش میں اُسي زمانہ میں اصلاح و ترقي معمولي درجہ سے کہیں زیادہ نہو تو ناقص زمینیں جنکي طرف واسطے پیدا کرنے غذاے مطلوبہ اِس قدر بڑھي ھوئي آبادي کے رجوع کیجائیگي اور زیادہ محنت اور کم عوض دینے والے طریقے کشتکاري کے جو اُسي غرض سے اچھي اراضي پر اختیار کیئے جائینگے لامحالہ ھر فرد بشر کو مدینہ کے نسبت سابق کے مفلس کردینگے اور جو آبادي اُسي انداز سے بڑھتي چلي جائیگي تو جلدي ایک دن ایسا آجائیگا کہ کسي کے پاس اھل مدینہ سے بجز اشیاے حاجات ضروري کے اور کچھہ نہوگا اور اُس کے چند روز بعد ایک اور ایسا زمانہ آئیگا کہ اشیاے حاجات ضروري پر بھي لوگوں کو دست رس نہوگي اور آگے کو افزایش آبادي کي بذریعہ اموات کے رکے گي تصفیہ اس امر کا کہ آیا في الحال یا کسي زمانہ آیندہ میں

پیداوار محنت کي بمناسبت محنت صرف شدہ کے بڑھتي یا گھٹتي جاتي هی اور اوسط حالت لوگوں کي بہتر یا خراب هوتي جاتي هی اِس بات پر موقوف هی که آبادي بمناسبت اصلاحوں کے یا اصلاحیں بمناسبت آبادي کے زیادہ بڑھتي هیں بعد بڑھجانے آبادي کے اِسقدر که معونت کے جو بڑے بڑے فائدے هیں اُنپر دست رس هوجاے پھر جو افزوني اُسکي تعداد میں بروے کار آئيگي وہ لوگوں کي اوسط درجه کي آسودگي میں خرابي پیدا کریگي مگر اصلاح کي ترقي اِسکے مخالف عمل کرتي هی اور آبادي میں بلا گھٹانے بلکه کچھه قدر بڑھانے اسایش کے افزایش کی اجازت دیتي هی یہاں اِصلاح سے اُسکا مفہوم عام مراد هی جسمیں صرف نئي هي ایجادیں کار و بار محنت کي یا وسیع استعمال اُن ایجادوں کا جو فی‌الحال معلوم هیں داخل نہیں بلکه وہ ساري اصلاحیں جو دستورات اور قوانین اور تعلیم اور رایوں اور کار و بار انساني میں بالعموم بر روے کار آئیں داخل و شامل هیں بشرطیکه اُنکا یہه میلان هو جیسا که قریب قریب سب اصلاحوں کا هوتا هی که پیدایش کے لیئے نئي ترغیبیں اور آسانیاں پیدا کریں اگر ملک کے قواے بار آور اُسي سرعت سے بڑھتے جائیں جس سرعت سے که بڑھنے والي آبادي کو افزوني پیداوار کي ضرورت لاحق هوتي هی تو یہه لازم نہیں هی که پیداوار مذکور کي افزایش ایسي اراضي ناقصه پر تردد کرنے سے بروے کار لائي جاے جو اراضي ناقصه سے که حال میں زیر تردد هیں ناقص تر هوں یا بذریعه کرنے زیادہ محنت کے پراني زمینوں پر باآنکه اُن سے نسبتاً کم فائدہ حاصل آتا هی بہر حال قوت کے اِس نقصان کا جبر اُس افزودہ بارآوري سے هوجاتا هی جو محنت کو اصلاحوں کي ترقي کے ذریعه سے دستکاریوں میں حاصل هوجاتي هی غرضکه ایک نه ایک طرح سے افزوں آبادي کي پرورش کا بندوبست هو جاتا هی اور سب آدمي مثل سابق کے آسودہ اور فارغ‌البال رهتے هیں مگر

جب افزوني اختيار انساني كي أوپر خادمان طبيعت كے معطل رہ جاتي هى يا أسميں كچھہ كمي راہ پاتي هى اور آبادي كي افزوني ميں كمي نهيں هوتي يعني جب بذريعہ أسي اختيار كے جو حال ميں عاملان طبيعي پر حاصل هى افزوں پيداوار مهيا كرني پرتي هى تو دو صورتيں پيش آني هيں يعني يا تو افزوں آبادي ميں سے هر فرد كو بنظر اوسط زيادہ جهد و سعي كرني پرتي هى يا كل پيداوار سے ملك كے هر فرد كے حصہ ميں كم مقدار آتي هى *

يہہ امر واقعي هى كہ كسي زمانہ ميں ترقي آبادي كي بمناسبت ترقي اصلاحوں كے سريع هوتي هى اور كسي زمانہ ميں اصلاحوں كي ترقي بمناسبت آبادي كي ترقي كے جلد بر روئے كار آتي هى ملك فرانس ميں جو بڑي گردي هوئي تهي أسكے پہلے بہت دنوں تك انگلستان ميں آبادي بآهستگي دهيمے قدم سے بڑهتي تهي مگر اصلاح كي خصوصاً اصلاح كشتكاري كي ترقي اس سے اور بهي زيادہ دهيمي تهي كيونكہ هرچند كوئي امر ايسا بر روے كار نهيں آيا كہ جسكے سبب سے سونے چاندي كي قيمت ارزاں هوجاتي مگر غلہ كي قيمت بہت گراں هوگئي اور بجاے إسكے كہ غلہ انگلستان سے برآمد كيا جاے اُلٹا أسميں اور ملكوں سے درآمد هونے لگا مگر يہہ شہادت نہ كلي قطعي تصور نهيں هوسكتي كيونكہ جيسي غير معمولي اچهي فصليں اول كے پچاس سال متواتر ميں پيدا هوئي تهيں ويسي صدي مذكور كے پچهلے پچاس سال ميں نهيں هوئيں اور قطع نظر أس معمولي ترقي كے جو آبادي ميں هوئي إن فصلوں كي كمي نے غلہ كو گراں كرديا ابهي تك يہہ بات تحقيق نهيں هوئي هى كہ أس زمانہ ميں دستكاريوں كي اصلاحوں يا اجناس درآمدہ كي ارزاني سے محنت اراضي كي كمي بارآوري كا جبر هوا يا نهيں مگر جب سے واٹ اور آركرائيٹ اور أنكے همعصروں نے كلوں ميں بڑي ايجاديں كي هيں تب سے عوض محنت كا غالبا أسي سرعت سے افزوں هوتا هى

جس سرعت سے کہ آبادي اور غالب هی کہ افزوني عوض کي آبادي کي افزوني کي مناسبت سے زیادہ هوجاتي اگر اُسي افزوني نے عوض کي قوت تکثیر کو نوع انساني کے کہ آسمیں خلقي هی تحریک نہ کي هوتي اصلاح پائي هوئي ترکیبوں کو کشتکاري* کے گذرے هوئے بیس تیس برس کے اندر اتني وسعت سریع حاصل هوئي هی کہ زمین بهي بمناسبت محنت صرف شدہ کے زیادہ عوض بار لاتي هی پیش از اِسکے کہ قوانین غلہ کي منسوخي نے کچھہ دنوں کے لیئے آبادي کے داب کو پیدایش پر بہت هلکا کردیا قیمت غلہ کي بالتحقیق گھٹ گئي تهي مگر معلوم رهے کہ کچھہ زمانہ کے لیئے گو اصلاحوں کي ترقي آبادي کي افزوني حقیقي کے ساتھہ همقدم رهے بلکہ بڑہ بهي جاے مگر بالتحقیق وہ کبهي اُس غایت تک نہیں پہونچ سکتي جس تک آبادي کا پہونچنا ممکن هی فی الحقیقت افزوني آبادي کي روک رهي هی ورنہ ممکن نہ تها کہ کوئي امر نوع انساني کي حالت میں نقصان عام کے راہ پانے کو روک سکتا جو افزوني آبادي کي حال کي نسبت سے زیادہ روکي هوتي اور جو اصلاحیں اب هوئي هیں وهي اُس صورت میں بهي هوتیں تو جتني پیداوار ملک یا افراد کو عموما فی الحال نصیب هوتي هی اُس سے زیادہ ملتي ساري نئي زمین جو باستعانت اصلاحوں کے خادم طبیعت سے جبراً چهیني هی وہ کلیہ پرورش کے کام میں صرف آبادي کے مستعمل نہوتي گو کل پیداوار خام کي مقدار اتني زیادہ نہوتي جتني کہ اب هی مگر هر فرد مدینہ کے حصہ میں جو حصہ اُسکا آتا وہ حال کے حصہ کي مقدار سے زیادہ هوتا *

۳ جب آدمیوں کي افزوني بمناسبت اصلاحوں کي ترقي کے زیادہ هونے لگتي هی اور ملک کو بحالت مجبوري روز بروز و سایل معاش کو شرایط ناسازگار پر بدیں وجہہ حاصل کرنا پڑتا هی کہ زمین اِس قابل نہیں کہ بلا محنت زائد افزوں مقدار اجناس کي بقدر مانگ زائد کے

پیدا کرسکے تب اِس صورت ناخوش میں باوجود اِسکے کہ لوگوں کي عادات میں باعتبار انداز افزوني کے کمي راہ نہ پائے دو طرح سے اُمید تخفیف کي هوسکتي هی اول تو یہہ کہ غذا غیر ملکوں سے لائي جاے اور دوسرے یہہ کہ آبادي زائد نقل مکان کرے *

لانا زیادہ سستي غذا کا کسي غیر ملک سے اِسکے برابر هی کہ گویا درآمد کي جگہہ میں فن کشتکاري کے اندر کوئي ایسي اصلاح کي گئي جسکے ذریعہ سے غذا سستي پیدا هونے لگي یہہ تدبیر نفس‌الامر میں محنت کي بارآوري کو بھي بڑھا دیتي هی کیونکہ قبل اختیار کرنے اِس تدبیر کے جو محنت غذا کے پیدا کرنے میں صرف کي جاتي تھي اُسکے بدل میں ایک خاص مقدار غذا کي ملا کرتي تھي اب وهي محنت پیدا کرنے میں کپڑے اور دیگر اشیاء کے جو باهر سے لائي هوئي غذا کے بدل میں دي جاوینگي صرف هوگي اور اُسکي عوض میں نسبت سابق کے زیادہ غذا ملیگي غرضکہ دونوں اصلاحوں کا مآل ایک هي هوتا هی کیونکہ وہ محنت کي بارآوري کي قوت کي کمي کو کچھہ دنوں کے لیئے بعید کردیتي هیں مگر دونوں صورتوں میں بعد گذر جانے اُس زمانہ کے کمي مذکور پھر فوراً اپنا قدم آگے بڑھانے لگي هی یہہ کمي موج کے مشابہہ هی کہ کچھہ دور پیچھے هٹ کر پھر اپنا قدم آگے بڑھاتي هی *

بلا شبہہ لوگوں کے دلوں میں یہہ خیال گذریگا کہ جب کوئي ملک خاص اتني چوڑي چکلي سطح سے روے زمین کے جتنا کہ آباد حصہ کرہ ارضي کا هوتا هی اپني غذا حاصل کرتا هو تو اُسمیں کھانے والوں کي تعداد کے بڑھ جانے سے سطح مذکور پر کہ جسکا وہ ایک جزو قلیل هی چنداں اثر نہوگا اور ملک مذکور میں بلا ڈالنے داب کے مخازن پیدایش پر یا بڑھانے قیمت غذا کے روئے زمین پر آبادي تگني چوگني هوسکیگي مگر ناظرین اوراق کو معلوم رهے کہ اِس قیاس کے قایم کرنے میں چند اُمور سے چشم پوشي کي جاتي هی اول تو ملک‌هاے غیر جنسے غلہ

درآمد کرسکتے ہیں کل کرہ ارضی کو مشتمل نہیں ہو سکتے وہ صرف اُسکے اُسی حصہ کو مشتمل ہیں جو لب بحر یا کنارہ پر کسی دریاے عظیم کے جسمیں جہاز اور کشتیاں چل سکیں واقع ہو بہت سے ملکوں میں لب بحر وہ قطعات زمین کے ہوا کرتے ہیں جو سب سے پہلے اور بہت کثرت سے آباد ہوتے ہیں اور جنکا اپنا ہی خرچ اکثر اتنا ہوتا ہی کہ وہ دوسروں کے لیئے غذا پس انداز نہیں کرسکتے پس سب سے بڑا مخزن رسد کے مہیا کرنیکا وہ قطعے زمین کے ہوا کرتے ہیں جو کنارے کنارے کسی جہاز رانی کے قابل دریا مثل رود نیل اور وسٹولا اور مسیسپی کے واقع ہوتے ہیں اور پیدا کرنے والے حصوں میں روے زمین کے ایسے قطعوں کی اتنی فراوانی نہیں ہوتی کہ غیر انتہا زمانہ تک روز بروز جلد بڑھنے والی مانگ کا سرانجام بلا بڑھانے داب کے اوپر بار آور قوتوں زمین کے ہوسکے اور یہہ بھی اُمید نہیں ہوسکتی کہ وسایل آمدورفت کی جیسی اب صورت ہی اُس میں غلہ کی رسد مفرط اندرونی حصص سے ملک کے بہم ہوسکے اچھی سڑکوں سے اور اکثر بذریعہ نہروں اور ریل روڈ کے اِس وقت میں رسد مہیا کرنے کی تخفیف ہوسکتی ہی مگر یہہ بڑی دھیمی اصلاح ہی اور بجز ملک امریکا کے اور سارے غلہ برآمد کرنے والے ملکوں میں وہ بہت ہی دھیمی ہی یہہ اصلاح آبادی کے ساتھہ ہمقدم نہیں رہ سکتی اِلا اُس صورت میں کہ آبادی کی افزونی کامل طریق سے روکی جاے *

*

دوسرے اگر یہہ بھی مان لیں کہ رسد کل سطح سے اُن ملکوں کے حاصل آتی ہی جو غلہ برآمد کرتے ہیں تو بھی جسقدر غذا اُن سے بلا بڑھانے خرچ متناسب کے حاصل آئیگی وہ مقدار میں محدود ہوگی جو ملک غذا برآمد کرتے ہیں اُن کی دو تفریق ہوسکتی ہیں ایک تو وہ جنمیں مال جمع کرنے کی خواہش با اثر قوی ہو اور دوسرے وہ جنمیں خواہش مذکور ضعیف ہو آسٹریلیا اور ریاست ہاے متفقہ امریکا میں یہہ خواہش قوی ہی وہاں راس المال جلد بڑھتا ہی اور غذا کی

پیدایش کو بہت سرعت سے وسعت حاصل ہوسکتی ہی مگر اِن ملکوں میں آبادی بہی غیر معمولی سرعت سے بڑھتی جاتی ہی اور اُن کی کشتکاری کو اپنی بڑھنے والی آبادی اور غیر ملکوں کی جو غلہ درآمد کرتے ہیں آبادی کی غذا کا بندوبست کرنا پڑتا ہی اِس سے لازم آتا ہی کہ اُنکو بہی بہت جلد اِس امر کی ضرورت لاحق ہو کہ وہ اُن زمینوں کی طرف رجوع کریں جو گو بہ نفس خود زر ریزی میں کم نہوں مگر بوجہہ واقع ہونے کے فاصلہ پر اور ایسے مقامات میں کہ جہاں تک رسائی کم آسان ہو بمنزلہ بنجر اور کم زر ریز کے ہوں اور مثل پرانے ملکوں کے آدمیوں کے ایسے طریق کشتکاری کے ضرورتاً اختیار کریں جو بمناسبت محنت صرف شدہ کے کم بارآور ہوں *

مگر ایسے ملک بہت کم ہیں جن میں ایک ہی زمانہ میں ارزانی غذا اور سرسبزی کاروبار محنت کی وجود رکھتی ہو ایسے ملک وہی ہوتے ہیں جن میں دانشمندی کے زمانہ کے ہنر بحالت کمال زرریز اور غیر آباد زمین پر مستعمل ہوتے ہیں پرانے ملکوں میں سے جو ملک غذا برآمد کرسکتے ہیں اُن کو یہہ قدرت غلہ کے باہر لیجانے کی صرف اِسی سبب سے حاصل ہوتی ہی کہ اُن کی محنت کے کاروبار طریق ترقی میں بہت پس پا ہوتے ہیں کیونکہ اُن میں راس المال اور اُس کی جہت سے آبادی اتنی نہیں بڑھتی کہ غذا کی قیمت گراں ہو روس اور پولنڈ اور ہنگری اِس قسم کے ملک ہیں اور اُن میں مال جمع کرنے کی خواہش با اثر ضعیف ہی اور فنون پیدایش نہایت غیر کامل وہاں راس المال کم ہی اور اُس کی افزونی خصوصاً بذریعہ اسباب خانگی کے بہت دہیمی *

جب افزوں مانگ اتنی بڑھ گئی کہ غذا کا برآمد کرنا ممکن ہوا تو یہہ غذا بتدریج پیدا ہوسکتی ہی کیونکہ راس المال مطلوبہ بذریعہ انتقال کے اور کارخانوں سے مہیا نہوسکا بدینوجہہ کہ وہاں ایسے کارخانہ وجود نرکھتے

تھے روئي کا کپڑا اور لوھے کا سامان جو غلہ کے مبادلہ میں انگلستان سے مل سکتا تھا اُس کو روسي اور اہل پولنڈ اپنے ملک میں نہیں بناتے کیونکہ وہ اُس کے بغیر بسر کرتے ہیں یہہ اُمید ہوسکتي ہی کہ پیدا کرنے والے بذریعہ اپني سعي زاید کے جسکے کرنے کي ترغیب بوجہہ کھلنے منڈیوں اُن کي پیداوار کے حاصل ھی بمرور ایام کچھہ پیدا کرینگے مگر قوانین اِن ملکوں کے جہاں کے کھیتي کرنے والے یا تو غلام یا ایسے کاشتکار ہیں کہ قریب قریب غلاموں کي حالت میں بسر کرتے ہیں ایسے نہیں ہیں کہ اُن سے سعي مزید کے وجود پانے کي آساني ھو اور اِس زمانہ میں بھي تحریک و اصلاح کے یہہ قوانین جلد تبدیل نہیں ہوتے اگر اِس امر پربھروسا کیا جاے کہ زیادہ راس المال کے لگانے سے پیداوار زیادہ ھوجائیگي تو راس المال دو طریق سے بہم ھوسکتا ھی یعني یا توبذریعہ پس انداز کے جو بآھستگي اور بہ تقاضی اُس تحریک کے کیا جائیگا جو نئي نئي چیزوں کے دیکھنے اور آمد و رفت کے زیادہ وسعت پانے سے ھوگي اور اِس صورت میں غالب ھی کہ آبادي بھي اُسیقدر جلد بڑھیگي یا بذریعہ لانے کے اُسکو غیر ملکوں سے اگر اِنگلستان چاھے کہ ملک روس یا پولنڈ سے روز افزوں رسد غلہ کي ھاتھہ آئے تو اُسکو لازم ھی کہ اپنا راس المال اُن ملکوں میں بھیجے اور غلہ پیدا کراوے مگر اِسمیں اِتني دقتیں پیش آتي ہیں کہ وہ بمنزلہ واقعي نقصانوں کے تصور ھوتي ہیں اختلاف زبان اور اختلاف طریق و عادات اور بہت سي اَوْر مشکلیں جو طریق معاشرت اور رسم و رواج و قوانین ملکي کے تباین سے پیدا ھوتي ہیں اِس تدبیر کي مخالفت کرتي ہیں اور باوجود اِن سب دشواریوں کے جو راس المال کو وہاں لیجا کے اِس کام میں لگایا بھي جاوے تو بلا ریب وہاں کي آبادي کو اُس سے ایسي تحریک ھو گي کہ قریب قریب ساري افزوں غذا جو اُسکے ذریعہ سے حاصل آئیگي غالباً وہیں خرچ ھوجائیگي باھر نہ نکلنے پائیگي پس جو یہہ بات نہوتي کہ غیر ملکوں کے ھنر و علوم کو اِن

ملکوں میں جاري کرنے اور وهاں کي سست قدم دانشمندي کو تیز قدم بنانیکي صرف یهي تدبیر هی تو اُسپر کم اعتبار کیا جاتا که وہ اجناس بر آمد کي مقدار کو بڑهانیکي اور غذاے روز افزوں لانهایت درجه تک غیر ملکوں کو دلاسکے گي مگر کسي ملک کي دانشمندي کو ترقي دینا ایکدن کا کام نہیں اُسکو زمانه دراز لگتا هی اور اِس مدت دراز میں آبادي رسد دینے اور رسد لینے والے ملکوں کي اِتني زیادہ هوجاتي هی که غالب نہیں که ترقي مذکور قیمت غله کي بمقابل افزوني مانگ کے ارزاں رکهه سکے یهه ترقي چاهے چهوٹے قطعه میں کسي ملک خاص کے کي جاے چاهے کل فرنگستان میں دونوں صورتوں میں بعلت افزوں هونے آبادي کے اُسکا اثر غله کي قیمت پر یکساں هوگا پس یهه قانون که جہاں آبادي بمناسبت اصلاح کے جلد بڑهتي هی وهاں عوض جو محنت سے حاصل آتا هی کم هوتا جاتا هی حق میں صرف اُنهیں ملکوں کے صادق نہیں آتا جو اپنا رزق اپني هي زمین سے پیدا کرتے هیں بلکه اُن ملکوں کے حق میں بهي کلیه صادق آتا هی جو واسطے لانے رزق کے کسي بهي ملک سے جس تک رسائي ممکن هو اور جہاں سے رزق مذکور سستا مل سکتا هو آمادہ هوں کسي بهي سبب سے دفعتاً سستا هوجانا رزق کا مثل کسي اور اصلاح فنوں کے میلان طبعي کو اِن معاملات کے صرف ایک دو منزل پیچهے هٹا دیتا هی مگر وہ اُسکے طریق کو بدل نہیں سکتا غله در آمد کرنے کي آزادي کے متعلق ایک اور امر قابل الوقوع هی جو ممکن هی که چند روز کے لیٔے اُن اثروں کي نسبت سے زیادہ بڑے اثر پیدا کرے جو غله کي تجارت آزاد کے نہایت سخت مخالفوں یا اُسکے نہایت گرمجوش حامیوں کے وهم و خیال میں کبهي گذرے هوں جوار اور باجرہ ایسي جنسیں هیں که واسطے پرورش و پرداخت کل ملک کے بمقدار کافي باوجود محسوب کرلینے فرق قوت تغذیه کے آلوؤں سے بهي زیادہ سستي مہیا هوسکتي هیں اگر کبهي ایسا اتفاق هوجاے که

غربا اِن غلوں کو بجاے گیہوں کے کھانے لگیں تو محنت کي قوت بارآوري باعتبار حاصل کرنے رزق کے اتني بڑھجائیگي اور کنبے کي پرورش کا خرچ اتنا گھٹ جائیگا کہ جو آبادي امریکا کے انداز کے موافق بھي بڑھنے لگے تو بھي اُسکو کُچھ بدقت لگینگي کہ پرورش کي اِس آساني کے ساتھہ ھمقدم ھو جاے *

۴ جس ملک میں بڑھنے والي آبادي سے راس المال پر تو داب نہ پڑتي ھو مگر زمین کي بار آوري اُسکے دباو سے سخت دبي جاتي ھو اُسکو سواے درآمد کرنے رزق کے ایک اَور تدبیر پر بھي دست رس ھوسکتي ھی یعني نقل مکان پر بطور بستي بسانے کے اِس تدبیر کا اثر جتنا کہ ھوتا ھی حقیقي ھی کیونکہ اِس صورت میں ایسے زرریز قطعات غیر آباد زمینوں کے دوسرے مقاموں میں تلاش کیئے جاتے ھیں کہ جو نقل مکان کرنے والوں کے وطن میں اگر موجود ھوتے تو بڑھنے والي آبادي کي مانگ زاید کا سرانجام بلا گھٹانے بارآوري محنت کے ھوسکتا پس جب وہ ملک کہ جسمیں بستي بسائی جائیں قریب ھو اور نقل مکان کا شوق و ذوق لوگوں کي طبیعتوں میں کافي و وافي تو یہہ تدبیر کلیۃ کارگر اور با اثر ھوتي ھی پراني بستیوں سے امریکا کي نکل کے نئے پرگنات کي طرف چلا جانا جو نفس الامر میں بمنزلہ بستي بسانے کے ھی ایسي تدبیر ھی کہ جسکے سبب سے کل ملک متفقہ میں آبادي بلا مزاحمت نوعے بڑھتي چلي جاتي ھی او محنت سے جو عوض حاصل آتا ھی وہ اب تک مقدار میں کم نہیں ھوا ھی اور نہ رزق بہم کرنے کي مشکل زیادہ ھوئي ھی اگر آسٹریلیا اور قلبي کنیڈا انگلستان سے اُسي مسافت پر ھوتے جس مسافت پر کہ دسکونسن یا آئیوا نیویورک سے ھیں اور اگر انگلستان کي فاضل آبادي بلا عبور کرنے کے سمندر سے اُنمیں نقل مکان کرسکتي اور مثل مردمان نیوانگلنڈ کے وہ بھي

دل چلے اور سیماب صفت اور خانہ نشینی کے کم عادی ہوتے تو ان ملکہاے غیر آباد سے انگلستان کو وہی فائدہ حاصل ہوتا جو پرانی بستیوں کو امریکا کے وہاں کی نئی بستیوں سے پہونچتا ہی مگر یہہ معاملے جیسے ہیں ویسے معلوم اِس صورت میں ہر چند تدبیر کے ساتھہ بر روے کار لانا نقل مکان کا واسطے ہلکا کرنے دباؤ آبادی کے ایک ہی بار کی سعی سے ایک بڑی تدبیر ہی اور ہر چند ایسی غیر معمولی حالت میں جیسے کہ ایرلنڈ کے بایام قایم ہونے تین سببوں یعنی بگڑ جانے فصل آلو اور عمل درآمد قوانین مساکین اور بیدخلی عام سارے کاشتکاروں کے تھی ممکن ہی کہ بہت سے آدمی زیادہ آدسے کہ جنکا ایکبارگی ملک سے نکال دینا کبھی مقتضاے تدبیر ملکی ہوا ہو برضاے خود کسی خاص حالت میں غایت تنگی کی کسی ملک سے نکل جاویں تا ہم غالب نہیں ہی کہ باوجود نہایت اچھے انتظام کے اتنا نقل مکان برابر ہوتا رہے کہ جس سے مثال امریکا کے وہ سارا حصہ سالانہ افزونی آبادی کا (اور وہ بھی اُس زمانہ کا کہ جب آبادی نہایت سرعت سے افزوں ہوتی ہو) جو اُسی مختصر زمانہ میں فنون معاش کی اصلاحوں کے تناسب سے زیادہ ہونے کے سبب سے ہر اوسط درجہ کی فرد مدینہ کی تنگی معاش کا باعث ہوتا ہی ملک میں ٹہرنے نہ پائے اور جب تک یہہ بات بر روے کار نہ آئیگی ممکن نہیں کہ آبادی کے روکنے کی ضرورت تدبیر نقل مکان سے رفع ہوجاے نقل مکان کے معاملہ میں اِس مقام پر ہم زیادہ اور کچھہ نہیں لکھتے اِس کتاب کے کسی اور مقام میں بستی بسانے کے معاملہ عام پر زیادہ بسط سے گفتگو کرینگے اور نسبت اُسکے قابل الوقوع ہونے اور اُسکی عظمت اور بزرگی کے باعتبار ملک انگلستان کے بحث کرینگے اور بیان کرینگے کہ کن اُصول پر اُسکو بفعل لانا چاہیئے *

خاتمہ

لله الحمد [illegible] مجموعہ اُصول کسب دولت کہ حکیم بےعدیل جون ستوارٹ [illegible] الله تعالی کي کتاب لاجواب کے مقالہ اول کا ترجمہ هی بتوفیق اِمداد الهي مدت درنیم سال میں تاریخ شروع سے بماہ اپریل سنہ ١٨٦٨ع بمقام اِندور بسعي گاہ گاهے اِس هیچ میرز کے کہ دهرم نارایں نام رکهتا هی پورا هوا مگر حقیقت میں پورا اُسوقت هوگا کہ نظر فیض اثر سے مربع نشین چاربالش فضل و کمال سید احمد خاں صاحب بهادر سکتر سین تیفک سوسئیتي علیگڈہ کے کہ مسود اوراق سے رابطہ هموطني اور واسطۂ الفت روحاني رکهتے هیں اور اِس اهتمام کے سلسلہ کے وهي متحرک هوئے هیں گذرکے زیور قبول سے متحلے هو مولف جانتا هی کہ یہہ اوراق پریشان هزاروں خلل و زلل سے مالامال هیں مگر جس حال میں شہسواران عرصۂ سخندانی و یکہ تاران ** د شیوا بیانی تسلیم کرتے هوں کہ ترجمہ لغات کا ایک زبان سے بزبان دیگر آسان نهیں هی تو یہہ بے بضاعت کہ علم و هنر سے عاري هی اور مدت بیس سال سے وطن مالوف سے آوارہ اور فیضان صحبت اهل زبان سے محروم کیونکر اِس لغزش گاہ سے بسلامت گذرتا جو رضا جوئي اُس بزرگ منش ملکي سیرت کي مقدم تهي چار ناچار باوجود بے استعدادي کے اِس کار پر خطر کا کفیل هونا پڑا اب صاحبان سخن فهم سے التجا هی کہ جس جگہہ سقم دیکهیں بےتکلف اصلاح دیں اور اِس عنایت خاص سے مولف کو مرهون منت فرمائیں *

CALL No. { ۳۲۰
د۴۲س ۱ س
ACC. No. ۱۳۸۱
AUTHOR دھرم نرائن دھلوی
TITLE اصول سیاست مدن

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept over-due.